بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

جلد 67

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شمارہ 42

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

8/صفر 1440 ہجری قمری • 18/اخاء 1397 ہجری شمسی • 18/اکتوبر 2018ء

ارشاد باری تعالیٰ

اَلَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَہُمۡ
بِالَّیۡلِ وَالنَّہَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً
فَلَہُمۡ اَجۡرُہُمۡ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ ۚ
وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ○

(سورۃ البقرہ: 275)

ترجمہ: وہ لوگ جو اپنے اموال خرچ کرتے ہیں رات کو بھی اور دن کو بھی، چھپ کر بھی اور کھلے عام بھی، تو ان کیلئے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 12/اکتوبر 2018 کو مسجد بیت الفتوح مورڈن (لندن) سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اسکا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کشتی نوح میں ہماری تعلیم کا جو حصہ ہے وہ ضرور ہر ایک احمدی کو پڑھنا چاہئے بلکہ پوری کشتی نوح ہی پڑھنی چاہئے

سورۃ فاتحہ میں اِس قدر حقائق ودقایق و معارف جمع ہیں کہ اگر اُن سب کو لکھا جائے تو وہ باتیں ایک دفتر میں بھی ختم نہیں ہوسکتیں اسی ایک حکیمانہ دعا کو دیکھئے کہ جو اس سورہ میں سکھائی گئی ہے یعنی اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ یہ دعا ایک ایسا مفہوم کلّی اپنے اندر رکھتی ہے جو تمام دین اور دنیا کے مقاصد کی یہی ایک کنجی ہے

کشتی نُوح سے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام کے ارشاداتِ عالیہ

بعد اس کے مسیح اُس زمین سے پوشیدہ طور پر بھاگ کر کشمیر کی طرف آ گیا اور وہیں فوت ہوا اور تم سن چکے ہو کہ سری نگر محلہ خان یار میں اُس کی قبر ہے یہ سب پیلاطوس کی سعی کا نتیجہ تھا لیکن تاہم اُس پہلے پیلاطوس کی کارروائی بزدلی کی رنگ آمیزی سے خالی نہ تھی اگر وہ اپنے اس قول کا پاس کر کے کہ میں اس شخص کا کوئی گناہ نہیں دیکھتا مسیح کو چھوڑ دیتا تو اس پر کچھ مشکل نہ تھا اور وہ چھوڑنے پر قادر تھا مگر وہ قیصر کی دوہائی سن کر ڈر گیا۔ لیکن یہ آخری پیلاطوس پادریوں کے ہجوم سے نہ ڈرا حالانکہ اس جگہ بھی قیصرہ کی بادشاہی تھی لیکن یہ قیصرہ اُس قیصر سے بدرجہا بہتر تھی اس لئے کسی کیلئے ممکن نہ تھا کہ حاکم پر دباؤ ڈالنے کیلئے اور انصاف چھڑانے کیلئے قیصرہ سے ڈراوے بہرحال پہلے مسیح کی نسبت آخری مسیح پر بہت شور اور منصوبہ اُٹھایا گیا تھا اور میرے مخالف اور ساری قوموں کے سرگروہ جمع ہو گئے تھے مگر آخری پیلاطوس نے سچائی سے پیار کیا اور اپنے اس قول کو پورا کر کے دکھلایا کہ جو اس نے مجھے مخاطب کر کے کہا تھا کہ میں تم پر خون کا الزام نہیں لگاتا سو اس نے مجھے بہت صفائی اور مردانگی سے بَری کیا اور پہلے پیلاطوس نے مسیح کو بچانے کیلئے حیلوں سے کام لیا مگر اس پیلاطوس نے جو کچھ عدالت کا تقاضا تھا اُس طور سے اس تقاضا کو پورا کیا جس میں بزدلی کا رنگ نہ تھا۔ جس دن میں بَری ہوا اُس دن اس عدالت میں مکتی فوج کا ایک چور بھی پیش ہوا یہ اس لئے وقوع میں آیا کہ پہلے مسیح کے ساتھ بھی ایک چور تھا لیکن اس آخری مسیح کے ساتھ کے چور کو جو پکڑا گیا اُس پہلے چور کی طرح جو پہلے مسیح کے ساتھ پکڑا گیا صلیب پر نہیں چڑھایا اور نہ اس کی ہڈیاں توڑی گئیں بلکہ صرف تین ماہ کی قید ہوئی۔

اب پھر ہم اپنے بیان کی طرف رجوع کر کے لکھتے ہیں کہ سورۃ فاتحہ میں اِس قدر حقائق ودقایق و معارف جمع ہیں کہ اگر اُن سب کو لکھا جائے تو وہ باتیں ایک دفتر میں بھی ختم نہیں ہوسکتیں اسی ایک حکیمانہ دعا کو دیکھئے کہ جو اس سورہ میں سکھائی گئی ہے یعنی اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ یہ دعا ایک ایسا مفہوم کلّی اپنے اندر رکھتی ہے جو تمام دین اور دنیا کے مقاصد کی یہی ایک کنجی ہے ہم کسی چیز کی حقیقت پر اطلاع نہیں پا سکتے اور نہ اُس کے فوائد سے متنفع ہوسکتے ہیں جب تک کہ ہمیں اس کے پانے کیلئے ایک مستقیم راہ نہ ملے دنیا کے جس قدر مشکل اور پیچیدہ امور ہیں خواہ وہ سلطنت اور وزارت کے ذمہ واریوں کے متعلق ہوں اور خواہ سپہ گری اور جنگ وجدال سے تعلق رکھتے ہوں اور خواہ طبعی اور ہیئت کے دقیق مسائل کے متعلق ہوں اور خواہ صناعت طِبّ کے طریق تشخیص اور علاج کے متعلق اور خواہ تجارت اور زراعت کے متعلق ان تمام امور میں کامیابی ہونا مشکل اور غیر ممکن ہے جب تک کہ ان کے بارہ میں ایک مستقیم راہ نہ ملے کہ کس طور سے اس کام کو شروع کرنا چاہئے اور ہر ایک عقلمند انسان مشکلات کے وقت میں یہی اپنا فرض سمجھتا ہے کہ اس مشکل سربستہ کے بارے میں ایک لمبے وقت تک رات کو اور دن کو سوچتا رہے تا ہو کہ اس مشکل کشائی کیلئے کوئی راہ نکل آوے اور ہر ایک صنعت اور ہر ایک ایجاد اور ہر ایک پیچیدہ اور الجھے ہوئے کام کو چلانا اس بات کو چاہتا ہے کہ اُس کام کیلئے راہ نکل آوے پس دنیا اور دین کی اغراض کے لئے اصل دعا راہ نکالنے کی دعا ہے جب سیدھی راہ کسی امر کے متعلق ہاتھ میں آ جائے تو یقیناً وہ امر بھی خدا کے فضل سے حاصل ہو جاتا ہے خدا کی قدرت اور حکمت نے ہر ایک مدعا کے حصول کیلئے ایک راہ رکھی ہے مثلاً کسی بیمار کا ٹھیک ٹھیک علاج نہیں ہوسکتا جب تک اُس مرض کی حقیقت سمجھنے اور نسخہ کے تجویز کیلئے ایک ایسی راہ نہ نکل آوے کہ دل فتویٰ دے دے کہ اس راہ میں کامیابی ہوگی بلکہ کوئی انتظام دنیا میں ہو ہی نہیں سکتا جب تک اس انتظام کیلئے ایک راہ پیدا نہ ہو پس راہ کا طلب کرنا طالب مقصد کا فرض ہوا اور جیسا کہ دنیا کی کامیابی کا صحیح سلسلہ ہاتھ میں لینے کیلئے پہلے ایک راہ کی ضرورت ہے جس پر قدم رکھا جائے ایسا ہی خدا کا دوست اور مورد محبت اور فضل بننے کیلئے قدیم سے ایک راہ کی ضرورت پائی گئی ہے اسی لئے دوسری سورۃ میں جو سورۃ البقر ہے جو اس سورۃ کے بعد ہے سورۃ کے شروع میں ہی فرمایا گیا ہے ھُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ یعنی انعام پانے کی یہ راہ ہے جو ہم بیان کرتے ہیں۔☆ پس یہ دعا یعنی دعا اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ایک جامع دعا ہے کہ جو انسان کو اس بات کی طرف متوجہ کرتی ہے کہ مشکلات دینی اور دنیوی کے وقت میں اوّل جس چیز کی تلاش انسان کا فرض ہے وہ یہی ہے کہ اس امر کے حصول کیلئے وہ صراط مستقیم تلاش کرے یعنی کوئی ایسی صاف اور سیدھی راہ ڈھونڈے جس سے بآسانی اس مطلب تک پہنچ سکے۔ اور دل یقین سے بھر جائے شکوک سے نجات ہو لیکن انجیل کی ہدایت کے موافق روٹی مانگنے والا خدا جوئی کی راہ اختیار نہ کرے گا اُس کا مقصد تو روٹی ہے جب روٹی مل گئی تو پھر اس کو خدا سے کیا غرض یہی وجہ ہے کہ عیسائی صراط مستقیم سے گر گئے اور ایک نہایت قابل شرم عقیدہ جو انسان کو خدا بنانا ہے ان کے گلے پڑ گیا ہم نہیں سمجھ سکتے کہ مسیح ابن مریم میں دوسروں کی نسبت کیا زیادتی تھی جس سے اس کی خدائی کا خیال آیا معجزات میں پہلے اکثر نبی اِس سے بڑھ کر تھے جیسا کہ موسیٰ اور الیسع اور ایلیا نبی اور مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کرسکتا ہوں وہ ہرگز نہ کرسکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا☆ اور خدا کا فضل اپنے سے زیادہ مجھ پر پاتا۔ جب کہ میں ایسا ہوں تو اب سوچو کہ کیا مرتبہ ہے اُس پاک رسولؐ کا جس کی غلامی کی طرف میں منسوب کیا گیا۔ ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ اِس جگہ کوئی حسد اور رشک پیش نہیں جاتا خدا جو چاہے کرے جو اس کے ارادہ کی مخالفت کرتا ہے وہ صرف اپنے مقاصد میں نامراد ہی نہیں بلکہ مر کر جہنم کی راہ لیتا ہے ہلاک ہو گئے وہ جنہوں نے عاجز مخلوق کو خدا بنایا۔ ہلاک ہو گئے وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہ کیا۔ مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔ (کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 57 تا 61)

☆سورۃ فاتحہ میں راہ راست کے لئے دعا کی گئی اور دوسری سورۃ میں گویا وہ دعا قبول ہو کر راہ راست بتلائی گئی ہے۔ منہ

☆اس تصدیق کے لئے کتاب نزول المسیح کو عنقریب دیکھو گے جو چھپ رہی ہے اور دس 10 جزو تک چھپ چکی ہے اور عنقریب شائع ہونے والی ہے یہ کتاب پیر مہر علی گولڑی کی کتاب تنبور چشتیائی کے ردّ میں لکھی گئی ہے جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ پیر صاحب نے محمد حسن مُردہ کے مضمون کو چرا کر ایسی قابل شرم غلطیوں کا ارتکاب کیا ہے کہ اب اطلاع پانے سے اُن پر زندگی تلخ ہو جائے گی وہ بدبخت تو ہماری پیشگوئی مندرجہ اعجاز المسیح کے موافق فوت ہو گیا اور یہ دوسرا بدبخت ناحق کتاب بنا کر پیشگوئی اِنِّیۡ مُہِیۡنٌ مَنۡ اَرَادَ اِہَانَتَکَ کا نشانہ بن گیا فَاعۡتَبِرُوۡا یٰۤاُولِی الۡاَبۡصَارِ۔ منہ

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

جماعت کی ترقی اسلام کا احیاءِ نو ہے، دُنیا کے امن کی ضمانت ہے اور یہ سب خلافت احمدیہ سے وابستہ ہیں

آپ باقاعدگی سے میرے لائیو خطبات سنا کریں اور
تقاریر اور خطابات جو مختلف اہم تقریبات میں کئے گئے ہیں وہ بھی سنا کریں
اب اللہ کے فضل سے ہمارے پاس ایم.ٹی.اے افریقہ ہے اس لئے اب اس بات کی ضرورت ہے کہ
ہم زیادہ سے زیادہ اسے دیکھیں اور اپنے افرادِ خانہ کو بھی اس طرف توجہ دلائیں بالخصوص بچوں کو

42ویں جلسہ سالانہ گیمبیا (مغربی افریقہ) منعقدہ مورخہ 27 تا 29؍اپریل 2018 کے موقع پر سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی **پیغام**

جماعت احمدیہ گیمبیا (مغربی افریقہ) کا 42واں جلسہ سالانہ مورخہ 27 تا 29؍اپریل 2018 حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام پر جاری مسرور سینئر سیکنڈری اسکول میں منعقد ہوا۔ اس اسکول کا شمار ملک کے بہترین اسکولوں میں ہوتا ہے۔ اسکول کے احاطہ کا رقبہ 58؍ایکڑ سے زائد ہے۔ بعض ریڈیو چینلز پر کئی دن پہلے سے انگریزی، عربی اور مقامی زبانوں میں جلسہ میں شمولیت کیلئے دعوت دی گئی۔ اسی طرح دارالحکومت اور ملک کے مختلف حصوں میں جلسہ سالانہ کے عربی اور انگریزی پوسٹرز دیواروں پر آویزاں کئے گئے۔ اہم شخصیات سے رابطے کئے گئے اور جلسے میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ نومبائعین کی ایک بڑی تعداد پہلی دفعہ جلسہ میں شامل ہوئی ہمسایہ ملک گنی بساؤ اور سینیگال کے علاوہ یو.کے، جرمنی، کینیڈا اور امریکہ سے بھی وفود شامل ہوئے۔ اسی طرح مکرم امیر صاحب جماعت بینن، امیر صاحب برکینا فاسو بھی جلسہ میں شامل ہوئے اور سیرالیون سے بھی جماعتی نمائندگان نے جلسہ میں شرکت کی۔ جلسہ سالانہ کو میڈیا نے غیر معمولی کوریج دی۔ جلسہ کی حاضری 6500 تھی۔ اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اپنا خصوصی پیغام بھی بھجوایا، جو قارئین بدر کیلئے الفضل انٹرنیشنل 28؍ستمبر 2018 کے شکریہ کے ساتھ پیش ہے۔ (ایڈیٹر)

جماعت گیمبیا 27، 28، 29؍اپریل کو اپنا جلسہ سالانہ منعقد کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو بابرکت اور نہایت کامیاب بنائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس خاص اور منفرد روحانی جلسہ میں شامل ہو کر بے انتہا روحانی فائدے اور برکات عطا فرمائے۔

ہر احمدی مسلمان کو جاننا چاہیے کہ جلسہ سالانہ جو کسی بھی ملک میں ہو جیسا کہ آپ گیمبیا میں ایک دفعہ پھر منعقد کر رہے ہیں دنیاوی فوائد حاصل کرنے کے لئے نہیں ہے۔ ہمارا مقصد تو روحانی ماحول میں رہنا اور اخلاق کو بہتر بنانے کے لئے جدوجہد کرنا ہے۔ ہمیں اپنے اعلیٰ بہترین دین اسلام کو سیکھنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اپنے ایمان کے اعلیٰ نکات کو اہمیت دیں اور نہ صرف حقوق اللہ بلکہ حقوق العباد ادا کر کے اس کی خوبصورت تعلیم پر عمل کرنے والے بنیں۔

آپ پورے انہماک اور توجہ سے جماعت کے مختلف علماء کی تقاریر کو سنیں۔ یاد رکھیں کہ علماء نے تقاریر کی تیاری کے لئے بہت زیادہ محنت کی ہوتی ہے اس لئے یہ بہت اہم ہے کہ ان کی تقاریر کو توجہ سے سنا جائے۔ یہ اللہ کا خاص فضل ہے کہ جماعت کے علماء بڑی محنت کے ساتھ اپنی تحقیق کو جو نہ صرف قرآن کریم اور رسول اللہ ﷺ کی سنت و حدیث پر مبنی ہے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام کو بھی اجاگر کرنے والی ہوتی ہے اور علم و معرفت عطا کرتی ہے اپنی تقاریر میں پیش کرتے ہیں۔ آپ کا جلسہ سالانہ میں آنے کا مقصد اچھا احمدی بننا اور اپنے اندر غیر معمولی روحانی انقلاب پیدا کرنا ہونا چاہئے۔

یاد رکھیں کہ جماعت کی ترقی اسلام کا احیاءِ نو ہے اور حقیقت میں دنیا کے امن کی ضمانت ہے اور یہ سب خلافت احمدیہ سے وابستہ ہیں اس لئے میں جماعت احمدیہ گیمبیا سے کہتا ہوں کہ ہمیشہ خلافت احمدیہ سے بے لوث تعلق رکھیں اور خلافت سے وفادار رہیں۔ مَیں آپ کو اس عہد کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں جو آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں رہنے کا اور تمام شرائط بیعت کو پورا کرنے کے لئے جدوجہد کرتے رہنے کا کیا ہے۔ بحیثیت ایک مخلص احمدی اپنے ہر قول و فعل میں مثالی بنیں اور بالخصوص دوسروں سے شفقت کرنے والا بنیں۔ جو ہر کسی کا خیال رکھنے والا اور دلجوئی کرنے والا ہو۔ مزید برآں جس ملک میں آپ رہتے ہیں آپ اس کے وفادار اور سب سے زیادہ مثالی شہری ہونے چاہئیں۔ اپنی قوم کے لئے محبت دکھائیں کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ نے سکھایا ہے کہ وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ آپ باقاعدگی سے میرے لائیو خطبات ترجیحاً سنا کریں اور تقاریر اور خطابات جو مختلف اہم تقریبات میں کئے گئے ہیں وہ بھی سنا کریں۔ اب اللہ کے فضل سے ہمارے پاس ایم.ٹی.اے افریقہ ہے اس لئے اب اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ اسے دیکھیں اور اپنے افرادِ خانہ کو بھی اس طرف توجہ دلائیں بالخصوص بچوں کو۔ ایم.ٹی.اے کے مختلف پروگرام دیکھنے کے بعد اسلام کی خوبصورتی اور احمدیت کی حقانیت کے متعلق آپ کا علم گہرا اور پختہ ہو جائے گا اور اس میں اضافہ بھی ہوگا۔ یہ علم آپ کو اس قابل بنائے گا کہ آپ خلافت سے پختہ تعلق قائم کر سکیں۔ ایمان کو مضبوط بنا سکیں۔ اس سے خیالات میں یکسوئی پیدا ہوگی اور جماعت احمدیہ عالمگیر کا مقصد واضح ہوگا۔

تبلیغ کرنا ہر احمدی کے لئے بہت اہم ہے اور آپ ہمیشہ تبلیغ میں لگے رہیں اور گیمبیا اور براعظم افریقہ بلکہ حقیقتاً ساری دنیا میں پیغام حق پہنچانے کے لئے نئی نئی راہیں بھی تلاش کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام شاملین جلسہ کو اس کے مقاصد حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ اپنی زندگیوں میں مزید نیکیوں، اچھے اخلاق اور اسلام اور انسانیت کی خدمت میں بڑھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو برکات عطا فرمائے۔

......☆......☆......

متکبر دوسرے کا حقیقی ہمدرد نہیں ہو سکتا۔ اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں تک ہی محدود نہ رکھو بلکہ ہر ایک کے ساتھ کرو
اگر ایک ہندو سے ہمدردی نہ کرو گے تو اسلام کے سچے وصایا اُسے کیسے پہنچاؤ گے؟ خدا سب کا ربّ ہے
ہاں مسلمانوں کی خصوصیت سے ہمدردی کرو اور پھر متقی اور صالحین کی اس سے زیادہ خصوصیت سے۔ مال اور دُنیا سے دل نہ لگاؤ
اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ تجارت وغیرہ چھوڑ دو بلکہ دل با یار اور دست با کار رکھو۔ خدا کاروبار سے نہیں روکتا ہے بلکہ دنیا کو دین پر مقدم رکھنے سے روکتا ہے، اس لیے تم دین کو مقدم رکھو
(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 592، ایڈیشن 2003)
ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالبِ دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو جلیل القدر صحابہ، اطاعت و وفا کے پیکر
حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہما کی سیرت سے ایمان افروز پہلوؤں کا بصیرت انگیز بیان

’’مجھے بھی اپنی امت کے لئے وہ پسند ہے جو ابن مسعود نے پسند کیا‘‘

باوجود اس بات کے کہ صحابہ بالکل اَن پڑھ تھے، سارے مکہ میں کہا جاتا ہے کل سات آدمی پڑھے لکھے تھے لیکن ساری دنیا پہ یہ لوگ چھا گئے پس یہ اطاعت تھی جس سے وہ مقام ان کو حاصل ہوا اور فتحیاب ہوئے، پس یہ خاص نکتہ بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے

’’قوموں کی ترقی کے لئے اصل چیز اطاعت ہے‘‘

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مواقع پر حضرت عبداللہ بن مسعود کے طریق کی ہمیشہ تعریف فرمائی

سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق حضرت ابن مسعود صرف جمعرات کے روز وعظ فرمایا کرتے تھے جو بہت ہی مختصر اور جامع ہوتا تھا

’’یہ یتیم بچی ہے اس کی شادی اس کی مرضی سے ہوگی‘‘

محترمہ امۃ الحفیظ بھٹی صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ کراچی اور محترم عدنان وینڈن بروک صاحب نیشنل سیکرٹری امور خارجہ جماعت احمدیہ بیلجیم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 05/ اکتوبر 2018ء بمطابق 05/ اخاء 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن،

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ -
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ - الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ - اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ -
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ - صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ -

گزشتہ خطبہ میں مَیں صحابہ کے ذکر میں حضرت عبداللہ بن مسعود کے بارے میں بیان کر رہا تھا اور ان کی کیونکہ کافی روایات ہیں ان کی اپنی بھی، ان کے بارے میں دوسروں کی بھی کچھ روایات رہ گئی تھیں جو اَب میں بیان کروں گا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے بارے میں بزرگ صحابہ کہا کرتے تھے کہ عبداللہ بن مسعود اللہ تعالیٰ سے قرب اور تعلق میں غیر معمولی مقام رکھتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جن صحابہ کے نمونے کو مشعل راہ بنانے کے لئے بطور خاص ہدایت فرماتے تھے ان میں حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ کے علاوہ عبداللہ بن مسعودؓ کا نام بھی شامل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ عبداللہ بن مسعود کا طریق مضبوطی سے پکڑو۔ (جامع الترمذی ابواب المناقب باب مناقب عبداللہ بن مسعودؓ حدیث 3805) ایک روایت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خاص اعتماد تھا آپ پر اور عبداللہ بن مسعودؓ کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ایک غیر معمولی عشق تھا۔ ان کے بعض واقعات میں نے بیان بھی کئے تھے۔ اَور بھی واقعات ہیں، بعض دفعہ ملتے جلتے واقعات ہیں لیکن مختلف زاویوں سے بیان کئے گئے ہیں۔

ان کے بارے میں لکھا ہے کہ باطنی لحاظ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نے حضرت ابن مسعود یعنی عبداللہ بن مسعود کو ایک متقی، پرہیزگار اور عبادت گزار انسان بنا دیا تھا۔ عبادت اور نوافل سے ایسی رغبت تھی کہ فرض نمازوں اور تہجد کے علاوہ چاشت کے وقت کی نماز کا بھی اہتمام فرماتے تھے۔ اسی طرح ہر سوموار اور جمعرات کو نفلی روزہ رکھتے تھے اور پھر بھی یہ احساس غالب رہتا تھا کہ وہ کم روزے رکھتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود فرمایا کرتے تھے کہ تہجد وغیرہ کی ادائیگی کے لئے بدن میں کمزوری محسوس ہونے لگتی ہے۔ (تہجد بھی بڑی لمبی اور غیر معمولی پڑھنے والے تھے اور اگر حقیقت میں حق ادا کرتے ہوئے نوافل اور تہجد ادا کی جائے تو انسان بڑی کمزوری محسوس کرتا ہے) اس لئے فرماتے تھے کہ نماز کو روزے پر ترجیح دیتے ہوئے نسبتاً کم نفلی روزوں کا اہتمام کرتا ہوں۔

(سیرت صحابہ رسول ﷺ از حافظ مظفر احمد صفحہ 283 نظارت اشاعت ربوہ 2009ء)

ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختصر خطاب کے بعد حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا کہ اب وہ لوگوں سے وعظ کریں، یعنی حضرت ابوبکر وعظ کریں۔ حضرت ابوبکر نے مختصر وعظ کیا پھر حضرت عمر سے فرمایا۔ انہوں نے حضرت ابوبکر سے بھی مختصر وعظ کیا۔ پھر کسی اور شخص سے فرمایا تو اس نے لمبی تقریر شروع کر دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ یا فرمایا خاموش ہو جاؤ۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن مسعودؓ سے تقریر کے لئے فرمایا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اس کے بعد صرف یہ کہا کہ اے لوگو! اللہ ہمارا رب ہے، قرآن ہمارا رہنما ہے، بیت اللہ ہمارا قبلہ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نبی ہیں۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہیں اور مجھے تمہارے لئے وہ پسند ہے جو اللہ اور اس کے رسول کو پسند ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ ابن مسعود نے درست کہا اور مجھے بھی اپنی امت کے لئے وہ پسند ہے جو ابن مسعود نے پسند کیا۔

(سیرت صحابہ رسول ﷺ از حافظ مظفر احمد صفحہ 285-284 نظارت اشاعت ربوہ 2009)

حضرت علی جب کوفہ میں تشریف لے گئے تو آپ کی مجلس میں حضرت عبداللہ بن مسعود کا کچھ تذکرہ ہوا۔ یہ وہاں پہلے رہ چکے تھے۔ لوگوں نے ان کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ اے امیر المؤمنین! ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے بڑھ کر اعلیٰ اخلاق والا اور نرمی سے تعلیم دینے والا اور بہترین صحبت اور مجلس کرنے والا اور انتہائی خدا ترس اور کوئی نہیں دیکھا۔ حضرت علی نے بغرض آزمائش ان سب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ سچ سچ بتاؤ کہ عبداللہ بن مسعود کے متعلق یہ گواہی صدق دل سے دیتے ہو۔ سب نے کہا ہاں۔ اس پر حضرت علی نے فرمایا کہ اے اللہ! گواہ رہنا۔ اے اللہ! میں بھی عبداللہ بن مسعود کے بارے میں یہی رائے رکھتا ہوں جو ان لوگوں کی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ بہتر رائے رکھتا ہوں۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 115 ومن حلفاء بنی زھرہ بن کلاب...... ’’عبد اللہ بن مسعودؓ‘‘ دار الکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)

حضرت عبداللہ بن مسعود نے اپنے دینی بھائی حضرت زبیر بن العوام کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم فرمودہ مؤاخات کا حق بھی خوب ادا کیا۔ ان پر کامل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے یہ وصیت فرمائی کہ میرے جملہ مالی امور کی نگرانی اور سپرداری، یعنی تمام کام جو ہیں ان کو سنبھالنا جو میری جائیداد پیچھے رہ جائے گی، حضرت زبیر بن العوام اور ان کے صاحبزادے عبداللہ بن زبیر کے ذمہ ہوگی اور خاندانی معاملات میں ان کے فیصلے قطعی اور نافذ العمل ہوں گے۔ (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 118 ومن حلفاء بنی زھرہ بن کلاب...... ’’عبداللہ بن مسعودؓ‘‘ دار الکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)

ابووائل سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ایک شخص کی تہہ بند ٹخنوں سے نیچے دیکھی تو اسے ٹخنوں سے اوپر کرنے کا کہا۔ اس پر اس شخص نے جواباً آپ سے کہا کہ آپ بھی اپنی تہہ بند ٹخنوں سے اوپر کریں۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ میری پنڈلیاں باریک ہیں اور میں دبلا بھی ہوں۔ حضرت عمرؓ کو اس واقعہ کی خبر ہوئی تو انہوں نے اس شخص کو حضرت ابن مسعود سے اس طرح مخاطب ہونے اور جواب دینے کے سبب سزا بھی دی۔ (الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ جلد 4 صفحہ 201 ’’عبداللہ بن مسعودؓ‘‘ دار الکتب العلمیۃ بیروت 1995ء) یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس شخص میں تکبر ہو اور اس زمانے میں تکبر کی وجہ سے کپڑے لمبے رکھنے کا رواج تھا تو اس پر انہوں نے اس کو سمجھایا ہو اور اس نے بغیر دیکھے کہ یہ کتنے عاجز شخص ہیں اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر کتنا عمل کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی کس قدر خشیت ہے آگے سے یہ جواب دیا اور حضرت عمر کو جب پتہ لگا تو آپ نے اس کی سرزنش کی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود کی اطاعتِ رسول کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ایک جگہ اس طرح بیان فرمایا ہے کہ حدیثوں میں ایک واقعہ آتا ہے جس سے پتہ لگتا ہے کہ اُن میں کس قدر فرمانبرداری کی روح پائی جاتی

تھی۔ بظاہر وہ ایک ایسی بات ہے جسے سن کر کوئی انسان کہہ سکتا ہے یہ کیسی بیوقوفی کی بات ہے لیکن جیسا کہ میں نے بتایا (حضرت خلیفۃ ثانی کہتے ہیں) کہ ان کی ترقی کا راز اسی میں مضمر تھا کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے جب کوئی حکم سنتے تو اسی وقت اس پر عمل کرنے کے لئے آمادہ ہوجاتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اس کو بیان کر رہے ہیں کہ احادیث میں آتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کی طرف آ رہے تھے تو آپ ابھی گلی میں ہی تھے کہ آپ کے کانوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ آواز آئی کہ بیٹھ جاؤ۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہجوم زیادہ ہوگا اور کچھ لوگ کناروں پر کھڑے ہوں گے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ جو ابھی مجلس میں نہیں پہنچے تھے اور گلی میں انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ آواز سنی تو وہیں بیٹھ گئے اور بیٹھے بیٹھے جیسے بچے چلتے ہیں گھسٹ گھسٹ کر مسجد میں پہنچے۔ کسی شخص نے جو اس راز کو نہیں سمجھتا تھا کہ اطاعت اور فرمانبرداری کی روح ہی دنیا میں قوموں کو کس طرح کامیاب کرتی ہے جب حضرت عبداللہ بن مسعود کو اس طرح چلتے دیکھا تو اس نے اعتراض کیا اور کہا کہ یہ کیسی بیوقوفی کی بات ہے۔ وہ اس کو بیوقوفی سمجھ رہا تھا۔ اس کو یہ پتہ ہی نہیں تھا کہ قوموں کی ترقی کے لئے اصل چیز اطاعت ہے۔ بہرحال اس نے اس کو کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب تو یہ تھا کہ مسجد میں جو لوگ کناروں پر کھڑے ہیں وہ بیٹھ جائیں مگر آپ گلی میں ہی بیٹھ گئے ہیں اور گھسٹتے ہوئے مسجد میں آئے ہیں۔ آپ کو چاہئے تھا کہ جب مسجد پہنچتے تو اس وقت بیٹھتے، گلی میں بیٹھ جانے کا کیا فائدہ تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود نے جواب دیا ہاں ہو تو سکتا تھا لیکن اگر مسجد پہنچنے سے پہلے ہی میں مرجاتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم میرے عمل میں نہ آتا اور کم سے کم ایک بات ایسی ضرور رہ جاتی جس پر میں نے عمل نہ کیا ہوتا۔ اب یہ شوق تھا ان لوگوں کا کہ کوئی بات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے نکلے یہ نہ ہو کہ ہم اس پر عمل نہ کریں۔ اس پر انہوں نے کہا میں نے یہ بات سنی اور مجھے یہ فکر پیدا ہوئی کہ اگر میں اس دوران مرجاتا تو پھر میرے نامہ اعمال میں کہیں یہ نہ لکھا جائے کہ یہ ایک آخری بات تھی جس پر تم نے سننے کے باوجود عمل نہیں کیا۔ تو بہرحال انہوں نے اس سے کہا کہ اس لئے میں نے مناسب نہ سمجھا کہ میں چلتا ہوا آؤں اور پھر مسجد میں آ کر بیٹھوں۔ میں نے خیال کیا کہ زندگی کا کیا اعتبار ہے شاید میں مسجد میں پہنچوں یا نہ پہنچوں اس لئے ابھی بیٹھ جانا چاہئے تاکہ اس حکم پر بھی عمل ہوجائے۔ یہ لوگ اتنی باریکی سے چیزوں کو دیکھنے والے تھے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزید لکھتے ہیں کہ انہی عبداللہ بن مسعودؓ کا واقعہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں ایک دفعہ حج کے ایام میں مکّہ مکرمہ میں چار رکعتیں پڑھیں۔ حج پر گئے ہوئے تھے، قیام تھوڑا تھا، وہاں چار رکعتیں پڑھیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب حج کے لئے تشریف لائے تھے تو آپ نے وہاں دو رکعتیں پڑھی تھیں کیونکہ مسافر کو دو رکعت نماز پڑھنے کا ہی حکم ہے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے زمانہ خلافت میں تشریف لائے تو آپ نے بھی دو ہی رکعتیں پڑھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ حج کے لئے تشریف لائے تو انہوں نے بھی دو ہی پڑھیں یعنی قصر نماز کا جہاں حکم ہے وہاں قصر کی مگر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چار رکعتیں پڑھا دیں۔ اس پر لوگوں میں ایک شور برپا ہوگیا، بڑا شور مچایا لوگوں نے اور انہوں نے کہا کہ حضرت عثمانؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو بدل دیا ہے۔ چنانچہ حضرت عثمانؓ کے پاس لوگ آئے اور انہوں نے دریافت کیا کہ آپ نے چار رکعتیں کیوں پڑھی ہیں؟ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بات یہ ہے کہ میں نے ایک اجتہاد کیا اور وہ یہ اجتہاد تھا کہ اب دور دور کے لوگ مسلمان ہوگئے ہیں۔ بہت سے لوگ دور دور سے حج کے لئے بھی آنے لگ گئے ہیں اور ان میں سے اکثر کو اب اسلامی مسائل اتنے معلوم نہیں جتنے پہلے لوگوں کو معلوم ہوا کرتے تھے۔ اب وہ صرف ہمارے افعال کو دیکھتے ہیں۔ وہ یہ دیکھتے ہیں کہ ہم پرانے مسلمان کیا کر رہے ہیں، اور جس رنگ میں وہ ہمیں کوئی کام کرتا دیکھتے ہیں اسی رنگ میں خود کرنے لگ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہی اسلام کا حکم ہے۔ یہ لوگ چونکہ مدینہ میں بہت کم آتے ہیں اور انہیں وہاں رہ کر ہماری نمازیں دیکھنے کا موقع نہیں ملتا تو اس لئے میں نے یہی خیال کیا کہ اب حج کے موقع پر انہوں نے مجھے دو رکعت نماز پڑھتے دیکھا، قصر کرتے دیکھا تو اپنے علاقے میں جاتے ہی کہنے لگ جائیں گے کہ خلیفہ کو ہم نے دو رکعت نماز پڑھاتے دیکھا ہے اس لئے اسلام کا اصل حکم یہی ہے کہ دو رکعت نماز پڑھی جائے۔ حضرت عثمانؓ نے کہا کہ جب یہ اپنے علاقے میں جاکے بتائیں گے تو لوگ چونکہ اس بات سے ناواقف ہوں گے کہ دو رکعت نماز سفر کی وجہ سے پڑھی گئی ہے اس لئے اسلام میں اختلاف پیدا ہو جائے گا اور لوگوں کو ٹھوکر لگے گی۔ یہ حضرت عثمانؓ نے اجتہاد کیا۔ تو حضرت عثمانؓ نے کہا پس میں نے مناسب سمجھا کہ چار رکعت نماز پڑھا دوں تاکہ نماز کی چار رکعت انہیں نہ بھولیں۔ باقی رہا یہ کہ میرے لئے چار رکعت پڑھنا جائز کس طرح ہوگیا۔ اس کا بھی حضرت عثمانؓ نے جواب دیا کہ میں نے کیوں چار رکعت پڑھیں اور کیوں میرے لئے یہ جائز ہے۔ آپ نے اس کا جواب دیا کہ میں نے یہاں شادی کی ہوئی ہے، مکہ میں میری شادی ہوئی ہے اور بیوی کا سارا خاندان وہاں تھا، سسرال وہیں تھا۔ چونکہ بیوی کا وطن بھی اپنا ہی وطن ہوتا ہے، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ مسافر نہیں ہوں اور مجھے پوری نماز پڑھنی چاہئے۔

اپنے اجتہاد کی یہ ایک اور دلیل انہوں نے دی۔ غرض حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چار رکعت نماز پڑھانے کی یہ وجہ بیان فرمائی اور اس توجیہہ کا مقصد آپ نے یہ بتایا کہ باہر کے لوگوں کو دھوکہ نہ لگے اور وہ اسلام کی صحیح تعلیم کو سمجھنے میں ٹھوکر نہ کھائیں۔ ان کی یہ بات بھی بڑی لطیف تھی، بڑی باریک گہری بات تھی اور جب صحابہ نے سنی تو اکثر لوگ سمجھ گئے اور بعض نہ سمجھے مگر خاموش رہے۔ مگر دوسرے لوگوں نے جو فتنہ پیدا کرنے والے تھے انہوں نے شور مچا دیا اور کہنا شروع کر دیا کہ حضرت عثمانؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف عمل کیا ہے۔ چنانچہ جو لوگ شور مچانے والے تھے، فتنہ پرداز تھے انہی میں سے کچھ لوگ حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس بھی پہنچے اور کہنے لگے آپ نے دیکھا کہ آج کیا ہوا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کیا کرتے تھے اور عثمانؓ نے آج کیا کیا۔ ان لوگوں نے عبداللہ بن مسعودؓ کو کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو حج کے دنوں میں مکہ آ کر صرف دو رکعتیں پڑھایا کرتے تھے مگر حضرت عثمانؓ نے چار رکعتیں پڑھائیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے یہ سن کر کہا کہ دیکھو ہمارا کام یہ نہیں کہ ہم فتنہ اٹھائیں کیونکہ خلیفہ وقت نے کسی حکمت کے ماتحت ہی ایسا کام کیا ہوگا، کوئی حکمت ہوگی جو ہمیں سمجھ نہیں آئی۔ پس تم فتنہ نہ اٹھاؤ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ مَیں نے بھی ان کی اقتداء میں چار رکعتیں ہی پڑھی ہیں۔ مَیں بھی نماز پڑھنے والوں میں شامل تھا اور میں نے بھی چار رکعتیں ہی پڑھی ہیں مگر نماز کے بعد میں نے ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ لی کہ خدایا تو ان چار رکعتوں میں سے میری وہی دو رکعتیں قبول فرمانا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم پڑھا کرتے تھے اور باقی دو رکعتوں کو میری نماز نہ سمجھنا۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں یہ کیسا عشق کا رنگ ہے جو حضرت عبداللہ بن مسعود میں پایا جاتا تھا کہ انہوں نے چار رکعتیں پڑھ تو لیں مگر انہیں وہ ثواب بھی پسند نہ آیا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑھی ہوئی دو رکعتوں سے زیادہ تھا اور دعا مانگی کہ الٰہی دو رکعتیں ہی قبول فرمانا چار نہ قبول کرنا۔ اب جو مقتدی تھے انہوں نے تو خلیفہ وقت کے پیچھے چار رکعتیں پڑھیں اور اطاعت میں پڑھ لیں۔ نماز کا بھی ثواب ہے، اطاعت کا بھی ثواب ہے لیکن عبداللہ بن مسعود کا اپنا ایک نظریہ تھا۔ انہوں نے کہا کہ اطاعت میں نے کر لی لیکن اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ میں یہ نہیں چاہتا کہ اس سے زیادہ ثواب لوں جتنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے نمازیں پڑھ کے، ہمیں حاصل کرنے والا بنایا اور اس لئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ دو رکعتوں کا قبول کرنا۔

اور پھر حضرت مصلح موعود لکھتے ہیں کہ پھر خلافت کی اطاعت کا بھی اس میں کیسا عمدہ نمونہ پایا جاتا ہے۔ ان کو معلوم نہ تھا کہ حضرت عثمانؓ نے کس وجہ سے دو کی بجائے چار رکعتیں پڑھی ہیں حالانکہ یہ وجہ ایسی ہے جسے بہت سے لوگ صحیح قرار دیتے ہیں۔ وہ بیوی کے گھر جاتے ہیں تو اسے سفر نہیں سمجھتے، بیٹے کے گھر جاتے ہیں تو اسے سفر نہیں سمجھتے، ماں باپ کے گھر جاتے ہیں تو اسے سفر نہیں سمجھتے پس یہ مسئلہ ٹھیک تھا۔ اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ احتیاط کہ باہر کے لوگوں کو دھوکہ نہ لگے اور اسلام میں کوئی رخنہ نہ پڑ جائے ان کے اعلیٰ درجہ کے تقویٰ کا ثبوت تھا۔ حضرت عثمانؓ کا بھی یہ بڑا اعلیٰ درجہ کا تقویٰ تھا، نیت تھی کہ ٹھوکر نہ لگے مگر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو اس وقت تک اس حکمت کا علم نہیں تھا کہ کیا وجہ تھی حضرت عثمانؓ کی چار رکعتیں پڑھنے کی لیکن انہوں نے یہ نہیں کیا کہ نماز چھوڑ دی ہو۔ بلکہ انہوں نے نماز بھی پڑھ لی اور خلافت کی اطاعت بھی کر لی اور بعد میں خدا تعالیٰ کے حضور عرض کر دیا کہ یا اللہ! میری دو رکعتیں ہی قبول ہوں چار نہ ہوں۔ یہ کیسی فرمانبرداری اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم بہ قدم چلنے کی روح تھی جو ان میں پائی جاتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ باوجود اس بات کے کہ صحابہ بالکل اَن پڑھ تھے، سارے مکہ میں کہا جاتا ہے کل سات آدمی پڑھے لکھے تھے لیکن ساری دنیا پہ یہ لوگ چھا گئے۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 22 صفحہ 106 تا 109) پس یہ اطاعت تھی جس سے وہ مقام ان کو حاصل ہوا اور فتحیاب ہوئے۔ پس یہ خاص نکتہ بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود کے اس عمل سے خلیفہ وقت کی اطاعت کا بھی اظہار ہوگیا اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ مقام کا بھی اظہار ہوگیا۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مواقع پر حضرت عبداللہ بن مسعود کے طریق کی ہمیشہ تعریف فرمائی اور یہی حقیقی طریقہ ہے فتنوں سے بچنے کا۔ پس یہ وہ اسوہ ہے جو ہر احمدی کے لئے مشعل راہ ہے۔

ایک دفعہ حضرت عمرؓ رات کے وقت ایک قافلہ سے ملے۔ اندھیرے کی وجہ سے اہل قافلہ کو دیکھنا ممکن نہ تھا۔ اس قافلہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود بھی موجود تھے۔ حضرت عمرؓ نے ایک آدمی کو قافلہ والوں سے پوچھنے کے لئے بھیجا کہ وہ کہاں سے آئے ہیں؟ اس آدمی کے استفسار پر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے جواب دیا۔ فَجِّ الْعَمِيْق۔ یعنی دور کے راستے سے۔ پھر پوچھا کہاں جا رہے ہو تو جواب انہوں نے دیا کہ بَيْتَ الْعَتِيْق۔ یعنی خانہ کعبہ جا رہے ہیں۔ حضرت عمر نے پوچھا کہ ان لوگوں میں کوئی عالم ہے؟ پھر ایک آدمی کو حکم دیا کہ ان کو آواز دیکر پوچھو کہ قرآن کریم کی سب سے عظیم آیت کون سی ہے۔ اس قافلے میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ تھے انہوں نے ہی اس شخص کو جواب دیا، حضرت عمرؓ کے پوچھوانے پر کہ کونسی آیت عظیم آیت ہے کہ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ۔ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ (البقرہ: 256) (آیت الکرسی) پھر پوچھا کہ قرآن کریم کی محکم ترین آیت کون سی ہے۔ تو یہ روایت میں آتا ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے جواب دیا اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى (النحل 91:) حضرت عمرؓ نے اس آدمی سے یہ پوچھنے کا کہا کہ قرآن کی جامع ترین آیت کون سی ہے؟ اس پر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے یہ جواب دیا۔ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ۔ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ۔ (الزلزال 8:۔9) پھر پوچھو کہ قرآن کریم کی خوفناک ترین آیت کون سی ہے۔ اس پر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے یہ آیت بتائی کہ لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ۔ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا (النساء 124:) حضرت عمرؓ فاروق نے کہا کہ ان سے پوچھو کہ قرآن کریم کی سب سے امید افزا آیت کون سی ہے؟ جس پر عبداللہ بن مسعودؓ نے جواب دیا کہ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ۔ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا۔ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔ (الزّمر 54:) یہ ساری باتیں سننے کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ان سے پوچھو کہ کیا تمہارے درمیان عبداللہ بن مسعودؓ ہیں؟ قافلہ کے لوگوں نے کہا کیوں نہیں! اللہ کی قسم ہمارے درمیان موجود ہیں۔ حضرت عمرؓ کو اس بات کا علم تھا کہ آپ علم فقہ سے لبریز ہیں (ماخوذ از نقوش صحابہ از خالد محمد خالد ترجمہ وتہذیب ارشاد الرحمن صفحہ 69-68 مطبع عرفان افضل پریس بندر روڈ لاہور) اور یہ سارے جواب سن کے حضرت عمرؓ کو یقیناً پتہ لگ گیا ہوگا کہ عبداللہ بن مسعودؓ ہی ایسے عالمانہ جواب دے سکتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ بدر کے دن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے پوچھا کہ تم ان قیدیوں کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ حضرت ابوبکر نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ لوگ آپ کی قوم اور آپ کے خاندان سے ہیں۔ ان کو معاف فرما کر نرمی کا معاملہ فرمائیں شاید اللہ تعالیٰ ان کو توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔

پھر حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں نے آپ کو جھٹلایا اور تنگ کیا ہے آپ ان کی گردنیں اڑا دیں۔ پھر حضرت عبداللہ بن رواحہ نے رائے پیش کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ گھنے درختوں والا جنگل تلاش کریں اور ان کو اس میں داخل کر کے آگ لگا دیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کی رائے سنی مگر کوئی فیصلہ نہ فرمایا اور اپنے خیمے میں تشریف لے گئے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ لوگ آپس میں باتیں کرنے لگ گئے کہ اب دیکھیں کس کی رائے پر عمل ہوتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم خیمہ سے باہر تشریف لائے اور فرمانے لگے اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کے دلوں کو اتنا نرم فرما دیتا ہے کہ وہ دودھ سے بھی زیادہ نرم ہو جاتے ہیں اور بعض لوگوں کے دلوں کو اتنا سخت کر دیتا ہے کہ وہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ہو جاتے ہیں اور اے ابوبکر! تمہاری مثال حضرت ابراہیم جیسی ہے انہوں نے فرمایا تھا کہ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَ مَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (ابراھیم 37:) کہ پس جس نے میری پیروی کی تو وہ یقیناً مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو یقیناً تُو بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ پھر یہ بھی فرمایا کہ ابوبکر تمہاری مثال حضرت عیسیٰؑ جیسی ہے انہوں نے فرمایا تھا کہ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۔ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (المائدۃ 119:) کہ اگر تو انہیں عذاب دے تو آخر یہ تیرے بندے ہیں، اگر تُو انہیں معاف کر دے تو یقیناً تُو کامل غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔ اور حضرت عمرؓ کو کہا کہ تمہاری مثال حضرت نوح علیہ السلام جیسی ہے جیسے انہوں نے فرمایا تھا رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ۔ (نوح 27:) کہ اے میرے رب! کافروں میں سے کسی کو زمین میں بستا ہوا نہ رکھ اور پھر حضرت عمرؓ کو یہ بھی فرمایا کہ تمہاری حضرت موسیٰؑ جیسی مثال ہے جنہوں نے فرمایا تھا کہ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَ اشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ (یونس 89:) کہ اے ہمارے رب ان کے اموال برباد کر دے اور ان کے دلوں پر سختی کر پس وہ ایمان نہیں لائیں گے یہاں تک کہ دردناک عذاب دیکھ لیں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چونکہ تم ضرورت مند ہو اس وجہ سے قیدیوں میں سے ہر قیدی یا تو فدیہ دے گا یا پھر اس کی گردن اڑا دی جائے گی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حکم کی تعمیل سے سہل بن بیضاء کو مستثنیٰ قرار دیا جائے کیونکہ میں نے ان کو اسلام کا بھلائی کے ساتھ تذکرہ کرتے ہوئے سنا ہے۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ اس دن جتنا مجھے اپنے اوپر آسمان سے پتھروں کے برسنے کا ڈر لگا اتنا مجھے کبھی نہیں لگا۔ آخر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ہی دیا کہ اس کو مستثنیٰ کیا جاتا ہے۔ (ماخوذ از چار عبداللہؓ از علامہ مفتی محمد فیاض چشتی صفحہ 36-34 شاکر پبلیکیشنز اردو بازار لاہور 2017ء) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خاموش رہنا انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی پر محمول کیا اور اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کے خوف سے اور اللہ تعالیٰ کی سزا کے ڈر سے ان کی حالت غیر ہو گئی۔ عجیب مقام تھا ان کا خشیت اللہ کا۔ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق حضرت ابن مسعود صرف جمعرات کے روز وعظ فرمایا کرتے تھے جو بہت ہی مختصر اور جامع ہوتا تھا اور ان کا بیان ایسا دلچسپ اور شیریں ہوتا تھا کہ حضرت عبداللہ بن مِرداس بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ جب تقریر ختم کرتے تھے تو ہماری خواہش ہوتی تھی کہ کاش ابھی وہ کچھ اور بیان کرتے۔ شام کے وقت اس وعظ میں بالعموم آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں سے صرف ایک حدیث سنایا کرتے تھے اور حدیث بیان کرتے وقت آپ کے جذب وشوق اور عشق رسولؐ کا منظر دیدنی ہوتا تھا۔ آپ کے شاگرد مسروق کہتے ہیں کہ ایک روز آپ نے ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سنائی اور جب ان الفاظ پر پہنچے کہ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ...... کہ میں نے خدا کے رسول سے سنا تو مارے خوف اور خشیت سے آپ کے بدن پر ایک لرزہ طاری ہو گیا۔ یہانتک کہ آپ کے لباس سے بھی جنبش محسوس ہونے لگی۔ اس کے بعد احتیاط کی خاطر یہ بھی فرمایا کہ شاید حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ فرمائے تھے یا اس سے ملتے جلتے الفاظ۔ حدیث بیان کرتے وقت آپ کمال درجہ احتیاط برتتے تھے۔ یہ اس وعید اور گرفت کی وجہ سے معلوم ہوتی ہے جس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ غلط احادیث بیان کرنے والوں کی پکڑ ہوگی۔

ایک اور روایت سے بھی اس احتیاط کا اندازہ ہوتا ہے۔ عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سال تک حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس آتا جاتا رہا۔ وہ حدیث بیان کرنے میں بہت احتیاط سے کام لیتے۔ ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اللہ کے رسول نے فرمایا کے الفاظ کہہ کر آپ پر ایک عجیب کرب کی کیفیت طاری ہو گئی اور پیشانی سے پسینہ گرنے لگا پھر فرمانے لگے کہ اسی قسم کے الفاظ اور اس سے ملتے جلتے الفاظ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے تھے۔ (سیرت صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از حافظ مظفر احمد صفحہ 284-283 نظارت اشاعت ربوہ 2009ء) آپ کی خدا خوفی کا یہ عالم تھا کہ فرمایا کرتے تھے کہ میں چاہتا ہوں کہ مرنے کے بعد اٹھایا نہ جاؤں اور حساب کتاب سے بچ جاؤں۔

حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن مسعود بیمار ہوئے تو سخت خوفزدہ ہو گئے۔ ہم نے پوچھا کہ آپ کو کبھی کسی بیماری میں اتنا پریشان نہیں دیکھا جتنا اس میں ہیں۔ فرمانے لگے یہ بیماری مجھے اچانک آ گئی ہے۔ مَیں ابھی خود کو آخرت کے سفر کے لئے تیار نہیں پاتا اس لئے پریشان ہوں۔ آپ نے اپنی موت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ دن میرے لئے آسان نہیں ہوگا۔ میں چاہتا ہوں کہ جب مروں تو اٹھایا نہ جاؤں۔ ابن مسعود سے مروی ہے کہ آپ نے یہ وصیت کی اور اس وصیت میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 117 ومن حلفاء بنی زھرہ بن کلاب...... ''عبداللہ بن مسعود'' دار الکتب العلمیۃ بیروت 1990ء) اب بسم اللہ الرحمن الرحیم آجکل ہر ایک لکھتا ہے تو یہ خاص طور پر جو اس کا یہاں ذکر ہوا اس لئے کہ ان کو حقیقی ادراک تھا، اللہ تعالیٰ کے رحمٰن اور رحیم ہونے کا ادراک تھا اس لئے اللہ تعالیٰ کی صفات کا واسطہ دے کر یہ بات شروع کی، اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کی تا کہ اس وصیت میں کوئی بھی ایسی بات ہو جو اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آ سکتی ہو تو رحمان اور رحیم خدا اس سے بچائے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود کے مالی حالات خدا تعالیٰ کے فضل سے اتنے اچھے ہو گئے تھے کہ آخری عمر میں آپ نے اپنا وظیفہ لینا چھوڑ دیا تھا۔ (اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ جلد 3 صفحہ 387 دار الکتب العلمیۃ بیروت) اس فارغ البالی کی حالت میں جبکہ نوّے ہزار درہم آپ کا ترکہ تھا (الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 119 ومن حلفاء بنی زھرہ بن کلاب...... ''عبداللہ بن مسعود'' دار الکتب العلمیۃ بیروت 1990ء) اپنے کفن کے بارے میں یہی وصیت کی کہ وہ سادہ چادروں کا ہو اور دوسو درہم کا ہو اور وفات کے بعد حضرت عثمان بن مظعون کی قبر کے ساتھ دفن کیا جائے۔ جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے حضرت عثمانؓ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کی تدفین جنت البقیع میں ہوئی۔ آپ کو رات کو دفن کیا گیا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کی تدفین کے بعد صبح ان کی قبر پر سے ایک راوی گزرے تو دیکھا کہ اس پر پانی چھڑکا ہوا تھا۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 118 ومن حلفاء بنی زھرہ بن کلاب...... ''عبداللہ بن مسعود'' دار الکتب العلمیۃ بیروت 1990ء) عقیدت کا یہ حال تھا کہ لوگوں نے رات کو ہی اس قبر کی مضبوطی کے لئے پانی چھڑکا ہوگا۔

ابوالاَحوص بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی وفات کے بعد مَیں حضرت ابوموسیٰ اور حضرت ابو مسعود کے پاس حاضر ہوا۔ ان دونوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ کیا ابن مسعود نے اپنے بعد کوئی مثل چھوڑا ہے، ان جیسا ہے کوئی اور؟ تو انہوں نے کہا کہ ایسا ہمارے جانے کے بعد تو شاید ممکن ہو، اس وقت ہمیں ایسا کوئی دکھائی نہیں دیتا۔ ابھی ہمارے درمیان اس وقت کوئی نہیں، شاید بعد میں کوئی پیدا ہو جائے۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 119 ومن حلفاء بنی زھرہ بن کلاب...... ''عبداللہ بن مسعود'' دار الکتب العلمیۃ بیروت 1990ء) حضرت تمیم بن حرام بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابہ کی مجالس میں بیٹھا ہوں مگر حضرت عبداللہ بن مسعود سے زیادہ دنیا سے بے رغبت اور آخرت سے رغبت رکھنے والا کسی اور کو نہیں پایا۔ (الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ جلد 4 صفحہ 201 ''عبداللہ بن مسعود'' دار الکتب العلمیۃ بیروت 1995ء)

دوسرے جن صحابی کا آج میں ذکر کروں گا ان کا نام حضرت قدامہ بن مظعون ہے۔ حضرت قدامہ بن مظعون حضرت عثمان بن مظعون کے بھائی ہیں اور حضرت عمرؓ کی بہن حضرت صفیہ آپ کے عقد میں تھیں۔ (الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ جلد 5 صفحہ 323-322 قدامہ بن مظعون دار الکتب العلمیۃ بیروت 1995ء) حضرت قدامہ بن مظعون کی ایک سے زائد شادیاں تھیں۔ ایک اہلیہ ہند بنت ولید تھیں جن سے عمر اور فاطمہ پیدا ہوئے۔ ایک بیوی فاطمہ بنت ابوسفیان تھیں جن سے آپ کی بیٹی عائشہ پیدا ہوئیں۔ اسی طرح ام ولد کے بطن سے حفصہ اور حضرت صفیہ بن خطاب کے بطن سے حضرت رملہ پیدا ہوئیں۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 306 ومن بنی جمح بن عمرو...... ''قدامۃ بن مظعون'' دار الکتب العلمیۃ بیروت 1990ء) قبول اسلام کے وقت ان کی عمر انیس برس کی تھی، گویا عین جوانی میں ہی انہوں نے اسلام قبول کر لیا اور ہجرت مدینہ کے وقت آپ کا سارا خاندان مکّہ میں اپنے مکانوں کو بالکل خالی چھوڑ کر مدینہ چلا گیا۔ مدینہ میں حضرت عبداللہ بن سلمہ عجلانی نے اس خاندان کو اپنا مہمان بنایا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو آپ نے حضرت قدامہ اور ان کے بھائیوں کو مستقل رہائش کے لئے قطعات زمین مرحمت فرمائے۔ (ستر ستارے از طالب الہاشمی صفحہ 67-66 البدر پبلی کیشنز لاہور) حضرت قدامہؓ ابتدائی ایمان لانے والوں میں سے تھے۔ دونوں ہجرتوں یعنی ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ میں شامل ہوئے۔ ان کو غزوہ بدر اور احد سمیت تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شامل ہونے کی توفیق ملی۔ (الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ جلد 5 صفحہ 322 قدامہ بن مظعون دار الکتب العلمیۃ بیروت 1995ء)، (الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 306 ومن بنی جمح بن عمرو...... ''قدامۃ بن مظعون'' دار الکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)

جب حضرت عثمان بن مظعون کی وفات ہوئی تو آپ نے اپنے پیچھے ایک بیٹی چھوڑی جس کے متعلق آپ نے اپنے بھائی حضرت قدامہ کو تاکیدی نصیحت فرمائی۔ اس کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن مظعون اور حضرت قدامہ دونوں میرے ماموں تھے۔ پس میں حضرت قدامہ کے پاس گیا اور ان سے درخواست کی کہ حضرت عثمان بن مظعون کی بیٹی کا نکاح مجھ سے کر دیں تو آپ نے مجھ سے بات پکی کر دی، رشتہ ہو گیا۔ مغیرہ بن شعبہ اس لڑکی کی والدہ کے پاس گئے اور انہیں مالی لحاظ سے رغبت دلائی اور لڑکی کی رائے بھی اپنی والدہ کے حق میں تھی، ایک اور رشتہ آیا اور لڑکی کی والدہ اور لڑکی کی رغبت یا رشتہ کرنے کا رجحان دوسری طرف تھا۔ یہ معاملہ

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''اگر ہم نے دین پر قائم رہنا ہے تو پھر ہمیں دینی تعلیمات پر عمل کرنا ہوگا۔''

(خطبہ جمعہ 13/جنوری 2017)

طالبِ دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''حقیقت میں تو ہم احمدی ہونے کا حق اس وقت ادا کر سکیں گے جب ہم اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہوئے ان سے روحانی حظّ اٹھانے والے ہونگے۔''

(خطبہ جمعہ 20/جنوری 2017)

طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد کرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت قدامہ کو بلا بھیجا اور اس رشتہ کے بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ میرے بھائی کی بیٹی ہے۔ مَیں اس کے لئے رشتہ چننے میں کوئی کوتاہی نہیں کروں گا۔ میرے بھائی کی بیٹی ہے اور وہ فوت ہو گیا ہے، مَیں اس کے رشتے کے لئے جو بہترین ہو گا وہی کروں گا چنانچہ میں نے جو پہلے ہاں کر دی ہے اس کو بہتر سمجھ کے کی ہے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ یتیم بچی ہے اس کی شادی اس کی مرضی سے ہو گی۔ اس کا باپ نہیں ہے، ٹھیک ہے تم نے بہترین کیا ہو گا لیکن اس بچی کی مرضی بھی پوچھو۔ دونوں رشتوں میں سے جہاں بچی کہے گی وہاں شادی ہو گی۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد یہ فیصلہ کیا۔ یہ راوی جنہوں نے پہلے خود پیغام بھیجا تھا، رشتہ دار تھے، بھانجے تھے بیان کرتے ہیں کہ میرے بجائے اس کا نکاح مغیرۃ سے کر دیا، (الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ جلد 5 صفحہ 323 قدامہ بن مظعون دار الکتب العلمیۃ بیروت 1995ء) دوسرا رشتہ جو پسند تھا اس کی ماں کو اور لڑکی کو اس سے رشتہ ہو گیا۔ تو یہ عورت کی آزادی رائے تھی جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا اور جو یتیم ہے اس کا خاص طور پر خیال رکھنے کو کہا کہ باپ کا سایہ اس پر نہیں ہے تو زیادتی نہ ہو جائے اس لئے لڑکی کی مرضی بہرحال دیکھی جانی چاہئے۔

حضرت قدامہ نے 36 ہجری میں 68 سال کی عمر میں وفات پائی۔

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ جلد 4 صفحہ 376 قدامۃ بن مظعون، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اللہ تعالیٰ یہ دین کا فہم و ادراک اور اطاعت و وفا کے حقیقی نمونے اور عشق رسولؐ کے اعلیٰ معیار ان صحابہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہمیں بھی حاصل کرنے، اپنانے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر قسم کے فتنوں کا حصہ بننے سے ہمیں ہمیشہ بچائے۔

نماز کے بعد میں دو جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔ پہلا مکرمہ امۃ الحفیظ بھٹی صاحبہ اہلیہ محمود بھٹی صاحب کراچی کا ہے۔ یہ بڑا لمبا عرصہ صدر لجنہ ضلع کراچی رہی ہیں۔ 27 ستمبر کو 93 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کے والد کا نام ڈاکٹر غلام علی تھا اور ان کے والد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں شامل تھے۔ آپ کے والد فوج میں ڈاکٹر ہونے کی وجہ سے اکثر مختلف شہروں میں رہتے تھے، تبادلے ہوتے رہتے تھے۔ جہاں بھی رہتے دینی ماحول بنا لیتے۔ یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کا بڑا عجیب طریق تھا۔ دینی ماحول بنا لیتے اور چند مہینوں کی تبلیغ سے آپ کے زیر اثر لوگ احمدی ہو جاتے اور پھر وہاں جماعت قائم کر کے اپنے گھر کو ہی ڈاکٹر صاحب جماعتی کاموں کے لئے سینٹر بنا لیتے۔ اور اس طرح انہوں نے بہت سی جماعتیں قائم کیں۔ ان کی خواہش تھی کہ ان کی فیملی قادیان کے دینی ماحول میں رہے اس لئے اپنی فیملی کو قادیان میں رکھا۔ ڈاکٹر امۃ الحفیظ صاحبہ کی والدہ نے بھی اپنی تمام عمر جماعت کے لئے وقف کر دی۔ 1936ء سے قادیان کے دینی ماحول میں رہیں۔ امۃ الحفیظ بھٹی صاحبہ نے قادیان میں میٹرک کے بعد دینیات کلاس میں درجہ رابعہ تک تعلیم پائی۔ اس دوران یہ سعادت بھی حاصل ہوئی کہ حضرت مصلح موعودؓ کے درس القرآن میں باقاعدگی سے شامل ہوتی رہیں۔ جب سے ہوش سنبھالا جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔ ان کی شادی ان کے خالہ زاد محمود بھٹی صاحب سے ہوئی اور اس رشتہ کا بھی یہ لمبا واقعہ ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا ہے کہ میں نے کشفاً دیکھا تھا کہ کس طرح لڑکی کی والدہ نے ایک خط مجھے بھیجا ہے لڑکی کے ہاتھ اور ایک رشتے کے بارے میں پوچھا ہے اور اس کا نام بتایا ہے۔ چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد ہی وہ لڑکی آئی، خط آیا اور وہ ساری باتیں اسی طرح ہوئیں تو حضرت مصلح موعودؓ نے اس رشتہ کو بھی منظور فرمایا کہ یہ نظارہ سارا میں کشفاً ابھی تھوڑی دیر پہلے دیکھ چکا ہوں اور تھوڑی دیر بعد بعینہٖ اسی طرح ہوا جس طرح آپ نے دیکھا تھا چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ رشتہ منظور فرمایا۔ 1948ء میں شادی کے بعد کراچی میں رہائش پذیر ہونے کے ساتھ ہی لجنہ اماء اللہ کراچی میں ان کا خدمات کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اپنی تعلیم بھی انہوں نے جاری رکھی اور پھر بڑی عمر میں 1972ء میں سندھ یونیورسٹی سے ایم۔اے عربی کی ڈگری حاصل کی، بڑی اچھی فرسٹ کلاس کے ساتھ۔ 1975ء میں امۃ الحفیظ صاحبہ کے شوہر افریقہ ملازمت کے لئے گئے تو وقفے وقفے سے افریقہ جاتی رہیں۔ لائبیریا ویسٹ افریقہ میں نیشنل صدر کی حیثیت سے کام کیا۔ پھر جنگ کی وجہ سے ملک چھوڑنا پڑا، واپس کراچی شفٹ ہو گئے۔ تحریک جدید کی پانچ ہزاری مجاہدین میں شامل تھیں۔ 1991ء میں نائب صدر اور سیکرٹری تعلیم ضلع منتخب ہوئیں اور لجنہ مرکزیہ کی طرف سے پندرہ سالہ خدمات پر جو صد سالہ جشن تشکر میں سندات دی گئیں آپ کو بھی وہ سند ملی۔ 1997ء سے مئی 2018ء تک صدر لجنہ ضلع کراچی کی توفیق پائی اور اس عرصہ میں کراچی جو بہت بڑا شہر ہے اس کے طول و عرض میں انہوں نے دورے کئے، اجتماعات کئے اور شعبہ جات کی میٹنگز کیں۔ انتظامی لحاظ سے اس کو مضبوط کیا اور اڑتالیس سے لے کر اٹھارہ تک تقریباً ستر سال کا عرصہ پر ان کی خدمات پھیلی ہوئی ہیں۔

امۃ النور صاحبہ جو اس وقت ضلع کراچی کی صدر لجنہ ہیں وہ کہتی ہیں انہوں نے ستر سال میں بھرپور خدمات انجام دیں۔ دل کی بہت نرم تھیں۔ مسکراتے چہرے سے دوسروں کو ملنا، دھیمے لہجے میں بات سمجھانا آپ کی فطرت کا ایک حصہ تھا۔ پابندی وقت آپ کا اصول تھا۔ جو کام ذمہ لیتیں اسے فوراً ڈائری میں نوٹ کر لیتیں اس خیال سے کہ بھول نہ جائیں۔ پھر کام ہونے پر متعلقہ شعبہ کو فوری فون کر کے بتاتیں مرکز سے جو ہدایت یا پیغام آتا کوشش ہوتی کہ اسی وقت متعلقہ شعبہ کو بتا دیں اور دفتر کھلنے کا انتظار نہ کریں اور ہمیشہ وفا کے ساتھ انہوں نے اپنے کام کو بھی نبھایا اور خلافت سے بھی کامل وفا اور اطاعت کا نمونہ دکھایا۔

امۃ الباری ناصر صاحبہ نے بھی ان کے ساتھ کام کیا انہوں نے یہی لکھا ہے کہ بڑی محبت سے کام لیتی تھیں۔ کوئی افسرانہ انداز نہیں تھا۔ ان کے زمانے میں کراچی کی طرف سے پچاس کتب کی اشاعت ہوئی اور فارسی کتاب، جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی کلام کا مجموعہ ہے وہ بھی کراچی کی لجنہ کو ان کی صدارت میں ہی شائع کرنے کا موقع ملا۔ بڑی تحمل مزاج تھیں اور امۃ الباری صاحبہ کہتی ہیں کہ میرے خیال میں ان کی سب سے بڑی خوبی ان کا صبر اور تحمل تھا۔ بہت معاملہ فہم تھیں خاص طور پر عائلی جھگڑوں کو سلجھانے میں دونوں طرف کی بات سن کر مناسب نصیحت کرتیں اور کوشش کرتیں کہ معاملات سلجھ جائیں اور یہی آجکل کے مسائل ہیں ہماری جماعت میں بھی۔ عائلی جھگڑے بہت زیادہ ہو گئے ہیں اللہ تعالیٰ فریقین کو بھی عقل دے کہ آپس میں سلجھا لیا کریں اور عہدیداروں کو بھی عقل دے کہ ان کو سلجھانے میں حقیقی کردار ادا کرنے والے ہوں۔

ان کی بہو لکھتی ہیں کہ ہم بہوؤں کو بیٹیوں کی طرح رکھا اور ہم بلا جھجک آپ سے اپنے مسائل کی بات کر لیا کرتی تھیں۔ اسی طرح وہاں لجنہ کی جنرل سیکرٹری صاحبہ بھی لکھ رہی ہیں کہ دفتر چلاتے ہوئے بالکل ایک برابری کے ساتھ ہمارے ساتھ کام کرتیں اور بڑی رہنمائی کرتیں۔ پھر ان کی بہو لکھتی ہیں کہ قرآن کریم پڑھانے کی طرف خاص توجہ تھی۔ اپنے پوتے پوتیوں کو قرآن کریم پڑھایا، دینی تعلیم سے آراستہ کیا۔ ملازمین سے، غریبوں سے بھی حسن سلوک رکھتی تھیں بلکہ ان کے مرنے کے بعد ان کے گھر والوں کا بھی خیال رکھتیں اور ہمیشہ ان کے حق ادا کرنے کی کوشش کرتیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے درجات بلند کرے ان کی اولاد کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ ہے عدنان ویڈن بروک (Adnan Vandenbroeck) صاحب کا جو بیلجیم کے نیشنل سیکرٹری امور خارجہ تھے۔ 29 ستمبر کو وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کے والد رضوان ویڈن بروک صاحب بیلجیم جماعت کے پہلے بیلجیئن احمدی تھے جنہوں نے ساٹھ کی دہائی میں بیعت کی تھی۔ عدنان صاحب نے اپنے باپ کی وجہ سے احمدیت قبول نہیں کی بلکہ تحقیق کی اور انہوں نے کہا مَیں تحقیق کرنا چاہتا ہوں اور تحقیق کے بعد 1994ء میں بیعت کی اور احمدی ہونے کے بعد عدنان صاحب بہت ایکٹو ہو گئے تھے، تبلیغ کے میدان میں بھی خاص طور پر بہت آگے آ گئے تھے۔ 1998ء میں ایک دفعہ بلجیم میں تبلیغی مجلس ہوئی تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ان کا ذکر کرتے ہوئے حاضرین کو کہا تھا کہ میرے پاس یہ ایسا ٹرانسلیٹر ہے جو انگریزی سے فرانسیسی میں بھی ترجمہ کر سکتا ہے اور ڈَچ میں بھی ترجمہ کر سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت ایسی مجالس میں یہ کافی مددگار ہوتے تھے۔ ڈاکٹر ادریس صاحب بیلجیم کے امیر جماعت لکھتے ہیں کہ ان کو کینسر کا مرض لاحق تھا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر اس میں بہتری آنی شروع ہوئی۔ دوبارہ انہوں نے مشن ہاؤس آنا شروع کر دیا اور یہ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کی وجہ سے میں بہتر ہو گیا ہوں کیونکہ اس مرض کے جو دوسرے مریض تھے ان میں سے تقریباً سب ہی فوت ہو گئے۔

جو بیلجیم کی پبلک ریلیشن کی ٹیم تھی اس کے شروع سے ہی ممبر تھے۔ بعد میں پھر 2016ء میں مَیں نے ان کو نیشنل سیکرٹری امور خارجہ مقرر کیا اور بڑی مستعدی سے یہ خدمات بجا لاتے رہے۔ جماعت کو حکومتی لیول پر متعارف کرانے میں ان کا بڑا کردار تھا۔ امیر صاحب لکھتے ہیں کہ بیماری کے باوجود میرے ساتھ حکومتی اداروں میں جایا کرتے تھے اور امور خارجہ کے حوالے سے جو خط و کتابت ہوتی تھی اسے باوجود بیماری کے ہسپتال سے بھی کرتے رہتے تھے۔ آخری وقت میں بھی بیلجیم میں ترجمانی کی ڈَچ ٹیم کے بھی انچارج تھے۔ بڑی محنت سے انہوں نے بعض کتب کے ترجمے بھی کئے، خطبات کے ڈچ ترجمے کو بھی فائنل ریویو کیا کرتے تھے اسی طرح تمام پریس ریلیز ز کے ڈَچ ترجمے کو بھی ریویو کیا کرتے تھے۔ اور پھر یہ لکھتے ہیں کہ میرے مختلف سفروں کے دوران عدنان صاحب اس بات کا اظہار کیا کرتے تھے کہ یہ بیماری میرے لئے رحمت ثابت ہوئی ہے کیونکہ اس دوران مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب اور جماعتی لٹریچر پڑھنے کی توفیق ملی ہے اور خدا تعالیٰ کی ہستی پر میرے ایمان میں بہت ترقی ہوئی ہے۔ بیماری میں بھی اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی تھے۔ آخری ایام میں اپنے بڑے بھائی کو تلقین کرتے رہے کہ تم دنیاداری کم کرو اور جماعت کو زیادہ وقت دیا کرو اور امیر صاحب کہتے ہیں مجھے بھی کہتے تھے کہ میرا بھائی شعبہ امور خارجہ میں کافی مفید ہو سکتا ہے اس حوالے سے اس سے خدمات لیا کریں۔ ان کی والدہ بتاتی ہیں کہ ان کے خاندان میں احمدیت عدنان صاحب کے والد کی وجہ سے آئی جو سات سال عراق میں رہے جہاں انہیں قرآن کریم پڑھنے کا موقع ملا اور وہیں انہوں نے اسلام قبول کیا۔ جب وہ ہالینڈ آئے تو ان کی ملاقات امام بشیر صاحب سے ہوئی اور اس تبلیغ کے نتیجہ میں موصوف احمدیت میں شامل ہوئے۔ ایک دفعہ بیلجیم میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے ان کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ہمیشہ ثابت قدم رکھے۔ عدنان صاحب کی والدہ کہتی ہیں کہ ان کے والد کو دنیاوی چیزوں سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ وہ کہتی ہیں کہ میرا بیٹا عدنان بھی والد کے نقش قدم پر چلنے والا تھا۔ نماز کا پابند، جماعت کی خدمت کرنے والا، خلافت سے وفا کا تعلق رکھنے والا اور خطبہ جمعہ ہر ہفتہ خود سنتا اور اپنے بچوں کو بھی سنواتا تھا۔ آپ جماعت کی خدمت کے لئے ہر وقت تیار رہتے۔ خلافت سے ان کا بہت گہرا تعلق تھا۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے، مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور جماعت کو اور ایسے جانثار عطا فرماتا چلا جائے۔ ان کے پسماندگان میں ان کی اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور بیٹی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بھی دین پر قائم رکھے اور ایمان میں مضبوطی دے اور اپنے باپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

”دنیوی شغلوں کو اس حد تک اختیار کرو کہ وہ دین کی راہ میں
تمہارے لئے مدد کا سامان پیدا کر سکیں اور مقصود بالذات اس میں دین ہی ہو“

(ملفوظات، جلد 2، صفحہ 73)

طالب دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی (ستمبر 2018)

- جلسہ میں آکر اب مجھے زندگی کا مقصد سمجھ آیا ہے، مجھے حضور سے مل کر بہت خوشی ہوئی، مَیں حضور کی شخصیت سے بہت متاثر ہوا ہوں، حضور نہایت ہی شفیق اور محبت کرنے والے ہیں، اسلام کی حقیقت کو میں نے پالیا ہے اور مَیں آج بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں ☆

- یہ جماعت ایک سچی جماعت ہے اور یہ جلسہ سچے لوگوں کا جلسہ ہے، جو ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ہیں، ایک روحانیت سے بھرپور اجتماع مَیں نے دیکھا، جب مَیں نے جماعت احمدیہ کے خلیفہ کو دیکھا تو مَیں نے اپنے اندر ایک عجیب وغریب تبدیلی محسوس کی جس نے میرے دل کو محبت سے بھر دیا، مَیں نے خلیفہ کا چہرہ پُرنور دیکھا، مَیں حق کی تلاش میں تھا جو الحمدللہ مجھے یہاں مل گیا، مَیں نے سچائی اور نور کے راستے کو پالیا اور مَیں نے پورے انشراح صدر سے بیعت کرنے کا فیصلہ کرلیا ☆

- مجھے حضور کا چہرہ دکھائی دیا تو ساری دشمنی، بغض، نفرت اور سارے شکوک دل سے نکل گئے، حضور کا مبارک چہرہ میرے دل پر نقش ہوگیا، اب میرے پاس انکار کی کوئی گنجائش نہ تھی اور مَیں نے حضور کے ہاتھ پر بیعت کی، مجھے ایک مشکل تھی کہ میری منگیتر احمدی نہیں ہونا چاہتی تھی لیکن جب اس نے حضور انور کا لجنہ میں خطاب سنا تو اُسی وقت احمدی ہونے کا فیصلہ کرلیا، میری منگیتر نے کہا جس جماعت کے پاس اس قدر شفیق، ہمدرد اور محبت کرنے والا خلیفہ ہو اُسے اس ایک وجود سے ہی ساری برکتیں مل گئیں، جو باقی مسلمانوں کے پاس نہیں ہیں ☆

- جلسہ سالانہ کا ماحول بالکل مختلف اور نہایت دلکش پایا، جلسہ سالانہ اسلام کی حقیقی تعلیم کی اشاعت کا عملی نمونہ ہے، اس طرح کے اخلاق میں نے کبھی بھی کسی اجتماع پر نہیں دیکھے، میرے دل پر اسکا بہت گہرا اثر ہوا، مجھے حضور کا دیدار نصیب ہوا، حضور کی قوت قدسیہ کی تاثیر اور چہرے کی نورانیت عیاں تھی، مَیں ساری رات دعا کرتا رہا کہ اَے اللہ! اگر یہ جماعت سچی ہے تو مجھے بیعت کی توفیق عطا فرما، اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی اور مجھے اطمینان قلب عطا فرمایا اور میں بیعت کر کے اس جماعت کا حصہ بن گیا ہوں جو کہ واقعی سچی اور اسلام کی حقیقی تصویر پیش کرتی ہے ☆

جلسہ سالانہ جرمنی 2018 میں بیعت کرنے والے نومبائعین کے ایمان افروز تاثرات

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

مورخہ 8 ستمبر 2018 (بروز ہفتہ) بقیہ رپورٹ
عرب مہمانوں سے ملاقات

بعد ازاں پروگرام کے مطابق عرب ممالک سے آنے والے مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ عربوں کی ملاقات کا انتظام ایک بڑے ہال میں کیا گیا تھا۔ عرب مرد وخواتین کی تعداد تین صد کے لگ بھگ تھی۔ جن میں سے دو صد کے لگ بھگ احمدی احباب اور یک صد غیر از جماعت احباب تھے۔ ان عرب احباب میں سیرین، عراقی، لبنانی، مصری، الجزائری، سوڈانی، صومالی، فلسطینی اور تیونسی لوگ شامل تھے۔

حضور انور نے فرمایا جو پہلی دفعہ آئے ہیں وہ اپنے ہاتھ کھڑے کریں۔ اس پر کافی احباب نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔ حضور انور نے فرمایا ماشاء اللہ کافی ہیں جو پہلی مرتبہ آئے ہیں۔

☆الجزائر سے آنے والے ایک احمدی دوست نے عرض کیا کہ میں خاص طور پر جلسہ پر حاضر ہوا ہوں۔ یہ جلسہ بہت ہی روحانی تھا۔ میرے لئے تو ایک خواب تھا جو خدا نے پورا کردیا۔ جزائر کے بہت سارے احمدی جلسہ پر آنے کی خواہش رکھتے ہیں لیکن اپنی مجبوریوں کی وجہ سے آنہیں سکتے۔ ان سب احباب نے حضور انور کی خدمت میں سلام بھیجا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: خدا تعالیٰ فضل فرمائے۔ انکے حالات ٹھیک کرے، انکے مقدمات ختم ہوں اور جو جیل میں ہیں ان کی رہائی ہو۔

☆سیریا سے آنے والے ایک غیر از جماعت دوست نے عرض کیا کہ جلسہ کا ماحول بہت اچھا لگا۔ پہلی دفعہ شامل ہوا ہوں۔ سارے انتظامات بہت عمدہ تھے۔ حضور انور کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ہے۔

☆سیریا سے آنے والی ایک احمدی خاتون نے عرض کیا کہ میں تیسری دفعہ جلسہ پر آئی ہوں۔ ہر دفعہ یہ محسوس ہوتا ہے کہ میں پہلی دفعہ آئی ہوں۔ حضور انور کو دیکھ کر میرے جو جذبات ہیں وہ میں بیان نہیں کرسکتی۔ اس پر حضور انور نے ازراہ شفقت فرمایا آپ کی باقی باتیں سمجھ میں آگئی ہیں۔ خدا آپ کے نیک جذبات قبول فرمائے۔

☆سیریا سے آنے والے ایک غیر از جماعت نوجوان نے عرض کیا کہ میرا تعلق اہل سنت جماعت سے ہے۔ میں نے یہاں جلسہ پر آکر بہت کچھ دیکھا اور سیکھا ہے۔ اصل اور حقیقی اسلام مجھے یہاں نظر آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی نصرت فرمائے۔ ہم کہتے ہیں کہ سب کو یہاں آکر سیکھنا چاہئے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: خدا تعالیٰ فضل فرمائے۔ سب کی مدد فرمائے۔

☆ایک بچی نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ میں آپ سے محبت کرتی ہوں۔ یہ کہتے ہوئے رو پڑی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت فرمایا میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔

☆ایک خاتون نے عرض کیا میں پہلی دفعہ آئی ہوں۔ یہاں بہت زیادہ روحانیت دیکھی ہے۔ یہاں کا جو ماحول ہے وہ مکّہ، مدینہ کے ماحول جیسا ہے۔ اس طرح کا روحانی پُرسکون ماحول دیکھ کر میں بہت حیران ہوئی ہوں۔ میرے لئے بیان کرنا مشکل ہے۔ ہمارے سیریا کیلئے دعا کریں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆ایک بچی نے عرض کیا کہ میں دعا کیا کرتی تھی کہ میری حضور انور سے ملاقات ہو۔ خدا تعالیٰ نے آج میری دعا قبول کی ہے اور میں نے حضور کو دیکھا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆سیریا سے آنے والی ایک نو سال کی بچی نے عرض کیا کہ میں نے ڈرائنگ کی ہے اور تصویر بنائی ہے۔ حضور انور کی خدمت میں پیش کرنا چاہتی ہوں اور ساتھ رو پڑی۔ حضور انور نے فرمایا: آجاؤ۔ چنانچہ وہ سٹیج پر آئی اور حضور انور کے دست مبارک میں وہ کاغذ پیش کیا جس میں اس نے کوئی تصویر بنائی تھی۔

☆سیریا سے آنے والے ایک نوجوان نے عرض کیا کہ جب میں سیریا میں تھا تو اس وقت میرے ذہن میں پروگرام تھے لیکن یہاں آکر سب کچھ بدل گیا ہے۔ میں ڈاکٹر بننا چاہتا ہوں، لیکن نمبر کم ہونے کی وجہ سے یہاں داخلہ نہیں ملتا۔ اس بارہ میں رہنمائی چاہتا ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا نمبر تو میں نہیں دلوا سکتا وہ تو آپ نے ہی لینے ہیں۔ ایسٹرن یورپ میں دیکھ لیں وہاں داخلہ ملتا ہے تو لے لیں اور کوشش کریں اور زیادہ نمبر لیں۔ ورنہ کوئی دوسرا آپشن دیکھیں۔

☆ایک سیرین نوجوان کے سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ انسان کا کام ہے کہ سارے وہ کام کرے جو خدا تعالیٰ کو خوش کرنے والے ہوں۔ اگر اس کے خلاف کر رہے ہیں تو پھر شیطان کو خوش کرنے والے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ایک سوال کرنے والے کو فرمایا تھا کہ خدا سے ڈرو اور جو مرضی کرو۔

☆سوڈان کے ایک غیر از جماعت دوست عبد الکریم محمد صالح صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے جلسے میں بہت نظم وضبط دیکھا۔ لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد تھی لیکن سب خندہ پیشانی سے پیش آئے۔ رہائش اور کھانے کی جگہ بھی پُرسکون اور آرام دہ تھی۔ میں پہلی بار جلسے میں شامل ہوا۔ ماحول بہت روحانی تھا۔ نماز تہجد اور حضور انور کے ساتھ باجماعت نماز کا اہتمام تھا۔ ہاں، میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ جماعت احمدیہ سب سے زیادہ منظّم جماعت ہے۔ چھوٹے بڑے سب بغیر کسی تکبر کے اور بڑے انشراح صدر کے ساتھ مہمانوں کی خدمت میں لگے ہوئے تھے۔ میں دوبارہ اس جلسے میں شامل ہونے کی خواہش کرتا ہوں۔

☆شام کے ایک غیر از جماعت دوست محمد ابراہیم حسن کُردی صاحب اپنے تاثرات کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں: میں پہلی بار جلسہ میں شامل ہوا ہوں اور انشاء اللہ آئندہ بھی ہوں گا۔ جلسہ بہت اچھا تھا اور ہم نے اس سے بہت استفادہ کیا۔ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ ہماری امیر المومنین سے بھی ملاقات ہوئی۔ بہت ساری غلط باتیں اور پروپیگنڈا جو ہم نے جماعت احمدیہ کے بارے میں سُنا تھا کہ یہ کافر ہیں اور اسی طرح کی دوسری جھوٹی افواہیں میں یقین سے کہتا ہوں کہ یہ سب جھوٹ ہے۔

☆ایک غیر از جماعت سیرین خاتون نہاد مصطفیٰ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ میں جلسہ میں پہلی بار شامل ہوئی ہوں اور انشاء اللہ دوبارہ بھی شامل ہوں گی۔ جلسہ بہت اچھا تھا۔ ہم نے یہاں بہت ساری نئی چیزیں سیکھیں جن کا ہمیں پہلے علم نہیں تھا۔ مجھے یہاں آکر جماعت احمدیہ کا تعارف ہوا۔ میں امیر المومنین کو دیکھنا چاہتی تھی اور میری یہ خواہش اس جلسہ میں پوری ہوگئی۔ میں نے اس جلسہ میں کوئی غلط بات نہیں دیکھی۔ اب مجھے علم ہوگیا ہے کہ جماعت احمدیہ کے بارے میں جو منفی پروپیگنڈا میں نے سنا تھا وہ سب غلط ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہوں کہ وہ ہمیشہ آپ کو توفیق دیتا رہے۔

☆ایک غیر از جماعت سیرین دوست سامر رمضان جو کہ پہلی دفعہ جلسے میں شامل ہوئے تھے بیان کرتے ہیں کہ جہاں تک روحانی ماحول کا تعلق ہے تو جلسے کی تمام کارروائی ہی مثبت تھی جو محبت، اطمینان اور سکون سے بھری ہوئی تھی اور جہاں تک خدمت اور انتظامی امور کا تعلق ہے تو وہ انتہائی شاندار تھے اور اُن میں بہت محنت نظر آتی تھی۔ جلسے کے متعلق میری رائے بہت مثبت ہے کیونکہ میرا تعلق چند ایسے احمدیوں سے ہے جو بے مثال اعلیٰ اقدار کے مالک ہیں اور مجھے اس پر فخر ہے۔ مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس (اللہ تعالیٰ آپ کی عمر دراز کرے اور آپ کے ذریعے جماعت احمدیہ کو عزت وشرف عطا فرمائے) کے دیدار کا بھی شرف حاصل ہوا۔

☆ایک مصری نومبائع نوجوان محمد راتب صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں جلسہ سالانہ میں پہلی دفعہ شامل ہوا ہوں۔ یہاں میں نے تالیف قلوب، اخوت اور محبت کے وہ نظارے دیکھے جو میں نے اپنی ساری زندگی میں کبھی بھی

نہیں دیکھے تھے۔ میں اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں۔ مجھے خلیفۂ وقت کے دیدار کی بہت زیادہ تڑپ تھی جسے اللہ تعالیٰ نے آپ کا دیدار نصیب فرما کر پورا کر دیا۔ میرے پاس شکر بجالانے کے الفاظ نہیں۔ میں اپنے ان تمام بھائیوں کا جو مہمانوں کی بے لوث خدمت میں لگے ہوئے تھے تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

عرب احباب کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات 9 بجے تک جاری رہی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مہمانوں کے تاثرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے آج کے انگریزی زبان میں خطاب نے مہمانوں پر گہرا اثر چھوڑا اور بہت سے مہمانوں نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ خلیفۃ المسیح کے خطاب سے آج ہمیں اسلام کی اصل اور حقیقی پُرامن تعلیم کا علم ہوا ہے۔ ان مہمانوں میں سے چند ایک کے تاثرات ذیل میں درج ہیں۔

☆ایک جرمن مہمان Mr. Aleksandras Sarapinas نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مجھے اس جلسہ میں بہت مزا آیا۔ خلیفۃ المسیح کی تقریر کا ہر لفظ واضح، عام فہم اور دل پر اثر کرنے والا ہے، وہ مسلمانوں اور تمام دنیا کو محبت کا درس دیتے ہیں۔ میں ان کی صحت وسلامتی کیلئے بہت دعا گو ہوں۔

☆ایک وکیل Norbet Wagner بھی اس پروگرام میں شامل تھے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں جلسہ پر آٹھ مرتبہ آیا ہوں لیکن آج کا خطاب میرے لئے اس لحاظ سے بہت اچھا تھا کہ میں امیگریشن وکیل ہوں۔ خلیفہ کے الفاظ بہت متاثر کن اور متوازن تھے۔ آپ نے ایک بہت مشکل معاملہ پر بات کی ہے اور نہایت لطیف حل پیش فرمائے ہیں۔ یہ اس لئے بھی ہے کہ آپ نے کسی فریق کو موردِ الزام نہیں ٹھہرایا بلکہ فرمایا ہے کہ دونوں کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے ہیں۔ جبکہ دوسرے لوگ جب اس معاملہ پر بات کرتے ہیں تو ایک طرف جھکاؤ کی وجہ سے معاملہ کی سنگینی کو بڑھاتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ پناہ گزین غلطی پر ہیں اور کوئی کہتا ہے کہ حکومت ظالم ہے جبکہ خلیفہ نے فرمایا ہے کہ دونوں فریقین کو سمجھوتہ کرنا پڑے گا تاکہ پناہ گزین معاشرہ کا حصہ بنیں اور معاشرہ کی ترقی میں ایک مثبت کردار ادا کریں اور حکومت اس سلسلہ میں ان کی مدد کرے۔ مزید آپ نے فرمایا کہ حکومت مقامی افراد کو نظر انداز نہ کرے۔ جو کچھ خلیفہ نے فرمایا میں اس سے سو فیصد اتفاق کرتا ہوں۔ مجھے خلیفہ کو دیکھنا بہت اچھا لگتا ہے۔ آپ کی شخصیت اور انداز دھیما، پروقار اور بہت صبر والا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسے مسلمان جو غلط کاموں میں ملوث ہیں، ان کے اعمال کا ذمہ دار مذہب کو ٹھہرانا غلط ہے۔

☆ان کی اہلیہ Gulhein Wagner بھی پروگرام میں شامل تھیں۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جو کچھ میرے خاوند نے کہا ہے میں اس سے مکمل اتفاق کرتی ہوں۔ مجھے بالخصوص خلیفہ کی روحانیت پسند آئی ہے۔ آپ کے بولنے کا انداز ہی اتنا روحانی ہے کہ میں جذباتی ہو جاتی ہوں۔ آپ کی شخصیت اتنی پُروقار اور پُرامن ہے کہ آپ کی ایک جھلک ہی سے دل خوشی سے جھوم اٹھتا ہے۔ میں مسلمان نہیں ہوں لیکن جب میں خلیفہ کو دیکھتی ہوں تو میں اس روحانیت کو محسوس کر سکتی ہوں۔ مجھے اب معلوم ہوا ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیمات کیا ہیں اور یہ کہ میڈیا کس طرح اسلام کی غلط تصویر پیش کرتا ہے۔ آپ نے پناہ گزینوں کے مسئلہ کیلئے بہت ہی حقیقی اور قابل عمل حل تجویز کئے ہیں۔

☆ایک نوجوان طالب علم Maze Elam نے بھی اس پروگرام میں شرکت کی۔ یہ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں: جو بھی خلیفہ نے کہا وہ بالکل ٹھیک اور پُر حکمت ہے۔ آپ نے ثابت کیا ہے کہ اسلام انتہاپسندی اور دہشت گردی کا مذہب نہیں ہے اور یہ کہ چند مسلمانوں کے اعمال کو مذہب کی وجہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ مجھے یہ بات بہت پسند آئی ہے کہ کس طرح آپ نے لوگوں کے ذہنوں میں موجود خدشات کے جواب دیے ہیں کہ کس طرح لوگ امیگریشن سے خوفزدہ ہیں، ملکی سلامتی اور ٹیکس کے بوجھ کے مسائل بیان کئے ہیں اور ان کا حل تجویز کیا ہے۔ آپ نے یہ نہیں کہا کہ خدشات غلط ہیں بلکہ ان کا حل تجویز کیا ہے اور بتایا ہے کہ بطور فردِ معاشرہ ہمیں متحد رہنا چاہئے۔

☆ایک مہمان Melissa Kaynak بھی اس پروگرام میں شامل تھے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: آپ کی تقریر بالکل جرمنی کے موجودہ حالات کی عکاس ہے۔ آپ نے جس عنوان کا انتخاب فرمایا ہے یہ بہت ضروری تھا کہ لوگوں کے ذہنوں سے اسلام کا خوف ختم کیا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ دنیا میں مسائل ہیں لیکن ہمیں نا اُمید نہیں ہونا چاہئے۔ آپ نے بتایا کہ کس طرح ہم امن کا قیام کر سکتے ہیں اور وہ اس طرح کہ ہم حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں نہ کہ حقوق حاصل کرنے کیلئے لڑیں۔ جیسا کہ آپ نے اسلامی تاریخ سے مثال پیش کی کہ کس طرح ابتدائی مسلمان اپنا حق لینے کی بجائے دوسرے کا حق ادا کرنے کیلئے بحث کیا کرتے تھے۔ یہ میرے لئے ایک نئی بات تھی کہ اسلام چرچوں اور کلیسا کے تحفظ کی تعلیم دیتا ہے اور یہ کہ اسلام میں کبھی بھی زبردستی کی اجازت نہیں دی گئی۔ خلیفہ کے خطاب کا یہ حصہ بہت واضح تھا کیونکہ آپ نے اپنی بات کے حق میں قرآن کریم سے دلیل پیش کی ہے۔ پھر آپ نے یہ بتایا کہ اگر پناہ گزین یا مسلمان کچھ غلط قدم اٹھاتے ہیں تو اس کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ دراصل اسلام ہر لحاظ سے امن کی بات کرتا ہے۔ آپ نے اپنے عمل سے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ آپ ایک مذہبی رہنما ہیں اور دورِ حاضر کے مسائل پر بات کرنے سے ڈرتے نہیں۔ آپ نے امیگریشن کے حوالہ سے بات کی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ لوگوں کو باہم یکجا کرنا چاہتے ہیں۔ کوئی بھی مناسب شخص جو آپ کا خطاب سنے وہ سمجھ جائیگا کہ اسلام کوئی انتہا پسند مذہب نہیں ہے اور اسے یہ ماننا پڑے گا کہ غلط کام کرنے والے تو ہر مذہب میں ہو سکتے ہیں اور وہ ایسے لوگ ہوتے ہیں جو اپنے مذہب کی تعلیم پر عمل پیرا نہیں ہوتے۔ ان کے اعمال کا الزام مذہب پر لگانا سراسر غلط بات ہے۔

☆ایک مسلمان خاتون معصونے صاحبہ بھی اس پروگرام میں شامل تھیں۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں خلیفہ کی ہر بات سے اتفاق کرتی ہوں۔ تاہم اس کے ساتھ مجھے ایک بات پر تکلیف بھی ہے کہ آپ نے اپنا سارا خطاب اسلام کے دفاع میں صرف کیا ہے، کیوں آپ کو اسلام کا دفاع کرنا پڑا؟ جب یو. ایس. اے اور دیگر ممالک غلط کام کرتے ہیں تو ہم یہ نہیں کہتے کہ انہیں عیسائیت کا دفاع کرنا چاہئے۔ یہ تو بہت بڑی ناانصافی ہے۔ میڈیا نے اسلام کو بہت غلط طور پر پیش کیا ہے اس لئے دفاع کرنا پڑا۔ آپ نے جو کچھ کہا ہے بہت ہی متاثر کن تھا۔ آپ نے ہمیں متحد ہونے کی تلقین کی اور کہا کہ ہمیں دیانتدار ہونا چاہئے، کرپشن سے پاک ہونا چاہئے اور دوسروں کی مدد کرنی چاہئے۔ ان اصولوں سے کوئی بھی اختلاف نہیں کر سکتا۔ مجھے یہ بھی بہت اچھا لگا کہ آپ نے کس طرح اچھے معاشرے کی بعض خصوصیات پیش کی ہیں اور بتایا ہے کہ یہ حقیقی اسلامی معاشرہ ہے۔

☆ایک مہمان Andreas Herzog بھی اس پروگرام میں شامل تھے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفہ کا حرف حرف حکمت اور سچائی لئے ہوئے تھا۔ میں ان کی باتوں سے اتفاق کرتا ہوں۔ مجھے تمام تقریر اچھی لگی لیکن تقریر کا اختتام بہت ہی اچھا تھا۔ پہلے تو آپ نے اسلامی تعلیمات کا بڑے اچھے پیرایہ میں دفاع فرمایا ہے اور قرآن کریم سے دلائل پیش کئے ہیں لیکن آخر پر آپ نے ایک اور جہت پیش فرمائی ہے۔ آپ نے صرف اسلام کا دفاع ہی نہیں کیا بلکہ فرمایا کہ یہی بہترین تعلیم ہے۔ مجھے یہ انداز بہت اچھا لگا۔ آپ نے جو فرمایا ہے کہ ہم سب خدا کی مخلوق ہیں، یہ میرے لئے بہت جذباتی تھا۔ آپ بالکل ٹھیک کہتے ہیں کہ اگر ہم اس نکتہ کو سمجھ جائیں تو ایک دوسرے سے نفرت کرنے کی کوئی وجہ باقی نہیں رہتی۔ چنانچہ آپ کا یہ پوائنٹ انسانیت کو متحد کرنے کا ایک شاندار حل ہے۔ تقریر کا یہ حصہ بہت اہم تھا اور میں چاہتا ہوں کہ لوگ اس نکتہ پر غور کریں۔ ذاتی طور پر مجھے اسلام سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ میں جان چکا ہوں کہ یہ وہ مذہب ہے جو امن پھیلاتا ہے اور یہ تمام لوگوں کے حقوق کا تحفظ کرتا ہے، چاہے ان کے اعتقاد جو بھی ہوں۔ اس تقریر سے مجھے اندازہ ہوا ہے کہ مسلمانوں کے دل کتنے صاف ہیں۔ ہاں یہ بات ٹھیک ہے کہ ہم میں بعض قدریں مشترک نہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم دشمن ہیں۔

☆ایک مہمان Markelian Shparthi نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفہ کی بہت سی باتیں بہت اچھی اور بہت اہم ہیں۔ یہ وہ سوالات ہیں جو آجکل لوگوں کے ذہنوں میں ہیں، آپ نے ان کے بہت اچھے انداز میں جواب دیئے ہیں۔ اس وقت کہ جب معاشرہ باہم بٹ رہا ہے، ایسے وقت میں خلیفہ لوگوں کو باہم متحد کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ سب کچھ ٹھیک ہے، بلکہ معاشرے کے مسائل بیان کئے ہیں اور آپ نے کسی ایک فریق کو موردِ الزام نہیں ٹھہرایا بلکہ دونوں اطراف کو ان کی غلطیوں کی نشاندہی کی ہے۔ پھر آپ نے بڑے مفید حل بھی تجویز کئے ہیں۔ خاص کر امیگریشن کے مسائل کے حوالہ سے حل تجویز کئے ہیں۔ آپ کی تقریر اور آپ کی شخصیت ہم سب کیلئے مشعل راہ ہے۔ جس طرح آپ نے حکومت سے کہا ہے کہ وہ پناہ گزینوں کی مدد کریں وہاں یہ پناہ گزینوں کو بھی کہا ہے کہ وہ معاشرے میں اپنا حصہ ڈالیں، یہ بہت متاثر کن تھا۔ یہ ان لوگوں کی بے چینی ختم کرنے کیلئے بہت ضروری ہے جو کہتے ہیں کہ پناہ گزین ناحق فوائد حاصل کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہے کہ اسلام ہر ایک کو معاشرہ کا مفید حصہ بننے کی تلقین کرتا ہے۔ چنانچہ جس طریق پر بھی یہ مدد کی جائے، ضرور کرنی چاہئے اور اگر ہر ایک اس طرح کام کرے تو معاشرہ پُرامن ہو جائیگا۔ مجھے یہ بھی سیکھنے کو ملا ہے کہ اسلام عورتوں سے سلوک کے حوالہ سے کیا تعلیم دیتا ہے۔ بعض اوقات ہمیں لگتا ہے کہ مسلمان خواتین کمزور ہیں اور انہیں دبایا جاتا ہے۔ آپ نے یہ ثابت کیا ہے کہ خواتین کو اسلامی معاشرہ مکمل آزادی دیتا ہے اور ہرگز ان کی ہتک کی اجازت نہیں دیتا۔ یہ بھی بتایا کہ اگر کوئی مسلمان کسی عورت کو ہراساں کرتا ہے تو اس کا یہ عمل اسلام کے مخالف ہے اور اس کیلئے سزا تجویز کی گئی ہے۔ میں خلیفہ کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ اس ملک کو حقیقی اسلام کا پیغام پہنچایا ہے۔

☆پروگرام میں میئر Joachim Rodenkirch بھی شامل تھے۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں خلیفہ کی تقریر کے عنوان سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ اسلام کے خلاف بہت کچھ کہا اور لکھا جا رہا ہے اور لوگوں کے ذہنوں میں بہت سے خوف ہیں۔ آپ نے یہ ثابت کیا ہے کہ اسلام انتہا پسند مذہب نہیں ہے بلکہ برداشت کا مذہب ہے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں خوش ہوں کہ آپ نے امیگریشن کے حوالہ سے بھی بات کی ہے کیونکہ یہ ہمارے معاشرہ کا بہت اہم مسئلہ ہے۔ خلیفہ نے بہت متوازن رنگ میں بات کی ہے کہ دونوں فریقین کی بعض ذمہ داریاں ہیں جو انہیں ادا کرنی چاہئیں اور یہ کہ اس وقت تک امن قائم نہیں ہو سکتا جب تک دونوں اطراف اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی طرف توجہ نہ دیں۔ اگر میں آپ کی تقریر کا خلاصہ بیان کروں تو وہ یہ ہے کہ اسوقت تک ہم امن حاصل نہیں کر سکتے جب تک ہم متحد نہ ہوں۔ نسل پرستی اور تعصب کی کوئی جگہ نہیں ہے بلکہ ہمیں برداشت دکھانی ہے اور یہی اسلام ہے۔ مجھے یہ بھی خوشی ہے کہ پناہ گزینوں کی جانب سے عورتوں کو ہراساں کرنے کے حوالہ سے بھی آپ نے بات کی ہے کیونکہ اس پر بھی آجکل کافی بحث ہے۔ آپ نے یہ ثابت کیا ہے کہ عورتیں کوئی دوسرے درجہ کی مخلوق نہیں کہ جنہیں ہراساں کیا جائے بلکہ یہ برابر ہیں۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ جنسی طور پر ہراساں کرنا اسلام کے سراسر منافی ہے۔ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ حضور انور سے میں پہلی مرتبہ ملا ہوں اور میرے لئے یہ بہت سعادت کی بات ہے۔ آپ کی شخصیت اور آپ کا انداز ہی اتنا اچھا ہے کہ ہر کوئی خود بخود ہی آپ سے محبت کرنے لگتا ہے۔

......☆......☆......☆......

9/ستمبر 2018 (بروز اتوار)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر پچاس منٹ پر مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

عالمی بیعت

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔ آج جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ کا تیسرا اور آخری روز تھا۔ پروگرام کے مطابق 3 بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور بیعت کی تقریب ہوئی۔ یہ ایک عالمی بیعت تھی جو mta انٹرنیشنل کے ذریعہ دنیا بھر کے ممالک میں براہ راست لائیو نشر ہوئی اور دنیا کے تمام ممالک کی جماعتوں نے اس مواصلاتی رابطے کے ذریعہ اپنے پیارے آقا کی بیعت کی سعادت پائی۔

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر البانیا، افغانستان، بوزنیا، بلغاریہ، کروشیا، فرانس، جرمنی، ہنگری، کوسووو، کردش، لبنان، ناروے، پاکستان، ساؤٹومے، سیریا، ترکی اور عرب سے تعلق رکھنے والے 42/افراد نے بیعت کی سعادت پائی۔ ان میں سے 26 مرد حضرات اور 16 خواتین تھیں۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ کے اختتامی اجلاس کیلئے جونہی سٹیج پر تشریف لائے تو ساری جلسہ گاہ فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی اور احباب جماعت نے بڑے ولولہ اور جوش کے ساتھ نعرے بلند کئے۔

اختتامی اجلاس جلسہ سالانہ جرمنی

اختتامی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا

جو مکرم محمد الیاس منیر صاحب مبلغ سلسلہ جرمنی نے کی اور بعد ازاں اس کا اُردو ترجمہ پیش کیا۔ جبکہ اس کا جرمن زبان میں ترجمہ مکرم شعیب احمد عمر صاحب استاد جامعہ جرمنی نے پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزم مرتضیٰ منان صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام۔

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا
اَے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

خوش الحانی سے پیش کیا۔ بعد ازاں سینیگال سے آنے والے ایک مہمان الحاجی فالوسِلا صاحب جو سینیگال کے ایک بڑے شہر امبور کے میئر ہیں اور ’’فرقہ مرید‘‘ کے خلیفہ کے نمائندہ کے طور پر آئے تھے، نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف نے کہا مَیں پہلی دفعہ جماعت کے جلسہ میں شرکت کر رہا ہوں اور مَیں اپنے آپ کو آپ کے پاس آکر بہت خوش پاتا ہوں۔ ہماری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات ہوئی ہے۔ حضور انور نے ہمیں پیار، محبت، احترام اور بھائی چارہ اور اخوّت کا کہا ہے۔ ہم انشاء اللہ العزیز اس پیغام کو سنیگال میں پھیلائیں گے اور اس پر عمل بھی کریں گے۔ سنیگال میں جو ہمارے خلیفہ مرید ہیں ان کا بھی یہی پیغام ہے اور یہ ہمیں مل کر اکٹھے کام کرنے میں مدد کرے گا۔ مَیں خلیفۃ المسیح کو خلیفہ مرید کی طرف سے اور سنیگال کے لوگوں کی طرف سے سنیگال آنے کی دعوت دیتا ہوں۔ اس ایڈریس کے بعد موصوف نے حضور انور کی خدمت میں اپنے خلیفہ کی طرف سے ایک لباس اور لکڑی کی بنی ہوئی ایک کشتی بطور تحفہ پیش کی۔

تقسیم تعلیمی ایوارڈ

بعد ازاں حضور انور نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے اور اعلیٰ کارکردگی دکھانے والے طلباء کو سندات اور میڈل عطا فرمائے۔ حضور انور کے دست مبارک سے درج ذیل خوش نصیب طلباء نے تعلیمی ایوارڈ حاصل کئے۔

ڈاکٹر عبیدہ راشد رانا صاحب جرمنی
Habilitation in Internal Medicine
ڈاکٹر محمد سرفراز بلوچ صاحب جرمنی
consultant as neurosurgery
ڈاکٹر فرقان احمد راجپوت صاحب جرمنی
consultant as radiology
ڈاکٹر ملک وسیم احمد صاحب
consultant as internal medicine
ڈاکٹر عمیر باجوہ صاحب جرمنی
consultant as orthopedics
ڈاکٹر خرم شہزاد احمد صاحب جرمنی
consultant as general surgery
ڈاکٹر ابرار مرزا صاحب جرمنی
consultant as general medicine
ڈاکٹر شہزاد احمد کھوکھر صاحب جرمنی
PhD in biology
ڈاکٹر وجاہت احمد وڑائچ صاحب جرمنی
PhD in biology internal medicine
ڈاکٹر رووَن والٹر صاحب جرمنی
PhD in computer science
ڈاکٹر محمد ولید احمد سیٹھی صاحب جرمنی
PhD in medicine

ظفر اللہ ظہیر احمد صاحب جرمنی
state examination
in human medicine
ملک ولید احمد صاحب جرمنی
state examination
in human medicine
عاصم بلال عارف صاحب جرمنی
state examination
in human medicine
نادر احمد سندھو صاحب جرمنی
state examination
in human medicine
عفان احمد غفور صاحب جرمنی
state examination
in human medicine
باسل احمد مرزا صاحب جرمنی
2nd state examination
in teaching
مطہر احمد باجوہ صاحب جرمنی
1st state examination
in law sciences
دانیال پرویز صاحب جرمنی
1st state examination
in law sciences
عطاء الرحمان علی صاحب جرمنی
MSc technical biologie
نعمان محمود صاحب جرمنی
MA in international
Islamic science
راشد احمد باجوہ صاحب جرمنی
MA in international
Islamic science
کاشف احمد صاحب جرمنی
MSc in power electronic
عدیل بابر صاحب جرمنی
M Eng. in Civil engineering
عبد المقیت غفار صاحب جرمنی
MSc in business management
فراز احمد صاحب جرمنی
MSc in mechatronic
مصور احمد صاحب جرمنی
master of law
in international licensing law
عدیل رحمان بھٹی صاحب جرمنی
MSc in management
عدنان طاہر صاحب جرمنی
MA in international
Islamic science
مصور احمد باجوہ صاحب جرمنی
MSc in information management
عظمت احمد صاحب جرمنی
MSc in business infomatics
ساجد سیف اللہ صاحب جرمنی
MSc in economics and finance
بشارت احمد صاحب جرمنی
MSc in economics and finance

گوہر کریم زیروی صاحب جرمنی
MSc in business administration
ثمر اعظم صاحب جرمنی
MSc in business sciences
سرمد محمد صاحب جرمنی
MSc in economic sciences
خلیل احمد صاحب جرمنی
MSc in business administration
نجیب احمد صاحب جرمنی
MA in economic geography
بلال احمد صاحب جرمنی
BSc in physics
کامران احمد خان صاحب جرمنی
BSc in orient sciences
چوہدری سجیل احمد صاحب جرمنی
BSc in computer science
ذیشان احمد صاحب جرمنی
BSc in computer science
مصور احمد فاروقی صاحب جرمنی
BS in economic computer science
طلال محمد دائم صاحب جرمنی
Bachelor of engineering in
informations and electronics
سلیم مقبول صاحب جرمنی
BA in teaching
اسامہ کمال پاشا صاحب جرمنی
Bachelor of engineering in
technical logistic management
رانا ولید احمد جنجوعہ صاحب جرمنی
BSc in physics
نوید بھٹی صاحب جرمنی
BSc in economic
computer science
فیاض احمد صاحب جرمنی
A-Levels (Abitur)
غلام قادر احمد بندیشہ صاحب جرمنی
A-Levels (Abitur)
سید وجاہت احمد شاہ صاحب جرمنی
A-Levels (Abitur)
Danang Crysnanto صاحب انڈونیشیا
Master of science in quantitative
genetics and genome analysis
ڈاکٹر رفیع احمد صاحبزادہ صاحب غانا
MBA in project
planning and management
محمد شہزاد انور صاحب فن لینڈ
MSc in computer sciences
فرحان حیدر صاحب جرمنی
MSc in economics and business
انس احمد صاحب بیننِ
MA in english
یاسر محمود صاحب فن لینڈ
MSc in mathamatical logic
فہیم احمد مسعود صاحب فرانس
MSc in systems
network & cloud computing

ملک فیضان احمد صاحب آسٹریا
MSc in informations system
مونس احمد صاحب نائیجیریا
Bachelor of engineering in
mechatronics engineering
محمد اسد اللہ صاحب پاکستان
BSc in electrical engineering
بشارت احمد شاہد صاحب لٹویا
Uzbek & Kyrgyz language and
literature
رضا شریف الرحمان صاحب جرمنی
Doctor medic in medicine in
Romania
حسنین مظفر صاحب ہالینڈ
Bachelor of engineering in
information & communication
فراز جمیل صاحب پاکستان
BS information technology
رضوان اللہ صاحب فن لینڈ
BSc in industrial
& manufacturing engineering
فضا عامر صاحبہ نائیجر
Masters in business and
communication management
عامر ارشاد صاحب مربی سلسلہ نائیجر نے
ان کا ایوارڈ حاصل کیا

تقسیم ایوارڈ کی تقریب کے بعد 5 بجکر 5 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا اختتامی خطاب فرمایا۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ○ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ○ فرمایا: ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے مونہوں سے بجھادیں اور اللہ ہر دوسری بات ردّ کرتا ہے سوائے اس کے کہ اپنے نور کو مکمل کردے خواہ کافر کیسا ہی ناپسند کریں۔ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اسے سب دینوں پر غالب کردے خواہ مشرک کیسا ہی ناپسند کرے۔

فرمایا: یہ وہ آیات ہیں جو تمام ان لوگوں کے لئے واضح اور کھل کر اعلان کر رہی ہیں کہ اسلام ہی وہ دین ہے جس نے دنیا میں اپنی خوبصورت تعلیم کے ساتھ پھیلنا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا نور ہے اور اللہ تعالیٰ کے نور کو انسانی کوششیں بجھا نہیں سکتیں۔ قرآن کریم وہ کامل شریعت ہے جو دنیا کی ہدایت کا سامان کر سکتی ہے اور اس کے علاوہ کوئی دین اور کوئی شریعت نہیں جو دنیا کو ہدایت اور نجات کے سامان مہیا کر سکے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس
’’مشکل حالات سے نکلنے کا صرف یہی ذریعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں۔‘‘
(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 / مارچ 2017)
طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ ارم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس
’’زیادہ سے زیادہ واقفین نو کو جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے آنا چاہئے۔‘‘
(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 / مارچ 2017)
طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

خاتم النّبیین ہیں اور اب آپکے بعد کوئی شرعی نبی نہیں آسکتا۔ ہاں اللہ تعالیٰ کے اس اعلان کے مطابق کہ اب تمام دینوں پر غلبہ دین اسلام کو ہی ہوگا اور نئے زمانے میں بعد میں آنے والے زمانے میں اس ہدایت کی اشاعت کی تکمیل کیلئے وہ ہدایت جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مکمل ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کو آپ کی غلامی میں اللہ تعالیٰ ظلی اور غیر شرعی نبی کا درجہ دے کر مسیح موعود اور مہدی معہود کے نام سے بھیجے گا۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس وعدے اور اعلان کے پورا کرنے کیلئے اس نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح موعود اور مہدی معہود بنا کر بھیجا جنہوں نے اسلام کی خوبصورت تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کیا اور دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک اسلام کے پیغام کو پہنچایا۔ آپ کے زمانے میں بھی اسلام کا پیغام یورپ میں بھی آ گیا امریکہ تک چلا گیا اور وہ جماعت آپ نے قائم کی جو اس کام کو خلافت کے نظام کے تحت جاری رکھے ہوئے ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان آیات کے حوالے سے ایک جگہ اسلام کے مخالفین کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ لوگ اپنے منہ کی لاف وگزاف سے بکتے ہیں کہ اس دین کو کبھی کامیابی نہ ہوگی یہ دین ہمارے ہاتھ سے تباہ ہوجاوے گا فرمایا لیکن خدا کبھی اس دین کو ضائع نہیں کرے گا اور نہیں چھوڑے گا جب تک اس کو پورا نہ کرے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اب قرآن شریف موجود ہے۔ حافظ جو بیٹھے ہیں بہت سارے حفاظ ہیں دنیا میں دیکھ لیجئے کہ کفار نے کس دعوے کے ساتھ اپنی رائیں ظاہر کیں کہ یہ دین ضرور معدوم ہوجائے گا اور ہم اس کو کالعدم کردیں گے اور اس کے مقابل پر پیش گوئی کی گئی جو قرآن شریف میں موجود ہے کہ ہرگز تباہ نہیں ہوگا۔ فرمایا کہ یہ ایک بڑے درخت کی طرح ہوجائے گا اور پھیل جائے گا اور اس میں بادشاہ ہوں گے۔ پس یہ اس وقت جبکہ کمزوری کی حالت تھی۔ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ پورا ہوا اور اسلام پھیلا اور کوئی کوشش اسے ختم نہ کرسکی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مخالفین اسلام کو کہا کہ آج بھی تم اسے ختم نہیں کرسکتے یہ کھلا چیلنج ہے۔ آپؑ نے دنیا کو بتایا کہ اسلام کی احیائے نو کیلئے اللہ تعالیٰ نے مجھے اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں بھیجا ہے اور مَیں اللہ تعالیٰ کے اذن اور مدد سے تمام دنیا میں اسلام کی اعلیٰ تعلیم کو پھیلاؤں گا اور فرمایا کہ مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ پھر آپ علیہ السلام نے یہ بھی کہا کہ میرے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے جو جماعت قائم فرمائی ہے وہ اب اسلام کے جھنڈے کو لے کر دنیا کے کونے کونے میں جائے گی اور اس خوبصورت تعلیم کے ذریعہ سے دلوں کو جیتے گی نہ کہ کسی تلوار اور بندوق سے اور سعید فطرت لوگوں کو اللہ تعالیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپؑ نے تمام مسلمانوں کو بھی کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو سنو اور سمجھو اور آنے والے مسیح موعود اور مہدی معہود کے ساتھ جڑ کر اپنے ایمان اور ایقان میں ترقی کرو اور پھر دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کے تمام وعدے تمہارے ساتھ بھی کس طرح پورے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ایک نئی شان عطا فرمائے گا لیکن نام نہاد علماء کی باتوں میں آکر مسلمانوں کی اکثریت اس طرف توجہ نہیں دے رہی بلکہ علماء کی کوشش یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اس فرستادے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے کام میں روکیں ڈالیں اور اسے ختم کریں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سلسلہ ہر مخالفت کے بعد آگے سے آگے بڑھتا چلا جارہا ہے اور جیسا کہ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ سعید فطرت لوگوں کو احمدیت اور حقیقی اسلام کی آغوش میں لا رہا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ بھی الہاماً فرمایا تھا اس وقت میں نے براہین احمدیہ میں بھی لکھا جبکہ میرے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے مسیح موعود اور مہدی معہود کے مقام کے ساتھ کھڑا کرے گا۔ آپ فرماتے ہیں کہ دیکھو یہ کس قدر عظیم الشان پیشگوئی ہے جو ابتدا سے اکثر علما کہتے آئے ہیں کہ مسیح موعود کے حق میں ہے۔ یہ جو آیات تلاوت کی گئی ہیں یہ پیشگوئی مسیح موعود کے حق میں بھی ہے اور اس کے وقت پوری ہوگی۔ یعنی مسیح موعود کے آنے کے وقت ہی پوری ہوگی کہ تمام ادیان پر اسلام کو مسیح موعود کے ذریعہ سے غالب کرے۔ آپ نے فرمایا کہ سترہ برس سے یہ درج ہے اور مسیح موعود کے دعوے سے بہت پہلے سے یہ درج ہے تا خدا ان لوگوں کو شرمندہ کرے کہ جو اس عاجز کے دعوے کو انسان کا افترا خیال کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ براہین خود گواہی دیتی ہے کہ اس وقت اس عاجز کو اپنی نسبت مسیح موعود ہونے کا خیال بھی نہیں تھا اور پرانے عقیدے پر نظر تھی لیکن خدا کے الہام نے اسی وقت گواہی دی تھی کہ تو مسیح موعود ہے کیونکہ جو کچھ آثار نبویہ نے مسیح کے حق میں فرمایا تھا الہام الٰہی نے اس عاجز پر جما دیا تھا۔ آپ نے فرمایا پس اللہ تعالیٰ نے مجھے مسیح موعود بنا کر بھیجا ہے۔ اور اب یہ اللہ تعالیٰ کا نور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں مجھے عطا ہوا ہے نہ ان مولویوں کی پھونکوں سے نہ اسلام مخالف طاقتوں کی پھونکوں سے بجھایا جاسکتا ہے۔

آپ نے ایک جگہ فرمایا کہ منہ کی پھونکیں کیا ہوتی ہیں یہی کسی نے ٹھگ کہہ دیا کسی نے دوکاندار کافر بے دین کہہ دیا غرض یہ لوگ ایسی باتوں سے چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور کو بجھا دیں مگر وہ کامیاب نہیں ہوسکتے فرمایا نور اللہ کو بجھاتے بجھاتے خود ہی جل کر ذلیل ہوجاتے ہیں۔

پس تمام مخالفتوں کے باوجود جو اپنوں اور غیروں یعنی مسلمان علما اور ان کے زیر اثر مسلمان حکومتوں اور لوگوں کی طرف سے ہوئیں اور ہو رہی ہیں اور اس طرح غیر مذاہب کی طرف سے بھی یا غیر طاقتوں کی طرف سے بھی۔ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اپنے نور کو دنیا میں پھیلاتا چلا جا رہا ہے۔ لاکھوں لوگ ہر سال ان تمام مخالفتوں کے باوجود اور علما کے مکروں اور حیلوں کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہو رہے ہیں اور ان کی شمولیت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کیلئے اللہ تعالیٰ کی رہنمائی اور ایمان پر مضبوطی سے قائم رہنے کیلئے ایسے ایسے واقعات ہیں کہ ہر سننے والے کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین بڑھتا چلا جاتا ہے۔ صرف اس سال کے بعض واقعات میں آپ کے سامنے اس وقت پیش کرتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

غانا سے ہمارے ایک مبلغ لکھتے ہیں بلال صاحب کہ اپرایسٹ ریجن کے ایک گاؤں زوگا میں ہمارے تین لوکل معلمین تبلیغ کے لیے گئے اور جس گھر میں ان کی رہائش کا بندوبست ہوا وہاں ایک غیر مسلم عمر رسیدہ عورت آوینی اڈورز یلے رہتی ہیں وہ ان معلمین کے آنے پر بہت خوش ہوئی۔ اس عورت نے بتایا کہ میں نے سات سال پہلے ایک خواب دیکھا تھا کہ تین آدمی جو دینی علم سکھانے کے لیے آئے ہیں میرے گھر آئے ہیں اور میں انہیں پانی پلاتی ہوں اور یہ معلم پھر گاؤں کے بچوں کو اکٹھا کرتے ہیں اور ان کو مذہبی تعلیم دیتے ہیں اور ان کو نماز پڑھاتے ہیں۔ چنانچہ یہ تمام واقعات یہ کہتی ہیں عین اسی طرح پیش آئے جس طرح میں نے دیکھا تھا سات سال پہلے۔ ان معلمین نے اسی طرح گاؤں کے بچوں کو اکٹھا کیا ان کو اسلامی تعلیمات دیں، نمازوں کی امامت کروائی۔ یہ سب کچھ دیکھ کر اس گاؤں سے اس عورت اور اس کے خاندان سمیت 92/افراد نے احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل کی تھی اور یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک جماعت کا قیام عمل میں آگیا تھوڑے عرصہ میں۔ اب کیا یہ کسی انسان کا کام ہے کہ سات سال پہلے افریقہ کے ایک دور دراز علاقے میں رہنے والی ایک عورت کو جو مسلمان بھی نہیں ہے، اللہ تعالیٰ خواب دکھاتا ہے اور پھر سات سال کے بعد وہ خواب اسی طرح پوری ہوجاتی ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ اس گاؤں کے 92 افراد کے دل میں ڈالتا ہے کہ تمہارے پر جو اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا ہے اسے قبول کرو اور وہ قبول کرلیتے ہیں۔

پھر بینن کے ریجن لوکاسا کے معلم دیسی صاحب کہتے ہیں کہ ہم ایک گاؤں میں تبلیغ کے لیے گئے تو وہاں بعض مسلمانوں نے ہمیں گالیاں دینی شروع کردیں اور نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق بھی غلط الفاظ استعمال کرتے رہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگ یہی کہتے ہیں نہ گالیاں دیتے ہیں دوکاندار ہے بے دین ہے کافر ہے۔ بہر حال یہ لوگ اسی طرح گالیاں دیتے ہیں چنانچہ ہم وہاں سے واپس آگئے اور گاؤں سے نکل کر راستے میں نماز ادا کی اور دعا کی کہ اے اللہ آج ہم تیرے مسیح کا پیغام پہنچانے کے لیے نکلے ہیں ہمیں ناکام مت لوٹانا۔ چنانچہ جونہی ہم نے نماز ختم کی کہتے ہیں ہم نے دیکھا ایک شخص ہمارے انتظار میں کھڑا تھا ہم نے اپنا تعارف کرایا تو کہنے لگا کہ ساتھ ہی میرا گاؤں ہے کیا آپ میرے گاؤں چل سکتے ہیں۔ ہم اس شخص کے گاؤں پہنچے تو اس نے گاؤں کے کافی افراد کو جمع کرلیا جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام پہنچایا گیا اس تبلیغ کے نتیجہ میں اس دن یہ کہتے ہیں معلم صاحب کہ 65/افراد بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے اور یوں اس گاؤں میں پودا لگ گیا۔ اب جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ گالیاں ہی دیتے ہیں لیکن کیا ان گالیوں سے اللہ تعالیٰ کا نور ختم ہو سکتا ہے۔ کبھی نہیں۔ ایک جگہ سے گالیاں پڑیں تو دوسری جگہ جانا۔ ان لوگوں کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ وہاں ایک شخص خود آجاتا ہے یا اللہ تعالیٰ اسے بھیجتا ہے کہ تم لوگوں کی فطرت سعید ہے جاؤ میرے مسیح کے پیغام پہنچانے والے آئے ہوئے ہیں انہیں اپنے گاؤں میں لاؤ اور اس پیغام کو قبول کرو اور سنو اور قبول کرو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر ایک مثال ہے اللہ تعالیٰ کس طرح تبلیغ کرنے والوں کی مایوسی کے بعد تھوڑے ہی عرصہ میں ان کی دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے پھل عطا فرماتا ہے چنانچہ ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے برکینا فاسو کے ریجن بوبو کے معلم سیندے صاحب لکھتے ہیں کہ ہم نے ایک گاؤں میں کافی تبلیغ کی مگر کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ جاتے ہوئے میں نے چند لوگوں کو کہا کہ آپ جب شہر آئیں تو میرے گھر ضرور آنا، چنانچہ کچھ دنوں کے بعد ان میں سے ایک آدمی الحسن ہمارے گھر آئے تو میں نے اسے ایم.ٹی.اے لگا دیا اور تھوڑی ہی دیر بعد جب ایم.ٹی.اے پر میرا خطبہ یا کوئی پروگرام آرہا تھا مجھے اس میں دیکھا تو کہنے لگا اس شخص کو تو میں نے پہلے خواب میں دیکھا ہے چنانچہ وہ اسی وقت بغیر کسی دلیل کے احمدیت میں داخل ہوگیا اور واپس اپنے گاؤں جا کر گاؤں والوں کو بتایا اور گاؤں کے کافی لوگوں نے اس بات پر احمدیت قبول کی اور خدا کے فضل سے وہاں ایک مضبوط جماعت قائم ہوچکی ہے۔

پھر مبلغ سلسلہ لائبیریا آصف صاحب کہتے ہیں کہ کیت ماؤنٹ کاؤنٹی کے ایک گاؤں نامبو میں احمدیت کے نفوذ کی کئی بار کوشش کی گئی لیکن وہاں کے مولویوں کی مخالفت کی وجہ سے یہ کوششیں کامیاب نہیں ہوسکیں، ہر دفعہ جب جاتے تھے مولوی جیسی ان کی عادت تھی آجاتے تھے ٹولہ بن کے گالیاں دیتے ہوئے۔ کچھ عرصہ قبل کہتے ہیں اس گاؤں کے ایک فرد محمد الفرید ثانی سے ملاقات ہوئی یہ گورنمنٹ ٹیچر ہیں اور دمشق سے تعلیم حاصل کر کے آئے ہیں اور گاؤں میں اپنی فیملی کے ساتھ رہتے ہیں۔ ان کو جماعت احمدیہ کے بارے میں تفصیلاً آگاہی دی گئی بتایا گیا اور نظام جماعت اور عقائد کے بارے میں سمجھایا گیا۔ موصوف نے جماعتی پروگرامز اجتماعات اور جلسہ سالانہ میں شرکت کی اللہ تعالیٰ نے ان کے دل کو احمدیت کی طرف مائل کیا انہوں نے اپنے گاؤں میں خود ہی احمدیت کا پیغام پہنچایا اور تبلیغ شروع کردی۔ خدا تعالیٰ نے ان کی کوششوں میں برکت ڈالی اور جس کے نتیجہ میں وہاں 50/افراد نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائی اور یہاں بھی نئی جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ عام طور پر عرب ملکوں سے پڑھ کر آتے ہیں لوگ انہیں اپنی عربی دانی اور علم پر بڑا زعم ہوتا ہے کہ دین کا علم ہم سیکھ کے آئے ہیں اور بہت کم ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے سعید فطرت بنایا ہے اور جو بات سنتے بھی ہیں لیکن ان کی بھی کوئی ادا اللہ تعالیٰ کو پسند آئی ہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی رہنمائی فرمائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے لوگو اپنے گھروں میں بھی نماز پڑھا کرو کیونکہ آدمی کی سب سے افضل نماز وہ ہے جو وہ گھر میں پڑھتا ہے سوائے فرض نماز کے۔ (بخاری باب صلوۃ اللیل)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

باجماعت نماز اکیلی نماز پر ستائیس درجے فضیلت رکھتی ہے۔

(بخاری کتاب الاذان)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

صرف افریقہ کے رہنے والوں کی رہنمائی ہی نہیں ہو رہی بلکہ یورپ میں رہنے والوں کی بھی خدا تعالیٰ رہنمائی فرماتا ہے۔ چنانچہ بوسنیا کے مبلغ ایک دوست الویدن صاحب کی بیعت کا واقعہ لکھتے ہیں کہ الویدن صاحب جماعت کے ساتھ رابطہ سے قبل مغربی طرز پر آزادانہ زندگی گزار رہے تھے لیکن انہیں بعض خوابوں کی بناء پر خدا تعالیٰ کی طرف سے ایسے اشارے ملے کہ انہوں نے آہستہ آہستہ ان بدیوں سے خود کو دُور رکھنے کیلئے کوشش شروع کردی۔ اس عرصہ میں یہ بعض خطرناک جسمانی بیماریوں میں بھی مبتلا ہو گئے اور حلقہ احباب میں تمسخر کا شکار بن گئے غرضیکہ ان پر ایسا وقت بھی آیا کہ قریب تھا کہ ذہنی مریض بن جاتے، بہر حال انہوں نے پابندی کے ساتھ نماز کی ادائیگی شروع کردی، پہلے سے مسلمان تھے ہی اور دعاؤں میں لگ گئے۔ ایک روز سجدے کے دوران انہیں یہ آواز سنائی دی جیسے کوئی فرشتہ شیطان سے کہہ رہا ہے کہ بس کر اب اسے چھوڑ دے۔ اس پر شیطان کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ ابھی ایک اور آزمائش باقی ہے۔ کہتے ہیں کہ اس قسم کا روحانی تجربہ ان کیلئے بہت حیرت کا باعث ہوا۔ اس کے بعد ان پر ایک آزمائش آئی لیکن ساتھ ہی انہیں یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ ان کی ہدایت کے سامان پیدا کردے گا کیونکہ خواب میں دیکھا تھا کہ ایک آزمائش ہے انہوں نے سمجھا کہ بس یہ آخری آزمائش ہے، چنانچہ اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد ہی انہیں جماعت کے بارے میں پیغام ملا انہیں اپنا روحانی تجربہ یاد آ گیا اور چند تبلیغی نشستوں کے بعد موصوف نے بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کرلی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ غیر احمدی علما کی احمدیوں کو ان کے ایمان سے ہٹانے کی کوشش کتنی ہوتی ہے اور اس کے بعد کس طرح وہ ثابت قدم رہتے ہیں۔ بینن کا ایک گاؤں اگیلو ہے وہاں کے ایک احمدی ہیں لادیلے حسن صاحب۔ کہتے ہیں کہ میں اپنی فیملی کے پچیس افراد کے ساتھ احمدیت میں داخل ہوا۔ احمدی ہونے کے بعد غیر احمدی مولویوں کا ایک وفد جو کہ سعودی عرب سے تعلیم حاصل کر کے آیا تھا ہمارے پاس آیا اور کہا کہ احمدی کافر ہیں اور وہ آپ کو گمراہ کر رہے ہیں۔ ہم اصل اسلام سعودی عرب سے سیکھ کر آئے ہیں اس لیے آپ احمدیوں کی باتوں میں نہ آئیں چنانچہ کہتے ہیں میں نے ان سے اصل اسلام کے بارے میں چند سوالات کیے کہ ایک مسلمان کس طرح نماز پڑھتا ہے اور احمدیوں اور غیر احمدیوں کے قرآن میں کیا فرق ہے وغیرہ۔ اس پر میں نے مولویوں سے کہا کہ احمدیت کا اسلام بھی یہی ہے لیکن ایک بات سمجھ میں آرہی ہے کہ جب احمدیوں نے تبلیغ کی تھی تو کسی فرقے یا مذہب کو برا نہیں کہا تھا مگر آپ لوگوں کا انداز ہی بتا رہا ہے کہ آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔ اس لیے آپ یہاں سے چلے جائیں۔ اب بعض لوگ یہ بھی احمدیوں پر الزام لگاتے ہیں کہ جی آپ بھی تو ہمارے مولویوں کو برا کہتے ہیں اس لیے ہم کہہ دیتے ہیں حالانکہ کبھی ہم نے اس طرح نہیں کہا ہاں جو لوگ گالیاں دیتے ہیں ان کو یہی کہا جاتا ہے کہ اگر تم ہمیں کافر کہتے ہو تو یہی کفر تمہارے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کے مطابق لوٹ کر پڑتا ہے۔ اس کے بعد کہتے ہیں تقریباً تین سال تک مولوی وفود کی صورت میں آکر ہمیں گمراہ کرنے کی کوشش کرتے رہے مگر اللہ تعالیٰ نے ہمارے ایمانوں کو ضائع نہیں کیا اور ہم نے اپنے گھر کے ایک چھوٹے کمرے کو نماز اور جمعہ کے لیے مخصوص کرلیا اور اس کے بعد مزید لوگوں کو بھی احمدیت میں شامل ہونے کی توفیق ملی اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد کی تعمیر کی توفیق بھی ان کو مل گئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اب تاتارستان جو روس کا ایک علاقہ ایک سٹیٹ ہے، اس کے شہر قازان سے 380 کلومیٹر دور ایک قصبہ ہے ایک احمدی خاندان کے ذریعہ ایک دوست وہاں ایرک صاحب کو جماعت کا پیغام ملا تو انہوں نے جماعت کے متعلق مطالعہ کرنا شروع کردیا۔ پھر انہوں نے جماعتی وفد کو اپنے گھر آنے کی دعوت دی جب ہمارا وفد کہتے ہیں کہ وہاں پہنچا تو انہیں تفصیل کے ساتھ جماعت کا تعارف کروایا گیا اور انہیں شرائط بیعت کے متعلق بھی بتایا گیا اس پر وہ کہنے لگے کہ میں تو ہر روز دس شرائط بیعت کا مطالعہ کرتا ہوں میں نے شرائط بیعت لکڑی کی چھوٹی تختی پر کندہ کر کے ان کا ایک فریم تیار کر کے گھر کے دروازے پر لٹکایا ہوا ہے۔ ابھی احمدی نہیں ہوئے اور شرائط بیعت کو اپنے گھر کے دروازے پر لٹکایا ہوا ہے اور روزانہ صبح اُٹھ کر ان دس شرائط بیعت کو پڑھتا ہوں اور اپنے آپ سے پوچھتا ہوں کہ کون کون سی شرط پر عمل نہیں کر رہا۔ ابھی بیعت کرنے سے پہلے یہ حال ہے اس کے بعد موصوف باقاعدہ بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئے اور انہوں نے میرے نام اپنا ایک خط بھی لکھا کہ مجھے نام نہاد مسلمانوں میں رہ کر علما کی پھیلائی ہوئی اسلامی تعلیم کی سمجھ نہیں آتی تھی اور نہ ہی عبادت کی حقیقت اور مقصد سمجھ آتا تھا۔ یہی وقت تھا جب یہ باتیں مجھے گمراہی کے گڑھے میں غرق کرسکتی تھیں مگر الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے گمراہ ہونے سے بچالیا اور حق کی طرف میری رہنمائی فرمائی۔ جماعتی لٹریچر میں اسلام کی حقیقی تعلیم بہت ہی اچھے اور آسان انداز میں بیان تھی اور جماعت کا نعرہ محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں مجھے بہت پسند آیا۔ پھر بہت سے واقعات ایسے ہوتے ہیں جہاں یہ بہت ساری چیزیں تبلیغ کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔

پھر امیر صاحب فرانس لکھتے ہیں کہ پمفلٹ کی تقسیم کے دوران ایک مسلمان دوست نے جب ہمارا پمفلٹ پڑھا تو کہنے لگے کہ میں بہت دیر سے آپ کا انتظار کر رہا تھا۔ اسلام کے اس پیغام کی آج سخت ضرورت ہے۔ میں کچھ سالوں سے فرانس میں ہوں اور میری فیملی جو کہ آئیوری کوسٹ میں مقیم ہے باقاعدگی سے آپ کے سینٹر میں جاتی ہے اور ہمیں آپ کی جماعت میں بہت دلچسپی ہے۔ پھر یہ دوست یوٹیوب پر جماعت کے فرنچ پروگرام دیکھنے لگے اور جماعت کے بارہ میں دو سال تک معلومات حاصل کرنے کے بعد آخرکار بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گئے تو یہ آئیوری کوسٹ میں رہتے ہیں جماعت وہاں بھی بڑی فعال ہے۔ بیعتیں بھی ہوتی ہیں ہر سال لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی ہدایت کا سامان کیا تو یہاں فرانس آ کر ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر غیر مسلموں پر بھی اسلام کی تعلیم کا اثر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا نور ان کے دلوں کو بھی روشن کرتا ہے۔ چنانچہ ایک شخص کی بیعت کا ذکر کرتے ہوئے بینن الاڈا ریجن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ الاڈا شہر کے شمال میں زے کا علاقہ ہے جہاں ایک دوست عیسیٰ صاحب کو جماعتی پمفلٹس دیئے گئے۔ بعد میں انہوں نے ریڈیو بھی سننا شروع کر دیا۔ انہوں نے بتایا کہ آپ لوگوں کے پمفلٹس پڑھ کر مجھے تسلی ہوئی ہے اور میں پیدائشی طور پر کیتھولک ہوں لیکن میں جب بھی چرچ جاتا تھا تو پادری بائبل کی آیات کی جو تفسیر کرتے تھے ان سے دل کو تسلی نہیں ہوتی تھی۔ مگر جب سے جماعت احمدیہ کی تبلیغ ریڈیو پر سننی شروع کی ہے تو آپ لوگ بالکل بائبل کی آیات کی جو تفسیر کرتے ہیں وہ حقائق اور عقل کی رو سے بالکل صحیح لگتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کرلی۔

پھر اللہ تعالیٰ احمدیت قبول کرنے کے بعد ایمان کو کس طرح طاقت بخشتا ہے اور فراست عطا فرماتا ہے اور دلائل بھی سکھا دیتا ہے اس کی ایک مثال دیکھیں۔ تنزانیہ موزے ریجن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ شیانگا ریجن میں جماعت کا قیام 2015 میں ہوا تھا وہاں کافی لوگوں کو اسلام احمدیت میں شمولیت کی توفیق ملی۔ اس جماعت سے تعلق رکھنے والے ایک نومبائع جمعہ ماسانجا صاحب یہ چھوٹی موٹی چیزیں فروخت کر کے گزر بسر کرتے ہیں۔ یہ نومبائع بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں ٹنڈے یا ٹنڈ جو کہ زیادہ تر عمانی عربوں کا علاقہ ہے وہاں گیا اور باتوں باتوں میں ان کو بتایا کہ میں احمدی ہو گیا ہوں اور اب ہماری مسجد بھی ہے جہاں ہم نماز ادا کرتے ہیں۔ یہ سنتے ہی وہ عرب آگ بگولا ہو گئے اور مجھے برا بھلا کہنا شروع کر دیا کہ تم مسلمان نہیں ہوئے بلکہ مسلمان نہیں تھے مسلمان ہو گئے تو کہتے ہیں نہیں کلمہ پڑھا ہے مسلمان نہیں ہوئے بلکہ گمراہ ہو گئے ہو تم تو قادیانیوں کے پیچھے چل کے۔ پہلے تم لامذہب تھے یا غیر مسلم تھے تو زیادہ اچھے تھے تو وہ کہنے لگے کہ وہ جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں وہ تو مسلمان ہی نہیں ہیں بلکہ کافر ہیں۔ کہنے لگے کہ اگر تم نے اپنے آپ کو احمدیوں سے الگ نہ کیا تو ہمارے پاس پھر اپنی چیزیں بیچنے کے لیے مت لانا۔ بڑا ابتلا تھا معاشی لحاظ سے غریب لوگ ہیں۔ یہ دوست بیان کرتے ہیں کہ میرے پاس اتنا علم تو نہیں تھا کہ میں ان کو علمی دلائل سے قائل کرسکوں لیکن میں نے ان سے پوچھا کہ آپ لوگ کتنے عرصہ سے یہاں آباد ہیں؟ وہ عمانی عرب کہنے لگا کہ ہم گزشتہ 80 سال سے یہاں آباد ہیں۔ اس پر میں نے کہا کہ ان 80 سالوں میں تم لوگوں نے اس دین کو جس کو تم سچا کہتے ہو اسلام کو ایک ایسے گاؤں تک نہیں پہنچا سکے جو تم سے صرف 15 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے اور اب اگر کسی نے ہم تک وہ اسلام کا پیغام پہنچایا ہے تو آپ لوگ ہمیں یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ کافر ہیں اور تم کافر ہو گئے ہو۔ تو عربوں نے جواب دیا کہ ہمارا یہ خیال تھا کہ تم لوگ ابھی اس قابل نہیں ہو کہ اسلام قبول کرسکو۔ یہ عربوں کے ان لوگوں کے تکبر کی حالت ہے جو اپنے آپ کو بڑا عالم سمجھتے ہیں۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی اصول پر چلنے والے ہوتے نعوذ باللہ تو یہ عرب کے جو بدو ہیں وہ تو کبھی بھی مسلمان نہ ہوتے وہ تو اس قابل ہی نہیں تھے کہ ان کو مسلمان کیا جاتا۔ آپ ہی تھے جنہوں نے ان جنگل میں رہنے والوں کو جانوروں کی طرح رہنے والوں کو انسان بنایا پھر تعلیم یافتہ انسان بنایا پھر باخدا انسان بنایا اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ تم ابھی اس قابل نہیں ہو جو اس موجودہ دور میں رہ رہے ہو کہ تم تک بھی اسلام کی تبلیغ کی جائے اور اس کے بعد یہ اسلام کے ٹھیکے دار ہیں۔ ان کو اس نے کہا کہ اس لیے پہلے تم اس قابل ہو جاؤ تو ہم نے کہا ہم تبلیغ کریں گے۔ اس پر میں نے اس سے کہا کہ تم لوگوں نے 80 سال اس بات کا اندازہ کرنے میں لگا دیئے کہ یہ لوگ اسلام سیکھ سکتے ہیں یا نہیں جبکہ جماعت احمدیہ نے ہمیں اس قابل سمجھا کہ ہم دین سیکھ سکتے ہیں اور وہ ہمیں مسلمان بنا کر دین سکھا رہے ہیں اور انہوں نے ہمیں لادینیت سے نجات دلائی ہے۔ ہم تو پیگن تھے لادین تھے۔ اب اگر تم چاہتے ہو کہ میں اور میرے ساتھی جماعت احمدیہ کو چھوڑ دیں تو ہمیں بھی 80 سال کا عرصہ دو تا ہم تم لوگوں کے بارے میں اندازہ لگا سکیں کہ تم اصل مسلمان ہو بھی کہ نہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اپنی تائیدات کے لاکھوں نمونے ہمیں ہر سال دکھاتا ہے پھر بھی یہ مخالفین کہتے ہیں کہ تم لوگ بیوقوف ہو اس شخص کو چھوڑ دو جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ بیوقوف تو یہ نام نہاد مولوی اور وہ لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کے خوف کی بجائے ان مولویوں سے جنہوں نے دین کو بگاڑ دیا ہے خوف کھاتے ہیں لیکن ہم نے اپنا کام نہیں چھوڑنا دنیا کو صحیح راستے دکھانے کے لیے ہر احمدی نے اپنا کردار ادا کرنا ہے اور کرتے چلے جانا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس کے لیے کوشش بھی کریں اور دعا بھی کریں اور سب سے بڑھ کر اپنے عملی نمونوں سے اسلام کی خوبیاں دنیا پر ظاہر کریں جس طرح بہت سے نئے آنے والے یہ کوشش کر رہے ہیں جس کی چند مثالیں میں نے دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جلسہ کی برکات کو جاری رکھنے کی ہمیشہ توفیق عطا فرماتا رہے اور خیریت سے آپ لوگ اپنے گھروں کو جائیں اور آئندہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ میں شامل ہوں۔ اب گھروں میں بھی آپ کے امن و سکون ہو۔ آپ کے بچوں کی طرف سے بھی آنکھیں ٹھنڈی رہیں۔ ہر تکلیف اور پریشانی سے اللہ تعالیٰ آپ کو بچائے۔ آمین۔ اب دعا کرلیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب حسب طریق علیحدہ شائع ہوگا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب 6 بجکر 10 منٹ تک جاری رہا بعد ازاں حضور انور نے دعا کروائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کی حاضری کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا: امسال جلسہ سالانہ کی مجموعی حاضری 39710 ہے جس میں سے مستورات کی حاضری 19568 ہے اور مرد حضرات کی حاضری 19013 ہے۔ اس کے علاوہ جو

کلامُ الامام

”اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کیلئے
سب سے اوّل تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ۔“

(ملفوظات جلد4، صفحہ 615)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

کلامُ الامام

”یہ زندگی جس پر فخر کیا جاتا ہے ہیچ ہے اور
ہمیشہ کی خوشی کی وہی زندگی ہے جو مرنے کے بعد عطا ہوگی۔“

(ملفوظات جلد4، صفحہ 616)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

تبلیغی مہمان شامل ہوئے ان کی تعداد 1129 ہے۔ بچوں کے اسکول کھل جانے کی وجہ سے حاضری گزشتہ سال کی نسبت کچھ کم رہی ہے۔ اس جلسہ میں 99 ممالک کی نمائندگی ہوئی ہے اور 3833 مہمان مختلف ممالک سے جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئے ہیں۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق مختلف گروپس نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کیے۔ سب سے پہلے جرمن زبان میں ایک گروپ نے دعائیہ نظم پیش کی اور بعد ازاں افریقن احباب پر مشتمل گروپ نے اپنے مخصوص روایتی انداز میں اپنا پروگرام پیش کیا اور کلمہ طیبہ کا ورد کیا۔ اس کے بعد عرب احباب پر مشتمل گروپ نے قصیدہ پیش کیا۔ بعد ازاں جامعہ احمدیہ جرمنی کے طلبا نے اردو زبان میں ترانہ پیش کیا۔ اس کے بعد سپینش زبان میں ترنم کے ساتھ ایک دعائیہ نظم پیش کی گئی۔ بعد ازاں ملک میسیڈونیا سے آئے ہوئے نومبائعین نے میسیڈونین زبان میں خوش الحانی کے ساتھ نظم پیش کی۔ آخر پر خدام نے اردو زبان میں خلافت کے ساتھ عہد وفا باندھنے کے مضمون پر مشتمل دعائیہ نظم پیش کی۔

جب یہ ترانے اور نظمیں پیش کی جارہی تھیں اس وقت بڑا روح پرور ماحول تھا۔ جونہی یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا احباب جماعت نے بڑے ولولہ اور جوش کے ساتھ نعرے بلند کیے اور سارا ماحول نعروں کی صدا سے گونج اُٹھا۔ ہر چھوٹا بڑا، جوان بوڑھا اپنے پیارے آقا سے اپنی محبت، عقیدت اور فدائیت کا اظہار بڑے جوش سے کر رہا تھا۔ یہ جلسہ کے اختتام کے الوداعی لمحات تھے اور دل عشق و محبت اور فدائیت کے جذبات سے بھرے ہوئے تھے۔ اس ماحول میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے اپنے عشاق کو السلام علیکم اور خدا حافظ کہا اور نعروں کے جلو میں جلسہ گاہ سے باہر تشریف لائے اور کچھ دیر کیلئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نومبائعات کی حضور انور سے ملاقات

پروگرام کے مطابق 7 بجکر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والی نومبائعات نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان نومبائعات کی تعداد 24 تھی اور 6 بچے بھی ان کے ساتھ شامل تھے۔ ان خواتین کا تعلق جرمن، ترک، کُرد، کوسووو، فرانس شام اور بنگلہ دیش سے تھا۔ ان میں سے 6 خواتین ایسی تھیں جنہوں نے آج ہی بیعت کی توفیق پائی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استفسار پر سیکرٹری تربیت برائے نومبائعات نے بتایا کہ جلسہ کے دوران ہماری 6 بیعتیں ہوئی ہیں۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر کہ یہ کون کون ہیں ان سبھی نے اپنے ہاتھ کھڑے کیے۔

حضور انور کے استفسار پر سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ یہ زیر تبلیغ تھیں اور ہمارے رابطے میں تھیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اب انہوں نے محسوس کرلیا ہے کہ وہ احمدی ہوسکتی ہیں۔

ایک نومبائعہ خاتون نے سوال کیا کہ تعلق باللہ کا بہترین طریقہ کیا ہے۔ نیز اسلامی نام رکھنے کی درخواست کی۔ حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کریں کیونکہ تمام طاقتوں کا سرچشمہ خدا تعالیٰ کی ذات ہی ہے۔ تب ہی اللہ تعالیٰ سے آپ کا تعلق مضبوط ہوگا۔ حضور انور نے ان کا نام نائلہ تجویز فرمایا۔

ایک اور نومبائع خاتون مینڈی نے دعا کی درخواست کی کہ ہم اچھے احمدی بنیں۔ نیز اپنا اسلامی نام تجویز کرنے کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا، اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے۔ آپ خود بھی اپنے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سیدھے راستے پر چلائے۔ اھدنا الصراط المستقیم کی دعا ہمیشہ کیا کریں کہ اے اللہ ہمیں سیدھے راستہ پر چلا۔ نام کے متعلق حضور انور نے دریافت فرمایا کہ مینڈی کا کیا مطلب ہے اور کس نے رکھا تھا؟ اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ مطلب کا علم نہیں۔ باقی بھائی نے یہ نام رکھا تھا۔

حضور انور نے استفسار فرمایا کہ آپ نام کیوں تبدیل کروانا چاہتی ہیں۔ آغاز اسلام سے قبل ہی ابوبکر، عمر، عثمان اور علی نام پہلے سے تھے۔ آپ نام تبدیل کرنا چاہتی ہیں۔ یہ غیر اسلامی تو نہیں ہے۔ خدیجہ، اسماء اور عائشہ بھی تو ہے۔ یا آپ خلافت کی برکت کی وجہ سے چاہتی ہیں؟ اس پر موصوفہ نے عرض کیا ایسا ہی ہے۔ اس پر حضور انور نے ازراہ شفقت ان کا نام ناصرہ تجویز فرمایا۔ نیز فرمایا ناصرہ کا مطلب ہے مددگار۔ اس لیے آپ خلافت کی مددگار بنیں۔

ایک اور نومبائع خاتون نے بتایا کہ اس کا نام مارٹینا ہے وہ حضور انور کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہے کہ اس نے حضور انور کو خط لکھا تھا اور حضور انور نے اس کا جواب تحریر فرمایا ہے۔ موصوفہ نے بھی اپنا اسلامی نام تجویز کرنے کی درخواست کی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان کا نام ماریہ تجویز فرمایا۔

ایک نومبائع خاتون انجا صاحبہ نے عرض کیا کہ میں نے حضور انور کو خط لکھا تھا جس کا حضور انور نے ازراہ شفقت جواب تحریر فرمایا تھا جس وجہ سے وہ آج ادھر بیٹھی ہوئی ہے۔ موصوفہ یہ کہتے ہوئے شدت جذبات کی وجہ سے آبدیدہ ہوگئیں۔

ایک نومبائع بہن کی دو ماہ بعد شادی تھی۔ موصوفہ نے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ جس پر حضور انور نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ حضور انور کے استفسار پر موصوفہ نے بتایا کہ وہ کردستان کے اس حصہ سے ہے جو عراق میں شامل ہے۔

ایک نومبائع خاتون نے عرض کیا کہ ان کی نظر کی کمزوری کا مسئلہ ہے انہیں ریٹینا کی پرابلم ہے۔ وہ دین کی خدمت کرنا چاہتی ہیں ان کا بھائی جیل میں ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے۔

ایک نومبائع خاتون نے اپنا خواب بیان کیا جو اس نے ایک سال قبل دیکھا تھا کہ دنیا کے حالات جنگ والے ہیں ایک طرف اندھیرا اور ایک طرف روشنی ہے۔ جب وہ اندھیرے میں چلتی ہیں تو دور سے انہیں روشنی کی کرن نظر آتی ہے۔ اس روشنی سے ایک طرف انہیں ایک آواز سنائی دیتی ہے کہ ایک احمدی خاتون نورسحر ان کو بلا رہی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا، نورسحر مطلب ہے صبح کی روشنی۔

ایک خاتون میلانی صاحبہ نے عرض کیا کہ میں نے اس سال اپریل میں بیعت کی تھی۔ میں بھی اسلامی نام کی درخواست کرتی ہوں۔ حضور انور نے ان کا نام مریم تجویز فرمایا۔

ترکی سے آنے والی ایک خاتون نے عرض کیا کہ مجھے پردہ کرنے میں مشکلات ہیں کیونکہ میری فیملی اس کو پسند نہیں کرتی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا، کیا آپ کا خاندان مسلمان نہیں ہے۔ اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ وہ بہت ماڈرن ہیں اور میرے فیصلہ سے خوش نہیں ہیں۔ موصوفہ نے عرض کیا کہ وہ بہت غمزدہ ہیں۔ نیز اپنا اسلامی نام رکھنے کی درخواست کی۔ حضور انور نے استفسار فرمایا کہ آپ کا نام کیا ہے؟ اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ قیرہ نام ہے۔ اور اس کا مطلب ہے مضبوط عورت۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ تو پہلے ہی مضبوط ہیں۔ آپ کیوں نام تبدیل کرنا چاہتی ہیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت حِنا نام تجویز فرمایا۔

ایک نومبائع بہن نے السلام علیکم کا تحفہ پیش کرتے ہوئے اپنے بھائی کے لیے دعا کی درخواست کی کہ وہ بھی اسلام قبول کرے۔ ان کی فیملی ان سے بہت خوش ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا آپ ان سے بہتر ہیں۔ اسلامی نام رکھنے کی درخواست پر حضور انور نے ازراہ شفقت نادیہ نام تجویز فرمایا۔

ایک نومبائع بہن نے حضور انور کی خدمت میں السلام علیکم عرض کیا اور کہا کہ میرا تعلق تُرکی سے ہے اور میں نے بہت مشکلات برداشت کی ہیں۔ میری خواہش ہے کہ حضور نو احمدی لڑکیوں کے لیے کوئی پیغام دیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا، دعائیں کریں، اللہ کی عبادت کریں، اس کے احکامات پر عمل کریں۔ بندوں کے حقوق ادا کریں اور دوسروں کی عزت کریں یہی ایک راستہ ہے۔

اس نومبائع خاتون نے مزید عرض کیا کہ وہ ابھی کام کے دوران باہر جاتے ہوئے بھی کوٹ اور سکارف نہیں لیتی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا، آہستہ آہستہ شروع کریں۔ پہلے چھوٹا سا سکارف لیں۔

آخر پر ایک نومبائع بہن نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ وہ ایک سال کے عرصہ سے احمدی ہیں اور دو تین ماہ بعد کونسل میں ان کا نکاح ہے۔ موصوفہ نے اپنے لیے اور والد صاحب کے لیے دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

حضور انور نے ازراہ شفقت چھوٹے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ نومبائعات کی حضور انور سے ملاقات کا یہ پروگرام 7 بجکر 40 منٹ تک جاری رہا۔

نومبائع مرد حضرات کی حضور انور سے ملاقات

بعد ازاں 7 بجکر 45 منٹ پر نومبائع مرد حضرات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات پایا۔ ان نومبائعین کی تعداد 25 کے قریب تھی۔ جن میں جرمنی، عرب اور ترکی سے تعلق رکھنے والے نومبائع شامل تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری سب نومبائع سے تعارف حاصل کیا۔ ان میں سے بعضوں نے کہا کہ انہوں نے آج بیعت کی ہے۔ ایک پاکستانی نوجوان نے عرض کیا کہ وہ جرمنی میں کافی عرصہ سے مقیم ہے۔ انہوں نے بھی بیعت کی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا، پاکستان میں آپ کو مار پڑے گی۔ اس پر موصوف نے کہا کہ وہ تیار ہیں۔ پاکستان میں ہماری آدھی فیملی احمدی ہے۔ سیریا سے تعلق رکھنے والے ایک دوست نے عرض کیا کہ چھ سال قبل بیعت کی تھی اور اب پہلی بار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کر رہا ہوں۔

ایک نومبائع دوست نے عرض کیا کہ حضور انور اپنا دن کس طرح گزارتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا، اسی طرح جیسا کہ آپ نے آج دیکھا ہے۔ سب کچھ آپ کے سامنے ہے۔ میرا سارا ہفتہ ایسا ہی گزرتا ہے۔ کوئی ویک اینڈ نہیں ہے، کوئی رخصت نہیں ہے۔ اسی طرح روز مصروفیت ہوتی ہے۔

ایک جرمن نومبائع نے کہا کہ اس نے احمدیت قبول کرنے سے قبل باقاعدہ ریسرچ کی احمدیت کا مطالعہ کیا۔ ویب سائٹ پر جا کر ریسرچ کی اور آخر اس نتیجہ پر پہنچا کہ جماعت احمدیہ ایک سچی جماعت ہے اور صحیح راستہ پر ہے۔ پھر اس کے بعد مَیں نے جون میں بیعت کر لی۔

صومالیہ ملک سے تعلق رکھنے والے ایک نومبائع نے بتایا کہ انہوں نے گزشتہ سال بیعت کی تھی۔ موصوف نے دعا کی درخواست کی اس پر حضور انور نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

ایک بچے نے عرض کیا کہ تیرہ سال کا بچہ ہوں اور جرمنی میں رہتا ہوں اور میں احمدی ہوں۔

ایک صاحب جنہوں نے ابھی بیعت نہیں کی تھی کہنے لگے کہ میں یکم اپریل سے احمدیہ کمیونٹی کا دوست ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا یہ کافی ہے۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ میں نے کل بیعت کی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا، تو آج آپ کی بیعت کنفرم ہوگئی ہے۔

سری لنکا سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے عرض کیا کہ میں نے جولائی میں بیعت کی تھی اور آج بیعت کی تقریب میں شامل ہو کر دستی بیعت کی ہے۔

ایک نومبائع نے عرض کیا کہ میرے والد نے 2007 میں بیعت کی تھی اور میں نے سال 2017 میں کی ہے۔ اب میری عمر 17 سال ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا، جب آپ کے والد صاحب نے بیعت کی تھی تو اس وقت آپ کی عمر 6 سال تھی۔

ایک نومبائع نے عرض کیا کہ میرا کیس پاس ہو چکا ہے۔ دعا کریں کہ میرے والدین سیریا سے یہاں آجائیں۔ میری ایک بہن کی عمر 16 سال سے زیادہ ہے اس کو ویزا ملنا مشکل ہے۔ پیچھے اس کا وہاں رہنے کا مسئلہ ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا آجائیں اور اپنی بہن کے لیے اپیل کر کے دیکھیں۔

نومبائعین کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے یہ ملاقات آٹھ بجے ختم ہوئی۔ آخر پر تمام نومبائعین نے باری باری حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

کارلسروئے سے فرنکفرٹ روانگی

بعد ازاں پروگرام کے مطابق یہاں کارلسروہے

کلامُ الامام

”زندہ نبی وہی ہوسکتا ہے جس کے برکات اور فیوض ہمیشہ کیلئے جاری ہوں۔“

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 629)

طالبِ دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب آف سکندرآباد

کلامُ الامام

”تم اس بات کو کبھی مت بھولو کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے بغیر جی ہی نہیں سکتے۔“

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 616)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

سے فرنکفرٹ کیلئے روانگی ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی اور قافلہ سوا آٹھ بجے یہاں سے بیت السبوح فرنکفرٹ کیلئے روانہ ہوا۔ جب حضور انور کی گاڑی جلسہ گاہ کے احاطہ سے باہر نکل رہی تھی تو راستہ کے دونوں طرف کھڑے ہزار ہا لوگ مرد و خواتین اور بچوں اور بچیوں نے اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو الوداع کہا۔ احباب جماعت مسلسل نعرے بلند کر رہے تھے۔ بچیاں گروپس کی صورت میں الوداعی نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ قریباً دو گھنٹے کے سفر کے بعد دس بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ساڑھے دس بجے تشریف لا کر نماز مغرب و عشا جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

بیعت کرنے والے احباب کے تاثرات

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے 42/ افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ ان بیعت کرنے والوں کا تعلق 17 مختلف اقوام سے تھا۔ بیعت کی سعادت پانے والے احباب کی خوشی ناقابل بیان تھی۔ بعض احباب نے بیعت کے بعد اپنے تاثرات اور جذبات کا اظہار کیا جو درج ذیل ہے۔

☆ ملک لتھوانیا سے ایک نوجوان طالب علم یعقوبس چیپائٹیس نے کہا کہ جلسہ سالانہ میں شرکت کر کے مجھے لگ رہا ہے کہ میں اس جماعت کا حصہ ہوں۔ مجھے اب زندگی کا مقصد سمجھ آیا ہے۔ مجھے حضور سے مل کر بہت خوشی ہوئی میں حضور کی شخصیت سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ حضور نہایت ہی شفیق اور محبت کرنے والے ہیں۔ حضور سے بات کر کے مجھے محسوس ہوا کہ دل کی گہرائیوں سے وہ مجھ سے بات کرتے ہیں۔ اسلام کی حقیقت کو میں نے پالیا ہے اور میں آج بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں۔ میں اکثر اوقات شکوک میں مبتلا رہتا تھا لیکن اب اپنے ایمان میں مضبوطی پیدا کر کے باقی زندگی گزارنے کی کوشش کروں گا۔

☆ ایک سیرین نوجوان علی جاسم بیان کرتے ہیں: الحمدللہ! ایک سچی جماعت اور سچے لوگوں کا جلسہ، جو ایک دوسرے سے محبت کرنے والے اور مہمانوں سے بھی محبت کرنے والے اور ایک روحانیت سے بھرپور اجتماع میں نے دیکھا۔ جب میں یہاں آیا تو لوگوں کی اتنی بڑی تعداد دیکھ کر مجھے سرپرائز لگا اور جب میں نے جماعت احمدیہ کے خلیفہ کو دیکھا تو میں نے اپنے اندر ایک عجیب و غریب تبدیلی محسوس کی جس نے میرے دل کو محبت سے بھر دیا اور میں نے خلیفہ کا چہرہ پرنور دیکھا۔ میں حق کی تلاش میں تھا جو الحمدللہ مجھے یہاں مل گیا اور میں نے سچائی اور نور کے راستے کو پالیا اور میں نے پورے انشراح صدر سے بیعت کرنے کا فیصلہ کرلیا۔

☆ ملک البانیا سے آنے والے ایک دوست مونگلن برک صاحب کہتے ہیں: میں احمدیت کا شدید مخالف تھا۔ میرا بھائی اور میرا دوست احمدیت میں داخل ہو چکے تھے۔ میں ہر ممکن کوشش کرتا تھا کہ میرے بھائی کو احمدیت سے نفرت ہو جائے۔ بالآخر ہمارے درمیان یہ طے ہوا کہ دونوں دعا کرتے ہیں جو سچا ہوگا وہ جیت جائے گا۔ مسلسل دعا کے بعد میرا دل چاہنے لگا کہ پہلے اپنی آنکھوں سے جا کر جلسہ سالانہ اور خلیفہ وقت کو دیکھوں تا کہ جو بھی فیصلہ کروں وہ نامکمل علم کی بنیاد پر نہ ہو۔ چنانچہ گزشتہ سال میں جلسہ میں شامل ہوا تو دل میں کچھ اطمینان ہوا مگر بے چینی تھی۔ چنانچہ فیصلہ کن وقت آگیا اور مجھے حضور کا چہرہ دکھائی دیا تو ساری دشمنی، بغض، نفرت اور سارے شکوک دل سے نکل گئے۔ حضور کا مبارک چہرہ میرے دل پر نقش ہو گیا۔ اب میرے پاس انکار کی کوئی گنجائش نہ تھی۔ چنانچہ جلسہ سے واپس آکر میں نے بیعت فارم پُر کر دیا۔ اب اس دفعہ میں آیا ہوں اور حضور کے ہاتھ پر بیعت کی توفیق پائی۔ اس دوران مجھے ایک اور مشکل درپیش تھی کہ میری منگیتر احمدی نہیں ہونا چاہتی تھی۔ چنانچہ کوشش کر کے اسے اپنے ساتھ لے کر آیا ہوں میری منگیتر نے حضور انور کا جب لجنہ میں خطاب سنا تو اُسی وقت احمدی ہونے کا فیصلہ کرلیا۔ میری منگیتر نے کہا جس جماعت کے پاس اس قدر شفیق، ہمدرد اور محبت کرنے والا خلیفہ ہو اُسے اس ایک وجود سے ہی ساری برکتیں مل گئیں، جو باقی مسلمانوں کے پاس نہیں ہیں۔ اب ہم جلد ہی بطور احمدی شادی کریں گے۔

☆ ایک سیرین دوست فؤاد نزال صاحب بیان کرتے ہیں: جلسہ پر آنے سے پہلے ایک احمدی دوست کے ذریعہ مجھے جماعت کا تعارف ہو چکا تھا۔ جماعتی عقائد کو سمجھنے کیلئے میں نے چند کتب کا مطالعہ بھی کیا تھا اور اب جب میں اپنے احمدی دوست کے ساتھ جلسہ سالانہ پر شرکت کیلئے آیا تو میں نے بالکل مختلف اور نہایت دلکش ماحول پایا۔ مختلف قوموں اور مختلف زبانوں کے باوجود لوگ آپس میں محبت، اخوت اور ایک دوسرے سے احترام سے پیش آرہے تھے گویا کہ وہ ایک ہی قوم ہیں۔ یہ اسلام کی حقیقی تعلیم کی اشاعت کا عملی نمونہ ہے۔ اس طرح کے اخلاق میں نے کبھی بھی کسی اجتماع پر نہیں دیکھے۔ میرے دل پر اسکا بہت گہرا اثر ہوا۔ میں پہلے بھی خلیفہ وقت کے خطبات اور خطابات MTA پر دیکھا کرتا تھا لیکن جب مجھے بالمشافہ حضور کا دیدار نصیب ہوا تو میرے دل میں آپ کیلئے محبت، پہلے سے بھی بہت زیادہ بڑھ گئی۔ حضور کی قوت قدسیہ کی تاثیر اور چہرے کی نورانیت عیاں تھی۔ میں ہفتہ کی ساری رات یہ دعا کرتا رہا کہ اے اللہ! اگر یہ جماعت سچی ہے تو مجھے اس جلسے میں بیعت کرنے کی توفیق عطا فرما۔ پس اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول کرتے ہوئے مجھے اطمینان قلب عطا فرمایا اور میں بیعت کر کے اس جماعت کا حصہ بن گیا ہوں جو کہ واقعی سچی اور اسلام کی حقیقی تصویر پیش کرتی ہے اور مجھے جماعت احمدیہ میں شامل ہونے پر کسی قسم کا رنج وملال نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے حق پر قائم رہنے کی توفیق دے اور ثابت قدمی عطا فرمائے۔

جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے چند مہمانوں کے تاثرات

جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے والے غیر از جماعت دوست اور بعض نومبائعین حضور انور کے خطابات اور جلسہ کے انتظامات اور ماحول سے غیر معمولی متاثر ہوئے اور اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا۔ ان میں سے چند مہمانوں کے تاثرات ذیل میں درج ہیں۔

☆ دو جرمن خواتین نے جنہوں نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا۔ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں خوف تھا کہ پہلی دفعہ مسلمانوں کے اجتماع میں شامل ہورہی ہیں۔ ہمیں خواتین کے جلسہ گاہ میں جانے کا بھی اتفاق ہوا۔ خلیفۃ المسیح کی تقریر کا کچھ حصہ سننے کا اتفاق بھی ہوا ہم قدرے دیر سے پہنچے تھے۔ ہمیں خواتین کا علیحدہ پردہ میں رہ کر اپنی کارروائی کرنا بہت پسند آیا ہے۔ بہت سارے لوگ شائد اِسے منفی نظر سے دیکھیں گے مگر ہمیں بہت آزادی اور عزّت کا احساس ہوا ہے جو کہ مردوں کے ساتھ بیٹھنے سے نہیں ہوتا۔ میں اسلام کو صرف ایک تشدد والا مذہب سمجھتی تھی مگر یہاں آکر دیکھا کہ یہ سب باتیں غلط ہیں۔ خلیفۃ المسیح کی تقریر میں کسی قسم کے تشدد یا انتقام کا پیغام نہیں تھا بلکہ خواتین کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف بڑے دھیمے لہجے میں توجہ دلا رہے تھے۔ مجھے اب افسوس بھی ہے کہ میں اسلام کو ایک جبر والا مذہب سمجھتی تھی۔ ہم دونوں اگلے سال پھر آئیں گی۔ خلیفہ کا خطاب بھی سنیں گی۔ ہمیں اس بات کی بہت خوشی ہے کہ ہمیں بطور عیسائی جو عزت اور احترام دیا گیا وہ عام مسلمانوں سے گفتگو کرتے ہوئے کبھی نہیں ملا۔ احمدیت ہی اسلام کی اصل شکل معلوم ہوتی ہے۔

لتھوانیا سے آنیوالے مہمان Mr. Jaronimas Laucius اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: میں ایک رائٹر ہوں اور میں یہاں اسلام کے بارے میں اپنے علم میں اضافہ کی غرض سے آیا ہوں۔ خدا کی واحدانیت کا درس جس انداز میں خلیفۃ المسیح نے دیا وہ بہت متاثر کن ہے۔ ان کے اس نکتہ نے کہ صرف عبادت نہ کی جائے بلکہ خدا کو خوش کرنا مقصود ہونا چاہئے، میرا دل جیت لیا۔ میں واپس جا کر جماعت کے بارہ میں اخباروں میں کالم بھی لکھوں گا اور اپنے میگزین کا ایک پورا شمارہ صرف جماعت کے بارہ میں شائع کروں گا۔ مجھے اس بات کا اندازہ ہے کہ ایسا کرنے سے مجھے مخالفت کا سامنا بھی ہو سکتا ہے لیکن میں حق کا ساتھ دینا چاہتا ہوں۔ میرا دل یہاں آکر نہایت خوش اور مطمئن ہوا ہے میں خلیفۃ المسیح کیلئے اور جماعت کیلئے بہت نیک تمناؤں کا اظہار کرتا ہوں۔

☆ Mr. Tomas Cepaitis نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں اس جلسہ کے ذریعے پہلی مرتبہ حقیقی اسلام سے واقف ہوا۔ گو میں ہمیشہ سے ہی اسلام کے پیشواؤں کا احترام کرتا آیا ہوں اور مسلمانوں کے ساتھ یورپ میں رکھے جانے والے رویہ کو دیکھ کر پریشان رہتا تھا اس جلسہ کے ذریعے میں ایک نئی دنیا سے متعارف ہوا ہوں جس میں دنیا کے موجودہ مسائل کا حل موجود ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ مجھے ابھی اسلام سے بہت کچھ سیکھنا ہے۔ میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے حقیقی اسلام سے متعارف کروایا۔ خلیفہ صاحب سے ملاقات میں انکی سادگی اور حسن کلام سے بہت لطف اندوز ہوا۔

☆ ایک مہمان Mr. Arturas Mirkevic بیان کرتے ہیں: اس جلسے نے اسلام کو جاننے کیلئے بہترین مواقع فراہم کیے ہیں۔ اسلام کے بارے میں مطالعہ کیلئے بہت کتابیں بھی میسر ہیں۔ میں کچھ کتابیں اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہوں جن کو پڑھ کر میں اسلام کے بارہ میں اپنے علم کو مزید بڑھانے کی کوشش کروں گا۔

☆ Mrs. Indre Jasaite صاحبہ بیان کرتی ہیں: اس جلسہ میں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے ملاقات کی اور مجھے احساس ہوا کہ مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے کے باوجود ہم سب محبت اور انسانیت کے جذبے سے جڑے ہیں یہ اس جلسہ کا سب سے بڑا تحفہ ہے جو میں اپنے ساتھ لیکر جارہی ہوں۔

☆ ایک مہمان Mr. Dominykas Raudonius اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں: یہ جلسہ اسلام کی امن پسندی اور محبت کی عکاسی کرتا ہے میرے خیال میں ایسے جلسے اور زیادہ ہونے چاہئے۔

☆ ایک اور مہمان Mr. Rimvydas Markevicius بیان کرتے ہیں: خلیفۃ المسیح کا دعا کرنے اور نماز پڑھانے کا انداز بہت متاثر کن ہے۔ اُن کی آواز میں نرمی ہے اور اُن کی آواز میں خدا کیلئے انتہائی محبت موجود ہے جو سننے والے کو دلی سکون بخشتی ہے۔ میں غیر مسلم ہوں اور مسجد میں جانے سے بہت گھبراتا تھا لیکن یہاں آکر معلوم ہوا کہ ہر کوئی بلاتفریق مذاہب آپ کے ساتھ نماز ادا کر سکتا ہے۔ اب میں لندن جا رہا ہوں اور وہاں بھی احمدیوں کے ساتھ نماز ادا کرنے آپ کی مسجد جایا کروں گا۔

☆ ایک مہمان خاتون Mrs. Monika Gaidamavicute اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بیان کرتی ہیں: جب ایک پاکستانی دوست نے جلسے کی دعوت دی تو پہلے تو میں بہت ڈر رہی تھی کیونکہ بہت سے لوگ مسلمانوں کو دہشت گرد سمجھتے ہیں لیکن میرے دل میں یہ خیال تھا کہ یہ جلسہ میرے لئے خاص ثابت ہوگا۔ اب میں یہاں موجود ہوں میرے ہر طرف مسلمان ہیں جو مجھے محبت، عزت اور احترام سے مل رہے ہیں۔ احمدی مسلمانوں کا دوسروں کیلئے احترام خاص طور پر عورتوں کا احترام انتہائی متاثر کن ہے۔

☆ ایک دوست Mr. Aleksandras Sarapinas صاحب بیان کرتے ہیں: مجھے اس جلسہ میں بہت مزا آیا۔ آپ کے خلیفہ صاحب کی تقاریر کا ہر لفظ واضح، عام فہم اور دل پر اثر کرنے والا ہے۔ وہ مسلمانوں اور تمام دنیا کو محبت کا درس دیتے ہیں۔ میں ان کی صحت وسلامتی کیلئے بہت دعا گو ہوں، خدا انہیں اپنے کام اسی طرح کرتے رہنے کی توفیق دیتا رہے۔ آمین۔ میری بیٹی اور اس کا شوہر احمدی ہیں میری خواہش ہے کہ خلیفۃ المسیح ان کیلئے بہت دعا فرمائیں۔

☆ ایک مہمان خاتون Mrs. Danguole Sarapiniene بیان کرتی ہیں: احمدی مسلمان دوسروں کی عزت اور محبت کرنے والے لوگ ہیں۔ احمدی اپنے مہمانوں کی خاص خدمت کرتے ہیں اور بچوں کو بڑوں کا ادب کرنا سکھاتے ہیں اور آپ بہت ایماندار لوگ ہیں۔ خلیفۃ المسیح اور دوسرے مقررین کی تقاریر سے اسلام

کلامُ الامام

”دُعا اپنی زبان میں بھی کر سکتے ہو بلکہ چاہئے کہ مسنون ادعیہ کے بعد اپنی زبان میں آدمی دعا کرے۔“

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 4)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز، بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

کلامُ الامام

”اگر اللہ کے ساتھ صدق و وفا میں ترقی کرے تو نُورٌ عَلٰی نُور۔“

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 48)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شعبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں کشمیر)

کے بارے میں بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔

☆ایک مہمان نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اس جلسہ میں شمولیت سے اسلام کے بارے میں سب خوف اور غلط فہمیاں دُور ہو گئیں دراصل آپ وہ لوگ ہیں جو امن لانے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

☆ایک مہمان نے کہا کہ میں بہت متاثر ہوں کہ کیسے اتنی بڑی تعداد میں لوگ گرم جوشی اور خوش خلقی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ یہ جلسہ نظم وضبط اور خدمت خلق کی ایک عظیم مثال ہے۔

☆ایک مہمان نے کہا میں بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اس جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی، یہ جلسہ اسلام کے خلاف پھیلائی جانے والی تمام غلط فہمیوں کو دُور کرنے کا ذریعہ ہے۔

☆ایک مہمان خاتون Mrs. Ieva Kerzaite صاحبہ کہتی ہیں: جلسہ کے دوران ایسا محسوس ہوا جیسے میں جماعت کا ہی حصہ ہوں۔ یہ جلسہ ہمیں برابری، محبت اور دوسروں کی خدمت کرنے کا سبق دیتا ہے جس کا عملی مظاہرہ اسی جلسہ میں دیکھا جا سکتا ہے۔

☆ایک مہمان خاتون Mrs. Ruta Lovickaite بیان کرتی ہیں: اپنے حجم اور اہمیت کے لحاظ سے یہ جلسہ میری زندگی کا سب سے بڑا پروگرام ہے۔ میں حیران ہوں کہ کس طرح رضا کار مسکراتے چہروں کے ساتھ سیکورٹی، دوسری ذمہ داریوں اور مدد کیلئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔

☆Jamir Bckrak Nomnoum صاحب جو کہ Telekom میں کام کرتے ہیں اور سیریا سے انکا تعلق ہے۔ جرمنی میں آئے تین سال ہوئے ہیں۔ کہتے ہیں: جلسہ کی تقریر سن کر میں بہت متاثر ہوا ہوں اور نظام بھی بہت اچھا تھا اور بھائی چارہ بہت پسند آیا۔

☆ایک میاں بیوی بلغاریہ سے آئے تھے Mrs. Irina Naydenov اور Mr. Borislav Naydenov اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں: انتظامات کو بہت پسند کیا۔ صفائی تھی، پانی اچھا تھا اور اس بات سے بہت خوش ہوئے کہ نئے تعلقات بنانے کا موقعہ ملا۔ تقاریر کو بھی پسند کیا کیونکہ دلائل بہت مضبوط تھے۔ حضور تمام مذاہب سے انصاف کرتے ہیں اور جو وہ کہتے ہیں وہ سچ ہے۔

☆مکرم Yousuf Salib صاحب جو کہ لتھوانیا سے تشریف لائے تھے بیان کرتے ہیں: میں نے امسال جلسہ سالانہ میں پہلی مرتبہ شرکت کی ہے اور مجھے احمدیوں میں بھائی چارہ دیکھ کر بہت اچھا لگا۔ احمدی احباب بہت خوش اخلاق ہیں اور مجھے یہاں آکر بہت اچھا محسوس ہوا۔

☆جرمنی سے ایک مہمان مکرم Arber Brahimi صاحب کہتے ہیں: میں دنگ رہ گیا۔ کھانے کا انتظام بہت اچھا تھا۔ اچھی نصیحتیں ملیں کہ ہمیں مہاجرین کے ساتھ کیسا رویہ اختیار کرنا چاہئے۔ سب لوگ بہت مہمان نواز ہیں اور اچھے ہیں۔ بہت اچھے طریقے سے مجھے ڈیل کیا گیا ہے۔ ہمیں اسلام کے بارہ میں بہت اچھی اور پُرامن معلومات ملیں جو کہ ان سے بہت مختلف تھیں جو کہ ہمیں پیش کی جاتی ہیں۔

☆کوسووو سے ایک مہمان مکرم Shamolli Bajram صاحب کہتے ہیں: مجھے سب کچھ بہت اچھا لگا۔ سب ٹھیک تھا اور جو کہا سب سچ تھا انتظامات زبردست تھے۔

☆مکرم ڈاکٹر ڈیٹلیف روزمن جرمنی سے بیان کرتے ہیں: ان کو جماعت کا تعارف ایک احمدی فیملی سے ہوا۔ پہلے تو وہ اسلام سے خائف تھے، مگر جب ان کے اس احمدی فیملی سے روابط مضبوط ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ ان میں اعلیٰ قسم کے اخلاق ہیں، ہنس مکھ مزاج ہیں، خوش خلقی ان میں پائی جاتی ہے تو اس نے پوچھا کہ آپ ہیں کون؟ اس فیملی نے جواب دیا کہ ہم احمدی ہیں۔ اس پر سوال کیا کہ احمدیت کیا چیز ہے۔ اس طرح سے اس کے رابطے مزید احمدی احباب سے ہونے لگے اور اس کو معلوم ہوا کہ دوسرے مسلمان تو امن اور سلامتی کا نعرہ لگاتے رہتے ہیں مگر جماعت احمدیہ ہی ہے جو اس پیغام کو عملی جامہ پہناتی ہے۔ موصوف پھر اپنے بچوں کے ساتھ جلسہ سالانہ پر آئے۔ حضور اقدس کے پُرنور چہرہ مبارک سے بہت متاثر ہوئے کہ اس میں ان کو وہ سکون، قرار اور دل جمعی دکھائی دی اور اسی طرح حضورِ اقدس کا ٹھہر ٹھہر کر بات کرنا ان کو بہت پسند آیا۔ جلسہ کا انتظام بہت اچھا تھا اور یہاں کا ماحول بھی بہت دوستانہ تھا۔

☆ڈاکٹر ڈیٹلیف گیورینگ جرمنی سے بیان کرتے ہیں: یہ اپنے شہر کی پروٹسٹنٹ چرچ کے منتظم اعلیٰ ہیں۔ ان کو جلسہ کا ماحول بہت پُرسکون معلوم ہوا۔ جماعت احمدیہ دوسرے مسلمانوں سے بہت مختلف ہے۔ جیسا کہ امن کی تعلیم ہے۔ حضور اقدس کے لجنہ کے خطاب سے بہت متاثر ہوئے جس میں حضور اقدس نے عورتوں کی مختلف قربانیوں کا ذکر فرمایا۔ مگر وہ کہتے ہیں کہ گو کہ ہمیں جرمنی میں اب اتنے زیادہ مسائل کا سامنا نہیں کرنا پڑ رہا۔ جلسہ کا انتظام بہت اچھا تھا۔ اسلام کے متعلق جو نمائش لگائی گئی تھی وہ بہت تاریخی تھی۔ اسی طرح ان کو یہ بات بھی محسوس ہوئی کہ جماعت اب میڈیا میں بھی بہت نمایاں ہے۔

☆مکرم Mammadou ba Cisse مالی کے شہری ہیں، جرمنی میں رہتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی بڑی خواہش ہے کہ ایسے جلسوں میں وہ بار بار شرکت کریں۔ لوگ بہت خوش مزاج اور خوش طبع تھے۔ جلسہ کا انتظام من کل الوجوہ بہت اچھا تھا۔ جو خلیفہ وقت فرماتے ہیں ان باتوں سے بالکل مختلف ہے جو میڈیا بتاتا ہے۔ دوران نماز حضور اقدس کی آواز نے میرے دل کو چھو لیا اور اتنے زیادہ لوگوں کا نماز پڑھتے وقت ایک ایسا پُرامن ماحول قائم کرنا عدیم المثال ہے۔

☆مکرمہ Mrs. Trautzburg بیان کرتی ہیں: جلسہ سالانہ کے دن مجھے مکرمہ احمد صاحبہ نے مدعو کیا۔ میں بڑی خوشی سے شامل ہوئی اور اپنے دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ اتنی کشادہ دلی اور خندہ پیشانی سے میرا استقبال کیا گیا۔ موصوفہ نے مجھے بہت تفصیل کے ساتھ جملہ مسائل سمجھائے اور ان کی کوشش رہی کہ میں کسی طرح سے بھی اکیلا پن محسوس نہ کروں۔ میں بہت متاثر ہوئی ہوں اور خواہش کرتی ہوں کہ کاش آپ کے خلیفہ کی ہدایت پر عمل کیا جائے۔ غرض یہ ایک بہت دلچسپ اور پُرمعارف جلسہ رہا۔

☆مکرم Gehrt Hartjen صاحب جو کہ Religions for Peace کے صدر ہیں بیان کرتے ہیں کہ جلسہ سالانہ ایک نہایت مؤثر اور دلچسپ event تھا۔ اس میں بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملتا ہے اور میں یہاں کے نظم وضبط پر بہت حیران ہوں۔

☆مکرم Karl Heinz Bongarz صاحب بیان کرتے ہیں کہ میرے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ آپ کی جماعت اتنی بڑی ہوگی۔ اس چیز نے مجھ پر بہت اثر کیا۔ مجھے جلسہ میں شمولیت بہت اچھی لگی۔ آپ کی جماعت انتہائی منظم ہے۔

☆ایک پادری Dariuz صاحب بیان کرتے ہیں کہ آپ کے خلیفہ کی تقریر بہت مؤثر تھی۔ مجھے جلسہ میں شامل ہوکر بہت اچھا لگا۔ میں اور میری اہلیہ آپ کے مشکور ہیں کہ آپ نے ہمیں جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی۔ مجھے یہ بات بہت اچھی لگی کہ آپ کے خلیفہ عصر حاضر کے موضوعات پر گفتگو فرماتے ہیں اور آپ نے عصر حاضر کے مسائل کے حل بیان فرمائے ہیں۔

☆مکرم Khasib صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے جلسہ سالانہ جرمنی کارلسروئے میں شمولیت اختیار کی اور جلسہ سالانہ مجھ پر مثبت رنگ میں اثر انداز ہوا۔ آغاز سے اختتام تک بہت اچھے انتظامات تھے۔ اس سے قبل مجھے اس قسم کے پروگرام میں شمولیت کا موقع نہیں ملا۔ جلسہ سالانہ کا دوستانہ ماحول مجھے سب سے اچھا لگا۔ اس ماحول نے مجھ پر اتنا اثر کیا کہ میں نے فوراً اپنے حلقہ احباب میں اس کو بیان کیا۔ انتہائی لذیذ کھانے اور ہر قسم کی دیکھ بھال پر آپ کا مشکور ہوں۔ شکریہ شکریہ شکریہ۔ میں اگلے سالوں میں بھی جلسہ سالانہ میں شامل ہوں گا اور آئندہ سال اپنے والدین کو بھی ساتھ لے کر آؤں گا۔

☆جرمنی سے محترمہ Annette Sinn-Grundel پہلی دفعہ تشریف لائیں وہ اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بیان کرتی ہیں مہمانوں کے ساتھ دوستانہ رویہ دیکھ کر بہت متاثر ہوئی۔ حضور کو اب تک ٹی.وی سکرین پر دیکھا تھا۔ آج سامنے دیکھنے کا موقعہ ملا تو بہت خوشی ہوئی۔ انہیں خواتین کیلئے علیحدہ پردہ میں انتظامات بہت پسند آئے۔ ان کا یہ خیال ہے کہ اس طرح خواتین آزادی سے اپنے پروگرام کرسکتی ہیں۔ (باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
مَیں اس وقت سے اللہ تعالیٰ کے ہاں لوحِ محفوظ میں خاتم النبیین
قرار پایا ہوں جب کہ آدم ابھی تخلیق کے مراحل میں تھے۔ (مسند احمد)

طالب دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کیلئے مجھے مبعوث کیا گیا ہے
یعنی میں اچھے اور اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کیلئے مبعوث ہوا ہوں۔ (مؤطا امام مالک)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

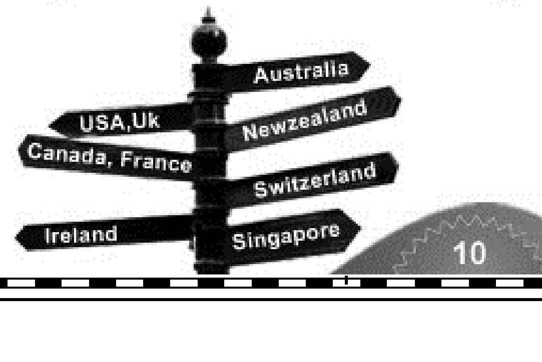

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

خدا تعالیٰ اُسی وقت رعایت کرے گا جب تقویٰ، طہارت اور سچی اطاعت سے اسے خوش کرو گے، سچی اطاعت ایک موت ہے جو مصیبت میں وفا اور صدق رکھے گا خدا تعالیٰ اسی سے خوش ہوگا

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 20/اپریل 2018 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال خطبہ جمعہ کے آغاز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کون سی آیت تلاوت فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ حٰم السجدہ کی آیت نمبر 34 (وَمَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ) تلاوت فرمائی حضور انور نے فرمایا: اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اور بات کہنے میں اس سے بہتر کون ہوسکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجالائے اور کہے کہ مَیں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

سوال مذکورہ آیت میں ایک مومن کی کون سی تین خصوصیات بیان کی گئی ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ آیت ایک کامل مثال ہے اور ان تمام خصوصیات کو سمیٹے ہوئے ہے جو ایک مومن کا خاصہ ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے جو یہ تین خصوصیات بتائی ہیں اگر کسی میں ہوں تو اس کی زندگی میں انقلاب پیدا ہوسکتا ہے اور ایسا شخص نہ صرف اپنی زندگی میں انقلاب پیدا کرسکتا ہے بلکہ معاشرے میں بھی انقلاب پیدا کرنے والا بن سکتا ہے۔ یہ تین باتیں ہیں، دعوت الی اللہ کرنا، عمل صالح کرنا اور اطاعت اور فرمانبرداری کا نمونہ دکھا کر یہ اعلان کرنا کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی تمام باتوں پر عمل کرنے والا یا عمل کرنے کی حتی المقدور کوشش کرنے والا ہوں۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پہلی خصوصیت یعنی دعوت الی اللہ کی کیا اہمیت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پہلی بات (دعوت الی اللہ) ایک مومن کو دینی علم سیکھنے اور اسے دنیا کو سکھانے والا بناتی ہے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتی ہے حقوق العباد کی طرف تبھی توجہ پیدا ہوسکتی ہے جب دوسروں کیلئے ایک درد دل میں ہو۔ انکو شیطان کے نرغے اور قبضہ سے بچانے کیلئے ایک تڑپ اور توجہ ہو۔ عباد الرحمن کے گروہ کو بڑھانے کیلئے ایک تڑپ ہو۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دوسری خصوصیت یعنی عمل صالح کی کیا اہمیت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: دوسری خصوصیت یہ ہے کہ عمل صالح بجالاؤ۔ یعنی اللہ اور اسکے بندوں کے حق ادا کرنے کی طرف نہ صرف توجہ دو بلکہ خود ایک مثال بن کر اپنا نمونہ دوسروں کیلئے قائم کرو ورنہ اگر اپنا عمل نہیں تو تمہارا دینی علم بھی بے فائدہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کا عمل بھی اللہ تعالیٰ کی برکات اور بہتر نتائج سے خالی ہوگا۔ جب یہ صورتحال ہو تو پھر دعوت الی اللہ کی تمام کوششیں بیکار گئیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا بھی پھر حاصل نہ ہوئی۔

سوال حضور انور نے تیسری خصوصیت یعنی اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کرنے کی کیا اہمیت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: تیسری خصوصیت یہ بیان فرمائی کہ حقیقی مومن یہ اعلان کرے کہ مَیں کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ فرمانبرداری میں خلیفۂ وقت اور نظام جماعت کی اطاعت اور فرمانبرداری بھی آ جاتی ہے۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ ایک جماعت قائم کرنا چاہتا تھا اور اس نے قائم کردی۔ پس اس کے ساتھ جڑنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرما دیا کہ بیشک دعوت الی اللہ بڑی اچھی بات ہے لیکن یہ اعلان بھی ضروری ہے کہ اِنَّنِیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ کہ میں اطاعت کے اعلیٰ معیار قائم رکھتے ہوئے فرمانبرداری کا بھی اعلان کرتا ہوں۔

سوال حضور انور نے تبلیغ کرنے اور اعمال صالحہ بجالانے کے متعلق کیا نصائح فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہم احمدیوں کیلئے یہ معیار جو کامل فرمانبرداری کے ہیں تبھی قائم ہوں گے، ہماری تبلیغ تبھی کامیاب ہوگی اور ہماری نیکیاں تبھی عملِ صالح کہلائیں گی جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد نظام خلافت کی بھی پوری اطاعت کرنے والے ہوں گے اور خلافت کے زیر انتظام جو نظام ہے اس سے بھی تعاون کرنے والے ہوں گے۔ ہماری انفرادی اور اجتماعی کوششوں میں برکت تبھی پڑے گی جب جماعت کا ہر فرد اور ہر عہدیدار بھی، ہر کارکن بھی اور ہر مربی بھی نظام کو سمجھنے اور ایک دوسرے کے حق ادا کرنے والا ہوگا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آیت کریمہ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ کی کیا تشریح بیان فرمائی؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: یہ خدا تعالیٰ کی سنّت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہوجائے اور اسکا مقابلہ کوئی نہ کرسکے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اسکی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے غالب آنے کے متعلق کیا پیشگوئی فرمائی ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: خدا نے ابتدا سے لکھ چھوڑا ہے اور اپنا قانون اور اپنی سنّت قرار دے دیا ہے کہ وہ اور اس کے رسول ہمیشہ غالب رہیں گے۔ چونکہ مَیں اس کا رسول یعنی فرستادہ ہوں مگر بغیر کسی نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے بلکہ اسی نبی کریم خاتم الانبیاء (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام پا کر اور اُسی میں ہوکر اور اُسی کا مظہر بن کر آیا ہوں اس لئے مَیں کہتا ہوں کہ جیسا کہ قدیم سے یعنی آدم کے زمانہ سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک ہمیشہ مفہوم اس آیت کا سچا نکلتا آیا ہے ایسا ہی اب بھی میرے حق میں سچا نکلے گا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے پھیلنے کے متعلق کیا خوشخبریاں عطا فرمائی ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسلام کا خوبصورت پیغام دنیا میں پھیلنا ہے اور پھیل رہا ہے۔ اس کے بارہ میں آپ کو اللہ تعالیٰ نے متعدد الہاموں کے ذریعہ خوشخبری بھی دی ہے۔ مثلاً فرمایا یَنۡصُرُکُمُ اللّٰہُ فِیۡ دِیۡنِہٖ اللہ تعالیٰ اپنے دین میں تمہاری مدد کرے گا۔ پھر ایک الہام ہے کہ یَنۡصُرُکَ اللّٰہُ مِنۡ عِنۡدِہٖ۔ خدا اپنی طرف سے تیری مدد کرے گا۔ پھر ایک الہام ہے کہ میں تجھے زمین کے کناروں تک عزّت کے ساتھ شہرت دوں گا۔ پھر یہ الہام ہے کہ مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔

سوال حضور انور نے احباب جماعت اسپین اور جماعتی عہدہ داروں کو تبلیغ کے حوالے سے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ لوگ جو یہاں سپین میں ہیں وقت نکال کر مہینہ میں کم از کم ایک دو دن تبلیغ کیلئے دیں۔ یہاں کے لوگوں کی نفسیات کے مطابق تبلیغ کے مختلف طریقے تلاش کریں۔ ہمارے مرکزی تبلیغ سیکرٹری بھی اور جماعتوں کے تبلیغی سیکرٹریان بھی اور دوسرے عہدیدار بھی جہاں حالات کے مطابق منصوبہ بندی کریں وہاں ہر احمدی کو بھی خدام، انصار، لجنہ کو بھی تبلیغ کیلئے وقت دینا چاہئے۔ یہاں مسلمانوں کو سات آٹھ سو سال پہلے تلوار کے زور پر عیسائی بنایا گیا لیکن ہم نے محبت پیار اور اسلام کی خوبصورت تعلیم کے ذریعہ دلوں کو جیتنا ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لٹریچر کی تقسیم کے حوالے سے کیا رہنمائی فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہاں (اسپین) میں مراکو اور دوسرے عرب ممالک کے لوگ آ کر بس گئے ہیں۔ ان میں عربی بولنے والوں کے ذریعہ تبلیغ کی جائے۔ عربی لٹریچر تقسیم کیا جائے۔ یہاں رہنے والے احمدی عہدیداروں اور مربیان کو اس بارے میں ایک مضبوط اور مربوط پروگرام بنانا چاہئے۔ اصل چیز یہی ہے کہ آپس کے تعاون کی ضرورت ہے۔ صرف سال بعد نئے مربیان کے یہاں آ کر لٹریچر تقسیم کرنے سے مقصد پورا نہیں ہوگا۔ بلکہ ایک تڑپ اور جذبے سے اس میں حصہ لینا ہے اور اس کام میں سب سے زیادہ مربیان کا پہلے فرض ہے کہ وہ تبلیغ کے مختلف راستے تلاش کریں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عمر بڑھانے کا کیا طریق بیان فرمایا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: انسان اگر چاہتا ہے کہ اپنی عمر بڑھائے تو اس کو چاہئے کہ جہاں تک ہو سکے خالص دین کے واسطے اپنی عمر کو وقف کرے۔ عمر بڑھانے کا اس سے بہتر کوئی نسخہ نہیں ہے کہ انسان خلوص اور وفاداری کے ساتھ اعلائے کلمۃ الاسلام میں مصروف ہوجاوے۔ آجکل یہ نسخہ بہت ہی کارگر ہے کیونکہ دین کو آج ایسے مخلص خادموں کی ضرورت ہے۔ اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر عمر کا کوئی ذمہ دار نہیں ہے۔ یونہی چلی جاتی ہے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ کے متعلق حضرت علیؓ کو کیا نصیحت فرمائی تھی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر حضرت علیؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ بخدا تیرے ذریعہ ایک آدمی کا ہدایت پا جانا تیرے لئے اعلیٰ درجہ کے سرخ اونٹوں کے مل جانے سے بہتر ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدمت اسلام کے متعلق کیا نصیحت فرمائی ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: یہ آخری زمانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ صادق اور کاذب کو آزمانا چاہتا ہے۔ اِس وقت صدق و وفا کے دکھانے کا وقت ہے اور آخری موقع دیا گیا ہے۔ یہ وقت پھر ہاتھ نہ آئے گا۔ یہ وہ وقت ہے کہ تمام نبیوں کی پیشگوئیاں یہاں آکر ختم ہوجاتی ہیں۔ اس لئے صدق اور خدمت کا یہ آخری موقع ہے جو نوع انسان کو دیا گیا ہے۔ اب اس کے بعد کوئی موقع نہ ہوگا۔ بڑا ہی بدقسمت وہ ہے جو اس موقع کو کھودے۔ نرا زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے بلکہ کوشش کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگو کہ وہ تمہیں صادق بنادے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اعمال صالحہ کی کیا حقیقت بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: اعمال صالحہ اُسی وقت اعمال صالحہ کہلاتے ہیں جب ان میں کسی قسم کا فساد نہ ہو۔ صالح وہ ہے جو فساد سے مبرّا منزّہ ہو۔ اللہ تعالیٰ روحانیت پر نظر کرتا ہے۔ وہ ظاہری اعمال پر نگاہ نہیں کرتا۔ وہ کبھی راضی نہیں ہوتا جب تک وفاداری اور صدق نہ ہو۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اعمال صالحہ بجالانے کے متعلق کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص ایمان کو قائم رکھنا چاہتا ہے وہ اعمالِ صالحہ میں ترقی کرے۔ اعمال کا اثر عقائد پر پڑتا ہے۔ جن لوگوں نے بدکاری وغیرہ اختیار کی ہے ان کو دیکھو تو آخر معلوم ہوگا کہ ان کا خدا پر ایمان نہیں ہے۔ حدیث شریف میں اسی لئے ہے کہ چور جب چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا اور زانی جب زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ اعمالِ صالحہ کثرت سے بجالاوے۔

سوال خدا تعالیٰ کس کی رعایت کرتا ہے اور کس سے خوش ہوتا ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: خدا تعالیٰ اُسی وقت رعایت کرے گا جب تقویٰ، طہارت اور سچی اطاعت سے اسے خوش کرو گے۔ سچی اطاعت ایک موت ہے۔ بھلا غور تو کرو کہ اگر خدا تعالیٰ ہر ایک میدان میں کامیابی دیتا رہے اور کوئی ناکامی کی صورت کبھی پیش نہ آوے تو کیا سب جہان موحّد نہیں ہوسکتا اور خصوصیت کیا رہے گی۔ اسی لئے جو مصیبت میں وفا اور صدق رکھے گا خدا تعالیٰ اسی سے خوش ہوگا۔

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

خَیۡرُ الزَّادِ التَّقۡوٰی

(سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 28/جولائی 2018 بروز ہفتہ 12 بجے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی

نماز جنازہ حاضر

(1) مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب (پٹنی، یو.کے)

24/جولائی 2018ء کو 90 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے 1940ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی توفیق پائی اور خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ چک نمبر 151 ڈگری ضلع میر پور خاص سندھ میں قائد خدام الاحمدیہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ 1974ء کے حالات میں بہت ثابت قدم رہے۔ نمازوں کے پابند، اطاعت گزار، مہمان نواز، ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ گہرا محبت کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔

(2) مکرمہ سلمیٰ بیگم صاحبہ (سلاؤ، یو.کے)

26/جولائی 2018ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے چک نمبر 26 میں اپنے گھر میں نماز سنٹر قائم کیا جو تا حال قائم ہے۔ اسی طرح سلاؤ میں مسجد کی تعمیر کیلئے ایک بڑی رقم عطیہ کے طور پر پیش کرنے کی توفیق پائی۔ بہت نیک، دعا گو، صوم وصلوۃ کی پابند ایک مخلص اور فدائی خاتون تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور دس پوتے پوتیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم میاں جاوید عمر چغتائی صاحب (ساہیوال)

27/مارچ 2018ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کو ساہیوال شہر میں صدر جماعت اور زعیم اعلیٰ انصار اللہ کے علاوہ نائب امیر اور امیر ضلع کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم سادہ لوح، مہمان نواز، سب کا احترام کرنے والے، شائستہ عادات واطوار کے مالک ایک نیک انسان تھے۔

(2) مکرم عزیز الحق صاحب

(شاہ تاج شوگر ملز، منڈی بہاؤالدین)

18/اپریل 2018ء کو 65 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کو قائد مجلس شاہ تاج شوگر ملز، قائد ضلع گجرات، قائد علاقہ گوجرانوالہ، ناظم انصار اللہ ضلع منڈی بہاؤالدین، ناظم اعلیٰ انصار اللہ گجرات اور تادم وفات نائب امیر ضلع منڈی بہاؤالدین خدمت کی توفیق ملی۔ شاہ تاج شوگر ملز میں بطو جنرل مینیجر پروڈکشن کام کررہے تھے۔ مرحوم بہت متحمل مزاج، صائب الرائے، صاف گو اور معاملہ فہم انسان تھے۔ خلافت سے کامل وابستگی، وفا اور اطاعت کا گہرا تعلق تھا۔

(3) مکرم ماسٹر رحیم بخش صاحب (ربوہ)

19/جنوری 2018ء کو 87 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، دعا گو، چندہ جات میں باقاعدہ، مہمان نواز، نہایت ایماندار اور نیک انسان تھے۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ کے علاوہ سیکرٹری مال اور صدر جماعت شہر سلطان کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔

(4) مکرم انجینئر مبشر احمد صاحب ناصر (فلاڈلفیا، امریکہ)

28/مئی 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ محترم میاں جلال الدین صاحب مرحوم کے پوتے اور بابو عبدالرحمٰن صابر صاحب مرحوم المعروف سنگر مشین گوجرانوالہ کے بیٹے تھے۔ پیشہ کے لحاظ سے انجینئر تھے۔ 1974ء کے فسادات میں مخالفین نے آپ کے والد کی دکان اور گھر جلا دیا تھا لیکن آپ اور آپ کے خاندان نے ان حالات کا بڑے صبر وحوصلہ سے مقابلہ کیا۔ گزشتہ 13 سال سے فلاڈلفیا میں مقیم تھے۔ صوم وصلوۃ کے پابند، تہجد گزار، نیک سیرت، سادہ مزاج اور پرہیز گار انسان تھے۔ خدمت خلق اور توکل علی اللہ آپ کی شخصیت کے نمایاں وصف تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور چھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(5) مکرمہ بی فاطمہ بی صاحبہ اہلیہ مکرم سی محمد کو یا صاحب (جماعت کلپینی، لکشدیپ، بھارت)

4/اگست 2017ء کو 89 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ خاوند کے قبول احمدیت کی وجہ سے آپ کے گھر والوں نے بہت اکسایا کہ میاں کا گھر چھوڑ کر واپس آجائیں لیکن آپ احمدیت پر اللہ کے فضل سے ثابت قدم رہیں۔ صوم وصلوۃ کی پابند، جماعت سے خاص تعلق رکھنے والی بہت مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم عبدالرحمٰن کو یا صاحب صدر جماعت ہیں اور لمبا عرصہ گیمبیا میں زندگی وقف کر کے جماعت کے ہسپتال میں بطور ڈنٹسٹ خدمت بجالا چکے ہیں۔ اسی طرح ایک بیٹی مکرمہ مبارکہ بی صاحبہ ضلعی صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہی ہیں۔

(6) مکرم محمد عمران اسلم صاحب ابن مکرم حاجی ملک محمد اسلم اعوان صاحب، سابق صدر جماعت دھر کنہ بوچھال کلاں، چکوال

22/مئی 2018ء کو ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے خاندان کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت ملک حسن دین صاحب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ مجلس دھر کنہ میں قائد مجلس کے طور پر خدمت کی توفیق پائی بہت عاجز، متوکل علی اللہ، صابر وشاکر نیک اور مخلص انسان تھے۔ چندوں میں باقاعدہ تھے۔ ڈیڑھ سال سے بعارضہ کینسر بیمار تھے اور تکلیف دہ بیماری کا مقابلہ بڑے صبر کے ساتھ کرتے رہے۔ مرحوم موصی تھے آپ کے اولاد نہیں تھی۔ پسماندگان میں اہلیہ یادگار چھوڑی ہیں۔

(7) مکرم شاہ محمد گوندل صاحب (ربوہ)

8/مئی 2018ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ 1968ء میں بیعت کر کے احمدیت قبول کی۔ آپ کا تعلق چنیوٹ کے ساتھ ایک گاؤں دولت پور سے تھا۔ قبول احمدیت کے بعد کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا جنہیں بڑے صبر و حوصلہ کے ساتھ برداشت کرتے رہے۔ ربوہ شفٹ ہونے کے بعد مختلف محلہ جات میں متعدد عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کی تبلیغ سے تین بھائیوں اور والدہ نے بھی احمدیت قبول کی۔ صوم وصلوۃ کے پابند، تہجد گزار، دعا گو بزرگ انسان تھے۔ مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ باقاعدگی سے کیا کرتے تھے۔

(8) مکرمہ فاخرہ نظیر چٹھہ صاحبہ

بنت مکرم احمد دین صاحب (حیدر آباد، سندھ)

گزشتہ دنوں 59 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ بہت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ جماعتی پروگراموں میں باقاعدگی سے شامل ہوتی تھیں۔ غیر از جماعت لوگوں کو قرآن کریم پڑھانے کی بھی توفیق پائی۔

(9) مکرم محمد مبشر احمد صاحب ابن مکرم منظور احمد صاحب

(چک نمبر 275 رب کرتار پور ضلع فیصل آباد)

8/جنوری 2018ء کو 40 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ نماز باجماعت کے پابند، دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے بہت کم گو اور شریف النفس انسان تھے۔ مسجد کی صفائی ان کا معمول تھا۔ مالی طور پر کمزور ہونے کے باوجود چندوں میں باقاعدہ تھے۔

(10) مکرمہ رسول بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد یوسف صاحب مرحوم سابق کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ

25/مئی 2018ء کو 54 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، غریب پرور، بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ بچوں کی بہت عمدہ رنگ میں تربیت کی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹوں کے علاوہ دو پوتے اور ایک نواسا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم شان احمد صاحب سابق پہرے دار قصر خلافت ربوہ کی ہمشیرہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......

صدر انجمن احمدیہ کے ادارہ جات میں خدمت کے خواہشمند متوجہ ہوں

صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بطور محرر خدمت کے خواہش مند احباب کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ (1) امیدوار کی عمر 25 سال سے کم ہونی ضروری ہے۔ امید وار نے کم از کم 2+10 سیکنڈ ڈویژن میں 45 فیصد نمبروں سے پاس کی ہو۔ زائد تعلیم ہونے کی صورت میں بھی کم از کم سیکنڈ ڈویژن یا اس سے زائد نمبر ہوں (2) وہ امیدوار جو میٹرک پاس کرنے کے بعد جامعہ احمدیہ میں کم از کم دو سال تعلیم حاصل کر کے امتحان میں کامیاب ہو گئے ہوں مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ کی تصدیق وسفارش کے بعد درجہ دوم کے امتحان میں شامل ہو سکتے ہیں (3) امیدوار کا خوش خط ہونا لازمی ہوگا (4) امیدوار کا اردو کمپوزنگ جاننا ضروری ہے اور رفتار کم از کم 25 الفاظ فی منٹ ہونی چاہئے (5) صرف وہ امیدوار خدمت کے اہل ہوں گے جو صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے محررین کیلئے لئے جانے والے امتحان اور انٹرویو میں پاس ہوں گے (6) جو دوست صدر انجمن احمدیہ میں بطور محرر خدمت کے خواہش مند ہوں اور مندرجہ بالا شرائط پر پورا اُترتے ہوں وہ درخواست دے سکتے ہیں۔ درخواست فارم نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان سے منگوا لیں۔ اپنی درخواست مجوزہ فارم کی تکمیل کر کے نظارت دیوان میں بھجوا دیں۔ درخواست فارم ملنے پر امتحان کا انعقاد کیا جائے گا۔ اس اعلان کے بعد 2 ماہ کے اندر جو درخواستیں آئیں گی انہیں پر غور ہوگا (7) نصاب امتحان کمیشن برائے کارکنان درجہ دوم کے ہر جز میں کامیاب ہونا لازمی ہے جو درج ذیل ہے ● قرآن کریم ناظرہ مکمل۔ پہلا پارہ باترجمہ ● چالیس جواہر پارے، ارکان اسلام، نماز مکمل باترجمہ ● کشتی نوح، برکات الدعا، دینی معلومات ● مضمون بابت عقائد جماعت احمدیہ ● نظم از درّثمین (شان اسلام) ● انگریزی بمطابق معیار انٹرمیڈیٹ (2+10) ● حساب بمطابق معیار میٹرک، عام معلومات (8) تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والوں کا انٹرویو ہوگا۔ خدمت کیلئے انٹرویو میں کامیابی لازمی ہے (9) تحریری امتحان وانٹرویو دونوں میں کامیابی کی صورت میں امیدوار کو نور ہسپتال قادیان سے طبی معائنہ کروانا ہوگا اور صرف وہی امیدوار خدمت کے اہل ہوں گے جو نور ہسپتال کے طبی بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت مند اور تندرست ہوں گے (10) اگر کسی امیدوار کی جماعت کی کسی آسامی میں سلیکشن ہوتی ہے تو اس صورت میں اس کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا (11) سفر خرچ قادیان آمد و رفت امیدوار کے اپنے ہوں گے۔

(ناظر دیوان، صدر انجمن احمدیہ قادیان)

مزید معلومات کیلئے رابطہ کر سکتے ہیں: موبائل: 09815433760، 09464066686 دفتر: 01872-501130

E-mail: nazaratdiwanqdn@gmail.com

ارشاد باری تعالیٰ

وَ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ (سورۃ البقرہ: 111)

ترجمہ: اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو

طالب دُعا: محمد عرفان ولد ایم. ایم محمد محبوب صاحب، جماعت احمدیہ جکّور (صوبہ کرناٹک)

NAIEM GARMENTS QILA BAZAR (POONCH) J&K
All kinds of Readymade Garments
Prop : MOHAMMAD SHER Contact : 9596748256

Prop. Tanveer Akhtar 8010090714, 8447373088
FANZY COLLECTIONS
Exclusive Place for Coats, Pants
Indo-Wester, Jeans & Sherwani
A-5, Buddha Tower, Near Noida Sector-18, Metro Station
Atta Market, Sector-27, Noida - 201301

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
 # 2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail:khalid@alladinbuilders.com

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop: S.I.A.Javeed
Syed Lubaid Ahamed
Contact Details. : 080-22238666, 080-22918730
Mobile : 9900422539, 9886145274
Website : www.jnroadlines.com

No.75
F.C. Complex
1st Main Road
K.P. New Extension
J.C. Road, Bangaluru
- 560 002
طالب دعا: سید اقبال احمد جاوید اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ بنگلور، صوبہ کرناٹک)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حب اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدر الدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)
Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH
Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure
DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES
The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka
Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka
Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ○ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ○ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہشمند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

MARIYAM ENTERPRISES
SECURITY WITH COMFORT
Baseer Ahmed
9505305382, 9100329673
email: baseernafe.ahmed@gmail.com
CCTV SOLUTIONS

DVR • NETWORK VIDEO RECORDER • ATTENDANCE MACHINE
ELECTRONIC SECURITY LOCKS • VIDEO DOOR PHONES • HD CCTV CAMERAS

طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
صوبہ تلنگانہ

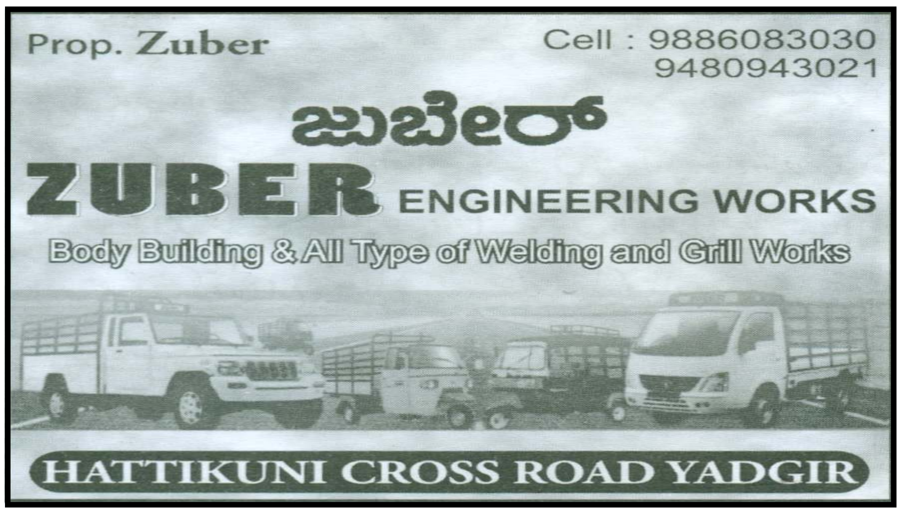

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
➤ Rajahmundry
➤ Kadiyapu lanka, E.G.dist.
➤ Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 953053272

JANIC CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09082768330, 09647960851
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(صوبہ تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 9076: مَیں رواح الدین خان ولد مکرم ضیاء الدین خان صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 18 سال تاریخ بیعت 2018، ساکن محمود آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17/مارچ 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ مبلغ 1 لاکھ روپئے نقد بطور حصہ جائداد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ علیم الدین العبد: رواح الدین خان گواہ: ادریس خان

مسل نمبر 9077: میں کاشف لطیف ولد مکرم شیخ عبد الطیف صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دار البرکات ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8/جون 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/900 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: صادق محمد العبد: کاشف لطیف گواہ: رئیس احمد

مسل نمبر 9078: مَیں سلیم الدین خان ولد مکرم علام الدین خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 28 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ محمود آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4/جون 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/10,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عطاء المجیب العبد: سلیم الدین خان گواہ: راشد جمال

مسل نمبر 9079: مَیں شاہ رخ خان ولد مکرم صلابت خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی، ساکن نارا گنگا ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10/جون 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ارادت خان العبد: شاہ رخ خان گواہ: سلیمان خان

مسل نمبر 9080: مَیں سنسورا بیگم زوجہ مکرم بشیر خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی، ساکن تاراباری ساہی ڈاکخانہ نارا گنگا ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30/اپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ماجد خان الامۃ: سنسورا بیگم گواہ: شہباز خان

مسل نمبر 9081: مَیں میر رحمت علی ولد مکرم میر ہدایت علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی، ساکن نارا گنگا ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10/جون 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ارادت خان العبد: میر رحمت علی گواہ: راشد جمال

مسل نمبر 9082: مَیں نسیمہ بیگم زوجہ مکرم روزاب خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال پیدائشی احمدی، ساکن نارا گنگا ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/مئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 2 ہار 27 گرام، 2 انگوٹھی 8 گرام، 2 سیٹ کان کے پھول 10 گرام، مانگ کا ٹیکا 2 گرام، 2 ناک کے پھول 0.5 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ)، زیور نقرئی: 2 سیٹ پازیب 200 گرام، کمر بند 50 گرام، 2 انگوٹھی 50 گرام، حق مہر: -/55,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلیمان خان الامۃ: نسیمہ بیگم گواہ: شاہ رخ خان

مسل نمبر 9083: مَیں بفاتی خان ولد مکرم منسی خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 76 سال پیدائشی احمدی، ساکن نارا گنگا ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10/جون 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 5 گونٹھ زمین پر مشتمل ایک مکان۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلیمان خان العبد: بفاتی خان گواہ: ارادت خان

مسل نمبر 9084: مَیں ٹکایت علی محمد ولد مکرم عباس علی محمد صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 44 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، مستقل پتا: جیوتی سول (عبد القادر صاحب) ضلع بھدرک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/جولائی 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اسماعیل خان العبد: ٹکایت علی محمد گواہ: سید فضل نعیم

مسل نمبر 9085: مَیں صالحہ بیگم زوجہ مکرم عبد المنعم خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی، ساکن بدھ ہاٹ (چندن بازار) ضلع بھدرک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9/جون 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کے پھول 0.75 گرام 22 کیریٹ، حق مہر -/17,000 روپئے وصول شد بصورت زیور کان کے پھول۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید فضل نعیم الامۃ: صالحہ بیگم گواہ: ٹکایت علی محمد

مسل نمبر 9086: مَیں امۃ الباری زوجہ مکرم رضی اللہ خان صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 48 سال پیدائشی احمدی، ساکن چھوٹا شنکر پور (درزی پٹی) ڈاکخانہ پرانا بازار ضلع بھدرک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10/جون 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/4000 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید فضل نعیم الامۃ: امۃ الباری گواہ: روزاب خان

مسل نمبر 9087: مَیں منظور احمد ندیم ولد مکرم مقصود احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 50 سال پیدائشی احمدی، ساکن 3 نمبر برج (چھڑاک محلہ) یوسف پور موجا ڈاکخانہ پرانا بازار ضلع بھدرک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8/جون 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 45 ڈسمل۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/12,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید فضل نعیم العبد: منظور احمد ندیم گواہ: مدثر احمد احمدی

مسل نمبر 9088: مَیں عبد الحلیم خان ولد مکرم غلام مصطفیٰ صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 56 سال پیدائشی احمدی، ساکن بدھ ہاٹ (چندن بازار) ضلع بھدرک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/جولائی 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ زاہد احمد العبد: عبد الحلیم خان گواہ: مدثر احمد احمدی

ارشاد باری تعالیٰ

كُلُوا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ (سورۃ البقرہ: 58)

ترجمہ: جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 67 Thursday 18-October-2018 Issue. 42

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز و دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 12 ر اکتوبر 2018 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (لندن)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج میں جن صحابہ کا ذکر کرنے لگا ہوں ان کے واقعات اور روایات کو تاریخ نے تفصیل سے محفوظ نہیں کیا لیکن میں چاہتا ہوں کہ ایک دفعہ تمام بدری صحابہ کا ذکر ایک جگہ جماعتی لٹریچر میں آ جائے اس لئے مختصر تعارف والے ناموں کو بھی میں لے رہا ہوں۔ ویسے بھی ان صحابہ کا جو مقام ہے ان کا چاہے مختصر ذکر ہی ہو ہمارے لئے یہ برکت کا موجب ہے۔

حضرت عبدالربی بن حق بن اوس ایک صحابی تھے۔ ان کا تعلق بنو خزرج کے خاندان بنو ساعدہ سے تھا اور آپ غزوہ بدر میں شامل ہوئے تھے۔ پھر حضرت سلمٰی بن ثابت بن وخش ہیں۔ حضرت سلمٰی کے والد حضرت ثابت بن وخش اور چچا حضرت ایفا بن وخش اور ان کے بھائی حضرت عمرو بن ثابت بھی غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے۔ پھر حضرت سنان بن سیفی ہیں ان کا تعلق خزرج کی شاخ بنو سلمٰی سے تھا۔ 12 نبوی میں مصعب بن عمیر کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں انہوں نے اسلام قبول کیا۔ یہ بیعت عقبہ ثانیہ کے موقع پر ستر انصار میں شامل تھے۔ غزوہ بدر، احد اور خندق میں شریک تھے۔ غزوہ خندق میں آپ کو شہادت نصیب ہوئی۔ پھر حضرت عبداللہ بن عبد مناف ہیں ان کا تعلق قبیلہ بنو نعمان سے تھا۔ غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوئے تھے۔

پھر حضرت مہرج بن عامر بن مالک ہیں، آپ نے غزوہ بدر میں شرکت کی جس دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد کے لئے نکلنا تھا اس دن صبح کے وقت ان کی وفات ہو گئی تھی ان کا شمار ان لوگوں میں کیا گیا ہے جو غزوہ احد میں شامل ہوئے تھے کیونکہ ان کی نیت شامل ہونے کی تھی۔ حضرت عائض بن مائس انصاری صحابی ہیں۔ حضرت ابوبکر کے دور خلافت میں 12 ہجری میں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ پھر حضرت عبداللہ بن سلمٰی بن مالک انصاری ہیں، غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوئے اور غزوہ احد میں شہید ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن سلمٰی جب شہید ہوئے تو ان کو اور حضرت مجزر بن زیاد کو ایک ہی چادر میں لپیٹ کر اونٹ پر مدینہ لایا گیا۔ پھر ایک صحابی ہیں حضرت مسعود بن خلدہ ،غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوئے۔ پھر حضرت مسعود بن سعد انصاری ہیں واقعہ بئر معونہ میں شہید ہوئے۔ پھر ایک صحابی ہیں حضرت زید بن اسلم۔ انصاری ہیں۔ غزوہ بدر اور احد میں شامل ہوئے اور حضرت ابوبکر کے دور خلافت میں طُلَیحہ بن خُوَیلَد الاسدی کے خلاف لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ پھر ایک صحابی ہیں ابوالمنذر یزید بن عامر، بیعت عقبہ اور غزوہ بدر اور احد میں شامل ہوئے۔

پھر حضرت عمرو بن ثعلبہ انصاری ہیں۔ آپ غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوئے حضرت عمرو بن ثعلبہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیالہ مقام پر ملا اور یہاں پر اسلام قبول کیا اور آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا۔ حضرت ابو خالد حارث بن قیس بن خالد بن مخلد ایک انصاری صحابی تھے، آپ بیعت عقبہ اور غزوہ بدر سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ جنگ یمامہ میں شامل ہوئے اور زخمی ہو گئے زخم مندمل ہو گیا لیکن حضرت عمر کے دَور میں دوبارہ زخم پھٹ پڑا جس سے آپ کی وفات ہو گئی اس لئے آپ کو جنگ یمامہ کے شہداء میں شامل کیا جاتا ہے۔ پھر ایک انصاری صحابی ہیں حضرت عبداللہ بن ثعلبہ البلوی۔ آپ نے غزوہ بدر اور احد میں شرکت کی۔ پھر حضرت محاب بن ثعلبہ انصاری ہیں، یہ بیعت عقبہ میں شامل تھے اور اپنے بھائی حضرت عبداللہ بن ثعلبہ کے ساتھ غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوئے۔ پھر حضرت مالک بن مسعود انصاری ہیں۔ آپ غزوہ بدر و احد میں شریک ہوئے۔ پھر عبداللہ بن قیس بن صخر انصاری ہیں ان کا تعلق انصار کے قبیلہ بنو سلمٰی سے تھا۔ آپ اپنے بھائی معبد بن قیس کے ساتھ غزوہ بدر اور غزوہ احد میں شامل ہوئے تھے۔ پھر حضرت عبداللہ بن عبس انصاری ہیں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ غزوہ بدر اور اس کے بعد ہونے والے تمام غزوات میں شامل ہوئے۔ پھر حضرت معطب بن قشیر انصاری ہیں بیعت عقبہ میں شامل تھے آپ غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوئے۔ حضرت سواد بن رزن انصاری ایک صحابی ہیں۔ یہ غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوئے۔

پھر حضرت معطی بن عوف صحابی تھے دوسری ہجرت حبشہ میں شامل تھے۔ حضرت معطی بن عوف غزوہ بدر احد خندق سمیت تمام غزوات میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شامل ہوئے۔ آپ کی وفات 57 ہجری میں بعمر 78 سال ہوئی۔ پھر حضرت بجیر بن ابی بجیر ہیں۔ غزوہ بدر اور احد میں شریک تھے۔ پھر حضرت عامر بن بکیر تھے۔ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور آپ کے ساتھ آپ کے بھائی حضرت ایاس بن بکیر حضرت عاقل بن بکیر اور حضرت خالد بن بکیر غزوہ بدر میں شامل ہوئے اور یہ سب بعد کے غزوات میں بھی شامل ہوئے۔ پھر حضرت عمرو بن سراقہ بن المعتمر ہیں غزوہ بدر احد خندق سمیت تمام غزوات میں شرکت کی۔ حضرت عامر بن ربیعہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سریہ نخلہ پر بھیجا اور ہمارے ساتھ حضرت عمرو بن سراقہ بھی تھے۔ آپ کی وفات حضرت عثمان کے دور خلافت میں ہوئی۔

پھر حضرت ثابت بن ھزال ایک صحابی ہیں غزوہ بدر احد خندق سمیت تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ 12 ہجری کو حضرت ابوبکر کے دور خلافت میں ہونے والی جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ پھر حضرت صبیح بن قیس ہیں۔ آپ انصاری خزرجی تھے، غزوہ بدر اور احد میں شامل ہوئے۔ حضرت صبیح کا ایک بیٹا تھا جس کا نام عبداللہ تھا۔ حضرت عبادۃ بن قیس اور زید بن قیس آپ کے بھائی تھے۔ آپ حضرت ابودرداء کے چچا تھے۔ پھر حضرت خباب رضی اللہ عنہ تھے جو حضرت عتبہ بن غزوان کے آزاد کردہ غلام تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت مدینہ کے وقت آپ کی مؤاخات حضرت تمیم مولیٰ خراش بن اصمہ سے کروائی تھی۔ حضرت خباب غزوہ بدر، احد، خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔ 19 ہجری میں آپ کی وفات مدینہ میں ہوئی۔

پھر حضرت سفیان رضی اللہ عنہ بن نصر انصاری صحابی تھے۔ غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سفیان کی حضرت طفیل بن حارث کے ساتھ مؤاخات کروائی ہے۔ پھر ایک صحابی ہیں ابومغشی الطائی۔ ابومغشی الطائی بنو اسد کے حلیف تھے اولین مہاجرین میں سے تھے۔ غزوہ بدر میں شامل ہوئے۔ پھر حضرت وہب بن ابی سرۃ ہیں۔ موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں کہ آپ اپنے بھائی عمرو کے ساتھ غزوہ بدر میں شامل ہوئے تھے۔ پھر حضرت تمیم مولیٰ بنو غنم انصاری تھے۔ آپ بنو غنم السلم کے آزاد کردہ غلام تھے آپ غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوئے۔ پھر حضرت ابوالحمراء مولیٰ حضرت حارث بن افراء ہیں۔ آپ غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوئے۔ غزوہ بدر میں حضرت معاذ حضرت عوف اور حضرت معوذ اور ان کے آزاد کردہ غلام ابوالحمراء کے پاس ایک اونٹ تھا جس پر وہ باری باری سوار ہوتے تھے۔

پھر حضرت ابوسبرۃ بن ابی رُھم تھے۔ ان کی والدہ براء بنت عبدالمطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے اور سلمٰی بن سلامہ کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔ غزوہ بدر احد خندق اور باقی تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہمرکاب رہے۔ پھر حضرت ثابت بن عمرو بن زید ہیں۔ غزوہ بدر میں شامل ہوئے اور غزوہ احد میں شہادت پائی۔ پھر حضرت ابوالاعور بن الحارث ہیں۔ آپ کی والدہ ام نیار بنت ایاس بن عامر تھیں۔ غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوئے۔

پھر حضرت عبس بن عامر بن عدی ہیں۔ ان کی والدہ کا نام ام البنین بنت ظہیر بن ثعلبہ تھا۔ آپ ان ستر انصار صحابہ میں شامل تھے جو بیعت عقبہ میں حاضر تھے اور آپ غزوہ بدر اور غزوہ احد میں شریک ہوئے۔ پھر حضرت ایاس بن بکیر ہیں۔ حضرت عاقل، حضرت عامر، حضرت ایاس اور حضرت خالد نے اکٹھے دار ارقم میں اسلام قبول کیا تھا۔ ان کی والدہ کی طرف سے تین بھائی اور بھی تھے یہ سب کے سب غزوہ بدر میں شامل ہوئے۔ ابن یونس نے کہا ہے کہ ایاس فتح مصر میں بھی شریک تھے اور 34 ہجری میں وفات پائی جبکہ ایک روایت کے مطابق حضرت ایاس نے جنگ یمامہ میں شہادت پائی۔ پھر ایک صحابی حضرت مالک بن نمیلہ ہیں۔ ان کی والدہ کا نام نمیلہ تھا۔ ان کا تعلق قبیلہ مزینہ سے تھا جو قبیلہ اوس کی شاخ بنی معاویہ کے حلیف تھے غزوہ بدر اور غزوہ احد میں شریک ہوئے اور غزوہ احد میں ان کی شہادت ہوئی۔

پھر حضرت انیس بن قتادہ بن ربیعہ ہیں ان کا تعلق انصار کے قبیلہ اوس سے تھا بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے جنگ احد میں شہید ہوئے۔ حضرت خنساء بن خزام حضرت انیس بن قتادہ کے نکاح میں تھیں۔ جب وہ شہید ہوئے تو حضرت خنساء کے والد نے ان کا نکاح قبیلہ مزینہ کے ایک شخص سے کر دیا مگر یہ اسے ناپسند کرتی تھیں۔ پھر یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خنساء کا نکاح فسخ کر دیا۔ اس کے بعد حضرت خنساء نے حضرت ابولبابہ سے شادی کر لی۔ یہ ہے مثال رشتوں کے معاملے میں عورت کی آزادی کی۔ وہ لوگ جو زبردستی کرتے ہیں اپنی لڑکیوں سے۔ ان کو سوچنا چاہئے۔

پھر حضرت رافع بن انجدہ انصاری تھے۔ آپ کے والد کا نام عبدالحارث تھا۔ غزوہ بدر اور احد اور خندق میں شریک ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت رافع بن انجدہ اور حضرت حسین بن حارث کے درمیان مؤاخات قائم کی۔ پھر حضرت خلیدۃ بن قیس تھے۔ ان کی والدہ کا نام اعدام بن القین تھا جو کہ بنو سلمٰی میں سے تھیں۔ غزوہ بدر اور احد میں شریک تھے ان کے بھائی کا نام خلاد تھا بعض مؤرخین کے نزدیک یہ بھی بدری صحابہ میں شامل تھے۔ پھر حضرت سقف بن عمرو ہیں۔ آپ بنو اسد کے حلیف تھے یہ اپنے دو بھائیوں کے ساتھ بدر میں شریک ہوئے جن کے نام حضرت مالک بن عمرو اور بتلاج بن عمرو ہیں۔ آپ اولین مہاجرین میں سے تھے۔ غزوہ بدر احد خندق حدیبیہ اور خیبر میں شامل ہوئے اور غزوہ خیبر میں آپ کی شہادت ہوئی۔

پھر حضرت سبرۃ بن فاتک تھے۔ ان کے والد کا نام فاتک بن الاخرم تھا۔ ایمن بن خریم بیان کرتے ہیں کہ میرے والد اور چچا دونوں غزوہ بدر میں شامل ہوئے۔ یہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میزان خدائے رحمن کے ہاتھ میں ہے وہ بعض قوموں کو بلند کرتا ہے اور بعض کو زوال دیتا ہے آپ کا گزر حضرت ابودرداء کے پاس سے ہوا تو انہوں نے کہا سبرۃ کے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہے۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اب جمعہ کے بعد میں دو جنازے غائب بھی پڑھاؤں گا۔ جن میں سے پہلا جنازہ ہے مکرم اُمکو عدنان اسماعیل صاحب صدر جماعت ملائشیا کا۔ 8 اکتوبر کو 74 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دوسرا جنازہ حمیدہ بیگم صاحبہ کا ہے جو چوہدری خلیل احمد صاحب ربوہ کی اہلیہ تھیں۔ 5 ر اکتوبر کو 84 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

☆......☆

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad